ڈاکٹر صابر علی ہاشمی

بالا دست

ناول

بالادست

صابر علی ہاشمی

چوروں کے ایک گروہ نے دو کروڑ پاؤنڈ کا سونا جو امریکہ سے انگلینڈ بھیجا جا رہا تھا کو راستے میں چرانے کا منصوبہ بنایا۔ ایف بی آئی کو بھی اس چوری کی بھنک مل گئی اور پھر کشت و خون کا وہ بازار گرم ہوا کہ انسانیت بھی شرما گئی۔ کئی بے گناہ لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنے والے اس گروہ کا سرغنہ ''روڈی'' ایک شاطر انسان ہے جو ایف بی آئی کے کئی ایجنٹوں کو اب تک موت کے گھاٹ اتار چکا ہے۔ 'جی' برانچ کے اسپیشل ایجنٹ ''کاشن'' کی نظر شروع سے اس پر ہے لیکن وہ آخر تک ''کاشن'' کو اپنی منصوبہ بندی کی ہوا تک نہیں لگنے دیتا اور سونا چرا لیتا ہے۔

میں خوش تھا یا پھر۔

اس کا جواب تو وہ خط ہی دے سکتا ہے جو ایف بی آئی کے ڈائریکٹر نے میرے نام بھیجا تھا۔ خط کی عبارت یہ تھی۔

''اسپیشل ایجنٹ کاشن کو ہدایت کی جاتی ہے کہ فوراً نیویارک پہنچے اور 'جی' برانچ کے فیڈرل ایجنٹ ڈوکن سے ضروری ہدایات حاصل کرے۔''

ڈوکن نیویارک کی مشہور ہوٹل واٹر فرنٹ میں میلا نڈر کے نام سے مقیم تھا۔ میں نے ڈوکن کا نام تو سنا تھا لیکن کبھی ان سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ تاہم خط میں درج شناخت کے مطابق میں با آسانی اسے پہچان سکتا تھا۔ اس کا دایاں ہاتھ چھوٹی انگلی سے محروم تھا۔ جبکہ ڈوکن کی آسانی کے لیے مجھے اپنی بائیں کلائی پر موجود زخم کا نشان نمایاں رکھنا تھا نیویارک پہنچنے پر مجھے خود کو ہیری رائس ظاہر کرنا تھا۔ خط کے ہمراہ منسلک شناختی کاغذات کے مطابق ہیری رائس میسن سٹی میں مقیم تھا اور سفری بونڈ فروخت کرتا تھا۔

خط پڑھتے ہی مجھے احساس ہوا کہ معاملہ اہم اور پیچیدہ نوعیت کا تھا۔ ڈوکن ہر معاملے کو نمٹانے کی خاص صلاحیت رکھتا تھا اور کئی بڑے معرکے انجام دے چکا تھا۔ ہیڈ آفس کی طرف سے ڈوکن، کسی مہم پر شکاگو سے نیویارک بھیجا گیا تھا اور اب مجھے اس سے جا کر ملنے کی تاکید کی گئی تھی۔ دو افراد کو ایک ہی کام کے لیے مقرر کیا جانا، خاص طور پر ایسی حالت میں کہ وہ کام ڈوکن جیسی ذہین و فطین شخصیت کے سپرد کیا گیا ہو۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ معاملہ آسان نہیں تھا۔ میرے ذہن میں خلش سی پیدا ہو گئی۔ آخر وہ ایسی کون سی مہم تھی جس میں ڈوکن کو معاون کی ضرورت پڑ گئی تھی۔

ٹرین نیویارک پہنچی تو شام کے چھ بج رہے تھے۔ کورٹ ہوٹل کے رجسٹر میں، میں نے اپنا پیشہ سفری بونڈ

فروخت کرنا درج کرایا اور نام بھی ہیری رائس لکھایا۔ کلرک سے گفتگو کے دوران میں نے اسے یہ باور کروانے کی کوشش بھی کی کہ نیویارک آنے کا یہ میرا پہلا اتفاق تھا۔ مجھے یقین تھا کہ یہاں میرا کوئی شناسا نہیں ٹکرائے گا۔

ہوٹل واٹر فرنٹ پہنچا تو وہاں مجھے لوگوں کا خاصا ہجوم نظر آیا۔ ہال کمرے میں ایک جانب بار بنی تھی۔ میں نے کاؤنٹر پر کھڑے شخص سے بیئر طلب کی اور اس سے گفتگو شروع کر دی۔ بیئر ختم ہونے تک میں نیویارک کے بارے میں بہت کچھ کہہ اور سن چکا تھا۔ میں مزید آرڈر دینے ہی والا تھا کہ دفعتاً ایک شخص حال کمرے میں داخل ہوا۔ میری نگاہ اس پر جم کر رہ گئی۔ اس نے ہرے رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا اور اس کا داہنا ہاتھ واسکٹ کی جیب میں تھا صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ ہاتھ چھوٹی انگلی سے محروم ہے گویا یہی ڈوکن یا بالفاظ دیگر میلانڈر تھا۔ میں نے اپنی کلائی کاؤنٹر پر اس طرح رکھی تھی کہ زخم کا نشان با آسانی نظر آ سکے۔ میلانڈر فوراً ہی میرے قریب آ کھڑا ہوا۔ اس نے میری کلائی پر بنے زخم کا نشان دیکھ لیا تھا۔

”دل میں کسی بدگمانی کی ضرورت نہیں۔“ وہ آتے ہی بولا۔ ”اگر میں دریافت کروں کیا تمہارا نام ہیری رائس ہے اور تم میسن سٹی میں رہتے ہو۔“

”تمہیں کیسے معلوم ہوا۔“ میں نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔

”شاید تم بھول گئے۔“ اس نے جواب دیا۔ ”کافی دن ہوئے میسن سٹی کے قریب میری کار خراب ہو گئی تھی۔ خوش قسمتی سے تم وہاں پہنچ گئے۔ تم نے نہ صرف میری مدد کی بلکہ ایک شب مجھے اپنے گھر میں مہمان بھی رکھا تھا۔“

میں نے حافظے پر زور دیا اور گویا تمام واقعہ یاد کر لیا۔ وہ مجھے لے کر ایک خالی میز پر جا بیٹھا۔ میں نے موقع غنیمت جانا اور اس مہم کے بارے میں پوچھا۔ جس کے لیے مجھے اس سے ملنے آنا تھا۔ آپ میری حیرت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ جب اس نے بتایا کہ معاملے کی اصل نوعیت سے وہ خود بھی آگاہ نہیں تھا۔

”محکمے کو اڑتی ہوئی سی خبر ملی تھی کہ۔“ اس نے سگار جلاتے ہوئے کہا۔ ”کوئی نامعلوم شخص یا گروہ اس جہاز کو لوٹنا چاہتا ہے جس میں اگلے ہفتے امریکہ سے سونا لاد کر انگلینڈ بھیجا جا رہا ہے۔ سونے کی مالیت دو کروڑ پاؤنڈ ہے اور اس کا وزن آٹھ ٹن ہے۔ سونا کس طرح جہاز سے غائب کیا جائے گا اس کا علم کسی کو نہیں ہے۔“ وہ سانس لینے کے لیے رکا پھر بولا معاملے کی چھان بین پہلے میرے سپرد ہوئی تھی لیکن اب چونکہ میرے ذمے نیا کام لگا دیا گیا ہے لہذا یہ معاملہ تمہیں سنبھالنا ہوگا۔ کل صبح میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔

''نامعلوم شخص یا گروہ کو یہ کیسے پتہ چلا کہ اگلے ہفتے امریکہ سے سرکاری طور پر آٹھ ٹن سونا جہاز پر لاد کر بھیجا جائے گا۔'' میں نے پوچھا۔

''اچھا سوال ہے۔'' ڈوکن نے گردن ہلائی۔ ''گزشتہ دنوں ایک زخمی شخص پولیس کو سڑک پر پڑا ملا تھا۔ اسے اسپتال پہنچایا گیا تو وہ بے ہوشی کے عالم میں سونے کی ترسیل، مقدار اور امریکہ کے محکمہ خزانہ کے وہ احکام جن کے تحت سونا انگلینڈ بھیجا جائے گا کے بارے میں بڑبڑا رہا تھا۔ اتفاقاً ہمارا ایک نمائندہ کارکن اس وقت اسپتال میں موجود تھا۔ اس نے یہ ساری بڑبڑاہٹ شارٹ ہینڈ میں لکھ کر ہیڈ آفس بھیج دی۔ اس نے زخمی شخص سے سونا لوٹے جانے کے بارے میں مزید تفصیل معلوم کرنا چاہی تھی لیکن اس نے کچھ اور بتائے بغیر ہی جان دے دی۔

ڈوکن نے دوسرا سگار سلگایا اور کہا۔ ''کارکن کی رپورٹ ملتے ہی ہیڈ آفس نے یہ معاملہ میرے سپرد کر دیا تھا میں نے یہاں آتے ہی اپنے چند خاص افراد کو ان پانچ افراد کی نگرانی پر مامور کر دیا جو جرائم کی مقامی دنیا میں زبردست مانے جاتے ہیں۔ مگر بجائے اس کے کہ کوئی بات دریافت ہوتی میرا ایک آدمی بروک لین میں مردہ پایا گیا۔ اسے کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا۔ دوسرا شخص ایسٹ لیک کے قریب بے ہوش پڑا ملا۔ تیسرے شخص کو شب کے اندھیرے میں چند آدمیوں نے اتنا مارا پیٹا کہ وہ ابھی تک اسپتال میں پڑا ہے۔'' میلانڈر نے تفصیل بتا کر پوچھا۔ ''اس سے تم کیا اندازہ لگاتے ہو؟''

میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ چند افراد ہال میں داخل ہوئے اور قریبی میز پر آ کر بیٹھ گئے۔ میلانڈر نے طویل سانس لی اور سرگوشی میں بولا۔

''آج شب ایک بجے میڈرڈ کلب میں پہنچ جانا میں تمہیں کچھ دکھانا چاہتا ہوں۔''

اور یہ کہہ کر جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے جانے کے بعد بھی میں اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ معاملہ واقعی ایسا نہیں تھا جسے آسانی سے انجام دیا جا سکے۔ دفعتاً یہ سوچ کر مجھے ہنسی آ گئی کہ میرا دوست بل کی ادائیگی کیے بغیر ہی چلا گیا تھا اور اب یہ رقم مجھے ادا کرنی تھی۔



میڈرڈ شبینہ کلب، کورٹ ہوٹل سے دس منٹ کی مسافت پر تھا۔ میں ساڑھے بارہ بجے ہی وہاں جا پہنچا۔ کاؤنٹر پر جا کر بیئر کا آرڈر دینے ہی والا تھا کہ میری نگاہ دائیں جانب بیٹھے ایک شخص پر پڑی۔ یہ ہینگ تھا۔ شکاگو اوینگ

گزٹ کا رپورٹر۔ وہ میرے صحیح نام اور اصلیت سے آگاہ تھا۔ میں اس سے کئی مرتبہ کام لے چکا تھا اور ہر مرتبہ مفید ثابت ہوا تھا۔ مجھے ڈر ہوا، کہیں وہ مجھے میرے اصل نام سے نہ پکارے۔ میں اس کے قریب چلا گیا اور ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔

''مسٹر ہینگ! کیا تم اپنے دوست ہیری رائس، سفری بونڈ فروخت کرتے ہو مس ملیسٹی سے مل کر مجھے خوش ہونے کا موقعہ نہ دو گے۔''

لیے حیران ہو کر میری طرف دیکھا پھر گرم جوشی سے ہاتھ ملاتے ہوئے تم یہاں کیسے نے مزید اضافہ کیا۔ ''کچھ پینا پسند کرو گے دوست۔''

روری کام نمٹانے کے لیے آیا ہوں یہ کبھی مت بھولنا کہ میرا نام ہیری رائس ہے اور اگر بھولے سے بھی میری شخصیت ظاہر ہو گئی تو نہ صرف مجھے بلکہ تمہیں بھی مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑ جائے گا۔ یہ کہہ کر کہ میں نے ہال کا جائزہ لیا۔ اسٹیج پر سکون طاری تھا۔ البتہ کرسیوں پر کافی لوگ بیٹھے تھے اور مے نوشی میں مصروف تھے۔ مجھے حیرت ہوئی، میلا انڈر نے مجھ سے ملنے کے لیے صرف یہی جگہ کیوں منتخب کی تھی۔

عین اسی وقت ایک حسین خاتون ہال میں داخل ہوئی وہ آرکسٹرا پلیٹ فارم کے آخر میں بنے، چھوٹے دروازے سے ہال میں آئی تھی۔ اس کے ہمراہ ایک وجیہہ نوجوان بھی تھا۔ ذرا دیر بعد ہی ایک دوسرا شخص بھی ان کے پاس آ کھڑا ہوا۔ اس کا لباس جدید تراش کا تھا اور جیکٹ کے بٹن قیمتی نگینوں سے مزین تھے۔ اس نے آتے ہی مسکرا کر عورت کی طرف دیکھا اور غالباً کچھ کہا بھی۔ جسے میں دور ہونے کے باعث نہ سن سکا وہ عورت جہاں سے آئی تھی اسی طرف چلی گئی۔ جیکٹ والا شخص بھی اس کے ساتھ ہی تھا جبکہ بیمار چہرے والا نوجوان وہیں بیٹھا رہ گیا تھا۔

میں نے سر گھما کر چاروں طرف دیکھا۔ مگر میلا انڈر مجھے کہیں نظر نہ آیا۔ میں نے ہینگ سے اس عورت اور جیکٹ والے شخص کے بارے میں پوچھا۔ اخباری رپورٹر ہونے کے ناطے وہ شہر کی مشہور ہستیوں اور جرائم پیشہ لوگوں سے خاصی واقفیت رکھتا تھا۔

''شاید تم کارلوٹا کے بارے میں پوچھ رہے ہو۔'' ہینگ مسکرایا۔

اس نے ذرا سی دیر میں مجھے بہت کچھ بتا دیا۔ کارلوٹا کلب کے لوگوں کو روزانہ اپنی آواز اور رقص سے نوازتی تھی۔ بہت سے لوگ اسے اپنانے کی کوشش کر چکے تھے مگر ناکام رہے تھے۔ کارلوٹا کے ہمراہ آنے والا نوجوان

چارلس بھی اس کے جانثاروں میں سے ایک تھا۔ لیکن ابھی تک وہ اسے حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ جبکہ جیکٹ والے شخص کا نام روڈی تھا۔ اس کا تعلق زیرزمین دنیا سے تھا۔

رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔ میں یہ سوچ کر پریشان ہو گیا کہ میلانڈر اب تک وہاں کیوں نہیں پہنچا تھا۔ میں نے اسے کلب کے ہر حصے میں دیکھنے کا ارادہ کرتے ہوئے ہینگ سے معذرت چاہی اور کاؤنٹر کے قریب جا کھڑا ہوا۔ ہال میں بہت سے لوگ بیٹھے تھے مگر ان میں میلانڈر نہیں تھا۔ میں ہال سے نکل کر کلب کے سبزہ زار میں آ گیا لیکن وہ یہاں بھی موجود نہ تھا۔ میں دوبارہ ہال میں چلا گیا، بار روم کے ساتھ ہی ایک گیلری نما راستہ اندر کی طرف جا رہا تھا۔ میں بغیر کسی مقصد کے اس گیلری میں داخل ہو گیا۔ گیلری زیادہ کشادہ نہیں تھی اور اس میں لکڑی کے تین باکس بنے ہوئے تھے اور تینوں میں ٹیلی فون لگے ہوئے تھے فون دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ واٹر فرنٹ ہوٹل کے منیجر کو فون کر کے میلانڈر کے بارے میں دریافت کروں، ممکن ہے وہ وہاں سے چلا ہی نہ ہو۔

میں آخری باکس کے قریب جا کر رک گیا لیکن باکس میں گھستے ہی جو منظر دیکھا میں اس کے لیے ہرگز تیار نہ تھا۔ میں نے دیکھا، میلانڈر دیوار سے ٹیک لگائے۔ ریسیور ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا مگر کس طرح۔ سر نیچے کی جانب ڈھلکا ہوا اور کپڑے خون میں تر کسی نے اس کے دل پر پستول سے تین فائر کیے تھے۔ میلانڈر کی لاش دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہاں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو میلانڈر کی اصل شخصیت سے واقف ہو گئے تھے اور انہوں نے فوری طور پر میلانڈر کو اپنی راہ سے ہٹانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کی تھی۔ ظاہر ہے وہ مجھے بھی کب بخش سکتے تھے۔

میلانڈر کی اچانک موت پر میں خود کو اندھیرے میں بھٹکتا محسوس کر رہا تھا۔ میں فوراً وہاں سے کھسک لیا اور ہال کمرے میں آ گیا۔ خلاف توقع کوئی بھی میری جانب متوجہ نہ تھا۔ میں ایک خالی نشست پر بیٹھنا ہی چاہتا تھا کہ دفعتاً میلانڈر کے قاتل تک پہنچنے کی ایک تجویز میرے ذہن میں آئی۔ کاؤنٹر پر ایک نوجوان نیگرو لڑکی بھی گاہکوں کو سہولتیں دینے کے لیے موجود تھی۔ میں نے اس سے گتے کا ایک ٹکڑا اور چھوٹی سی ڈوری طلب کی اور دونوں چیزیں لے کر قریبی باتھ روم میں گھس گیا۔ دروازہ بند کر کے میں نے گتے پر موٹے الفاظ میں [illegible] پھر میں باتھ روم سے نکلا اور جس باکس میں میلانڈر کی لاش موجود تھی اس کے دروازے پر ہینڈل کے ساتھ گتے کو لٹکا دیا اور دوبارہ ہال میں پہنچ گیا۔



ڈوکن نے جو کچھ مجھے بتایا تھا وہ اتنا نہ تھا کہ میں اس کی روشنی میں کوئی بہتر لائحہ عمل مرتب کرسکوں۔ اب مجھے ہی اپنی آنکھیں کھلی رکھنی تھیں۔ اچانک میری نگاہ ہینگ پر پڑی۔ مجھے دیکھتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور میرے پاس آ بیٹھا میرے ذہن میں ڈوکن کی لاش گھوم رہی تھی۔ اچانک مجھے خیال آیا کہ اگر اس کا قتل بات ختم کرنے کے بعد ہوا تھا تو یقیناً اس نے میرے نام کورٹ ہوٹل میں کوئی پیغام ضرور دیا ہوگا۔ میں نے چونک کر ہینگ سے کہا۔

''یہاں فون تو ہوگا۔ ذرا میرے ہوٹل فون کر کے معلوم کرو کسی شخص نے فون پر مجھے دریافت تو نہیں کیا۔''

لیا۔ میں نے دیکھا وہ تیسرے کیبن میں ہی گھسا تھا چند ثانیے بعد ہی وہ لوٹ آیا اور نفی میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے سے کسی قسم کی سراسیمگی نمایاں نہیں تھی۔ قدرے توقف کے بعد وہ بولا۔ ''تھوڑی دیر بعد ہی مجھے ایک شخص سے ملنا ہے۔ لہٰذا اب اجازت دو اور ہاں ضرورت پڑنے پر تم مجھے یاد کر سکتے ہو۔''

ہینگ کے جانے کے چند منٹ بعد ہی آرکسٹرا نے ساز چھیڑ دیا۔ تمام لوگ اسٹیج کی جانب رخ کر کے بیٹھ گئے ہال کی روشنی گل کر دی گئی تھی۔ صرف اسٹیج پر مختلف زاویوں سے رنگین روشنی ڈالی جا رہی تھی۔ یکایک کارلوٹا عقبی دروازے سے اسٹیج پر نمودار ہوئی اور آتے ہی گانا اور تھرکنا شروع کر دیا۔ اس کی دلکش آواز کانوں میں رس گھول رہی تھی۔ اور اس کا کندنی جسم سیمابی کیفیت میں اسٹیج پر فتنے جگا رہا تھا آنکھیں اب تاریکی کی خوگر ہوگئی تھیں اور لوگ آسانی سے ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ مجھ سے چند نشست آگے پلیٹ فارم کے داہنے کونے پر چارلس بیٹھا نظر آیا۔ اس کی نظریں کارلوٹا کا طواف کر رہی تھیں۔ کبھی کارلوٹا بھی مسکرا کر اس کی طرف دیکھ لیتی تھی۔ میں نے اندازہ لگا لیا کہ گانے کے اختتام پر کارلوٹا ضرور اس کے پاس آ کر بیٹھے گی۔ میں اس سے شناسائی کا موقع حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لہٰذا اپنی جگہ سے اٹھ کر چارلس سے ایک نشست پیچھے کرسی پر جا بیٹھا، جو اتفاق سے خالی پڑی تھی۔

مجھے یقین تھا کہ ہر بڑے جرم کی تہہ میں کسی خوب صورت عورت کا ہاتھ ضرور ہوتا ہے اور اسی یقین کے تحت میں کارلوٹا سے تعارف حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس وقت کارلوٹا نغمے کے آخری بول ادا کر رہی تھی۔ لہٰذا روشنی کا رخ اسی کی طرف تھا۔ اور جہاں چارلس بیٹھا تھا وہاں اس قدر تاریکی تھی کہ کوئی چیز دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ دفعتاً میرے کانوں میں ایسی آواز آئی جو عموماً سائلنسر لگے ریوالور سے نکلتی ہے۔ اسی لمحے کارلوٹا نے اپنا گانا ختم کیا اور ہال تیز روشنی سے بھر گیا۔ لوگ تالی بجا کر اسے داد دینا چاہتے تھے لیکن یکایک ہی جس کے ہاتھ جہاں تھے وہیں ساکن ہو گئے۔ چارلس کا سر، میز پر رکھے گلدان سے لگا ہوا تھا اور اس کے سینے سے نکلتا خون سفید میز پوش کو رنگین کر گیا تھا۔ کسی نے

چارلس کو گولی ماردی تھی اور وہ مرچکا تھا۔

دفعتاً میری نگاہ کارلوٹا پر پڑی۔ وہ چند ثانیے چارلس کو گھورتی رہی پھر بغلی دروازے سے گزر کر اسٹیج کے عقبی حصے میں بنے ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔ اس کے اسٹیج سے اترتے ہی کلب کا مالک میڈ ریگل ہال کے داخلی دروازے پر جا کھڑا ہوا اور بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

”خواتین و حضرات! تمام لوگ اپنی جگہ تشریف رکھیں اور کسی چیز کو اپنی جگہ سے ہٹانے کی کوشش نہ کریں۔ پولیس کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ جب تک پولیس نہ آئے کسی شخص کو باہر جانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی“

اس اعلان کے ساتھ ہی ہال میں تیز سرگوشیاں گونج اٹھیں۔ ہر شخص خوفزدہ تھا۔ میں لوگوں کی نظروں سے بچتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے کارلوٹا گئی تھی یہ ایک پتلی سی گیلری تھی جس کے آخر میں چند کمرے بنے ہوئے تھے۔ سارے کمرے مقفل تھے البتہ ایک کمرے میں روشنی ہو رہی تھی اور اس کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ کمرے سے سرگوشی کی آواز آرہی تھی۔ میں نے دروازے کو دھکا دیا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ میں نے دیکھا کارلوٹا ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی تھی جبکہ کمرے کے ایک کونے میں کرسی پر روڈی بیٹھا ہوا تھا۔

”کیا بات ہے۔“ روڈی نے مجھے دیکھتے ہی پوچھا۔ ”کسی کی تلاش ہے۔“

”میں اتفاقاً اس طرف آنکلا تھا۔“ میں نے جواب دیا۔ ”حیرت کی بات ہے قتل ہو گیا ہے اور تم یہاں بیٹھے باتیں کر رہے ہو۔“

سگریٹ ایک طرف پھینک دیا اور درشتی سے بولا۔ ”کون ہو تم اور اس قسم کی گفتگو کا تمہیں کیا حق ہے۔“

”میرا نام ہیری رائس ہے۔“ میں نے جواب دیا۔ ”میرے ایک دوست نے مجھے اس خاتون سے متعارف کرانے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے اسے جلدی جانا تھا بہرحال میں خود ہی اس خاتون سے شرف ملاقات حاصل کر لوں۔“ یہ کہہ کر میں نے کارلوٹا کی طرف دیکھا۔ وہ بغور میری طرف دیکھ رہی تھی۔

”تم سے مل کر خوشی ہوئی مسٹر ہیری!“ قدرے توقف کے بعد وہ بولی۔ ”مگر تمہارا بلا اجازت کمرے میں آنا خلاف اصول ہے۔ تمہیں میرے ساتھی کے سوال کا جواب دینا ہوگا۔“ پھر وہ روڈی کی سمت مڑتے ہوئے بولی۔

”روڈی! میں نے رقص کے دوران اس آدمی کو اپنی جگہ سے اٹھتے اور چارلس کے پاس بیٹھتے دیکھا تھا۔ غالباً یہی اس کا قاتل ہے۔“

’’تم یہی بات پولیس کو بتا دینا۔‘‘ روڈی مجھے درشتی سے گھورتے ہوئے بولا۔’’اس کے بعد وہ خود ہی مسٹر ہیری کا بندوبست کر دیں گے۔‘‘

’’میں قاتل نہیں ہوں۔‘‘ میں مسکرایا۔’’البتہ مجھے شک ہے کہیں تمہارے پاس ہی وہ ریوالور موجود نہ ہو جس سے چارلس کو قتل کیا گیا ہے۔‘‘

’’اس سے قبل کہ میں تم سے کوئی دوسرا سلوک کروں۔‘‘ روڈی غصے سے بپھر اٹھا۔’’فوراً یہاں سے نکل جاؤ۔‘‘

’’جیسی تمہاری مرضی۔ویسے بھی مجھے خوامخواہ دوسروں کے معاملوں میں دخل اندازی کی عادت نہیں ہے۔‘‘ میں نے جواب دیا اور ہال کمرے میں آ گیا۔پولیس اطلاع ملتے ہی وہاں پہنچ گئی تھی۔ایک لیفٹیننٹ جس کا نام ریسلر تھا۔چند سپاہیوں کے تعاون سے لوگوں کے بیانات لے رہا تھا۔

میں جیسے ہی ہال میں داخل ہوا ایک شخص نے انگلی سے میری طرف اشارہ کیا اور زور سے چیخا۔’’یہی وہ شخص ہے جس نے قتل سے ذرا دیر قبل اپنی نشست تبدیل کی تھی اور مقتول کے قریب جا بیٹھا تھا۔‘‘

لیفٹیننٹ نے اشارے سے مجھے اپنے قریب بلایا۔اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ مجھے قاتل تصور کر رہا تھا۔لیفٹیننٹ نے مجھ سے کہا کہ میں اسے وہ جگہ بتاؤں جہاں میں پہلی جگہ سے منتقل ہوا تھا۔میں اسے اس کرسی کے پاس لے گیا جہاں میں جا کر بیٹھا تھا۔میں نے اسے وہ دروازہ بھی دکھایا جہاں موجود تاریکی سے فائدہ اٹھا کر کسی نے چارلس کو قتل کر دیا تھا پھر اسی راہ سے روپوش ہو گیا تھا۔لیفٹیننٹ کے اس سوال پر کہ واردات کے بعد میں کہاں اور کیوں روپوش ہو گیا تھا میں نے اسے کارلوٹا کے ڈریسنگ روم کا حال سنا دیا۔عین اسی وقت کارلوٹا اور روڈی، اسٹیج کے عقبی دروازے سے نمودار ہوئے۔لیفٹیننٹ نے انہیں بھی قطار میں کھڑے ہو جانے کا حکم دیا۔

میں نے جیب سے سگریٹ نکال کر سلگایا اور سوچنے لگا کہ خدا جانے کب یہ بات دریافت کر لی جائے کہ ایک اور لاش بھی اسی عمارت میں موجود ہے۔لیکن اسی وقت پولیس لاری آ گئی اور مشتبہ لوگوں کو جن میں میرے علاوہ کارلوٹا اور روڈی بھی شامل تھے لاری میں بٹھا کر پولیس ہیڈ کوارٹر بھیج دیا۔پولیس ہیڈ کوارٹر میں میرا بیان وہی تھا جو اس سے قبل میں ہوٹل میں دے چکا تھا۔کارلوٹا چونکہ اس وقت اسٹیج پر محو رقص تھی لہذا اسے فوراً ہی غیر مشتبہ قرار دے دیا گیا۔روڈی نے اپنا بیان یوں دیا کہ وہ پروگرام شروع ہونے سے قبل ہی کارلوٹا کے پاس بیٹھا تھا اور رقص ختم ہونے تک ڈریسنگ روم میں ہی اس کا انتظار کرتا رہا تھا روڈی نے مزید بتایا کہ ڈریسنگ روم میں اس کی موجودگی کی شہادت

وہ لڑکا دے سکتا ہے جو اسٹیج پر روشنی ڈالنے کا کام کرتا ہے۔ کیونکہ پروگرام کے دوران ہم دونوں کھلے دروازے سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے تھے۔ لڑکے کی شہادت پر روڈی کو بھی نجات مل گئی۔

تمام لوگوں کے بیانات تسلی بخش تھے۔ صرف میری ذات مشکوک تھی۔ میں پولیس کو اپنی اصلیت بتا کر جان چھڑا سکتا تھا۔ لیکن میں نے تہیہ کر لیا تھا کہ میں اپنی اصل شخصیت ہر حال میں پولیس سے مخفی رکھوں گا۔ تاہم پولیس سے جان چھڑانا بھی ضروری تھا۔ میں اسی کش مکش میں مبتلا تھا کہ مسٹر ہینگ پولیس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوا اس نے کسی سے واردات کے بارے میں سن لیا تھا اور اخباری رپورٹر کی حیثیت سے واقعے کی صحیح صورت حال معلوم کرنے یہاں چلا آیا تھا۔ اس کی آمد کو میں نے امداد غیبی سمجھا مجھے وہاں موجود دیکھ کر اس معاملے کی نوعیت سمجھنے میں زیادہ دشواری پیش نہ آئی۔ اس نے میرے بارے میں لیفٹیننٹ ریسلر کو اطمینان دلانے کی کوشش کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ کسی کو قتل کرنا تو درکنار میں نے زندگی میں کبھی پستول بھی استعمال نہیں کیا تھا۔ ہینگ کی سفارش پر ریسلر نے مجھے جانے کی اجازت دے دی لیکن ساتھ ہی وہ ہدایت کرنا نہ بھولا کہ بحیثیت شریف شہری میں آئندہ ایسے واقعات سے ہمیشہ دور ہی رہوں۔

میں پولیس ہیڈ کوارٹر سے باہر نکل کر چند قدم چلا تھا کہ روڈی سامنے کھڑا نظر آیا۔ ’مجھے افسوس ہے ہیری۔“ وہ سگریٹ جلاتے ہوئے بولا۔ ”کہ نیویارک میں پہلے دن ہی تمہیں ایک تلخ تجربے سے دوچار ہونا پڑا۔ میرا خیال ہے کہ تم گھر جا کر اس واقعے کا ذکر اپنے دوستوں سے ضرور کرو گے تاہم مجھے امید ہے کہ آئندہ خود کو ایسے معاملات سے دور ہی رکھو گے۔“

میں نے ہنس کر اس کی نصیحت کا شکریہ ادا کیا۔ روڈی نفیس کپڑے پہننے کا عادی تھا مگر اس وقت میں یہ دیکھ کر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا کہ اس نے سبز پتلون پر سیاہ جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اسی وقت مجھے ایک ٹیکسی قریب سے گزرتی ہوئی دکھائی دی۔ میں نے ڈرائیور کو ہوٹل کورٹ جہاں میں قیام پذیر تھا چلنے کی ہدایت کی لیکن جب یقین ہو گیا کہ اب ٹیکسی روڈی کی احاطہ نگاہ سے باہر ہے تو ڈرائیور کو میڈرڈ کلب کی سمت ٹیکسی موڑ لینے کا حکم دیا۔ کلب سے تھوڑے فاصلے پر میں ٹیکسی سے اتر پڑا۔ اور تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کلب کے عقبی حصے میں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔

عمارت کی کھڑکیاں سڑک کی سطح سے زیادہ بلند نہیں تھیں۔ جلد ہی مجھے وہ کھڑکی بھی نظر آ گئی جو ڈریسنگ روم

کو جانے والی گیلری میں واقع تھی۔ میرے لیے کھڑکی کھولنا، اپنی جگہ سے جست کرنا اور کھڑکی میں داخل ہونا صرف ایک ساعت کا کام تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی میں نے کھڑکی کو بند کر دیا تھا عمارت میں غضب کی تاریکی تھی۔ روشنی کا واحد ذریعہ وہ پینسل ٹارچ تھی جو میرے ہاتھ میں تھی۔ ذرا دیر بعد ہی میں نے خود کو اس گیلری میں کھڑے پایا جو ڈریسنگ روم کو جاتی تھی۔ میں اسے عبور کر کے اس جگہ پہنچا جہاں قتل کی واردات ہوئی تھی۔ حادثے کی جگہ دیکھنے کے بعد میں فون باکس کی طرف گیا۔ میرا لٹکایا ہوا ''آؤٹ آف آرڈر'' کا بورڈ بدستور دروازے پر لٹک رہا تھا اور ڈوکن کی لاش اسی حالت میں موجود تھی گویا کسی شخص کو ادھر آنے اور لاش دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔

میرے ذہن کے صحرا میں بگولے اٹھ رہے تھے۔ دفعتاً میرے ذہن میں روڈی کا بے ترتیب لباس ابھر آیا۔ لباس میں رنگوں کے اختلاف نے مجھے دور کی سجھائی۔ اگر روڈی ہی چارلس کا قاتل تھا تو ہوا یوں ہوگا کہ وہ آرکسٹرا پلیٹ فارم کے بغلی دروازے سے نکل کر ہال میں آیا ہوگا۔ تاریکی کے باعث کسی نے اسے نہیں دیکھا تھا۔ چارلس کے پاس جا کر اس نے جیکٹ کی جیب میں رکھے ریوالور سے گولی چلائی اور واپس جا کر جیکٹ بدل لیا۔ تاکہ جیب کا سوراخ جو گولی نے بنا دیا تھا کسی کو نظر نہ آسکے۔ میں یہ خیال آتے ہی چونک پڑا۔ اگر میرا قیاس درست تھا تو اس نے جیکٹ کو ضرور ڈریسنگ روم میں ہی اسی جگہ چھپا دیا تھا۔

میں اسٹیج کے دروازے سے گزر کر کارلوٹا کے ڈریسنگ روم میں جا پہنچا۔ دروازہ مقفل تھا مگر میرے لیے اسے کھول لینا دشوار نہ تھا۔ چند سیکنڈ بعد ہی میں ڈریسنگ روم میں تھا۔ میزوں کے درازیں، ملبوساتی الماریاں اور دیگر مقامات کی تلاشی کے دوران میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ جلد ہی روڈی بھی جیکٹ لینے ضرور آئے گا۔ میں اس کی آمد سے بیشتر تلاشی کا عمل مکمل کر لینا چاہتا تھا کیونکہ دوسری صورت میں مجھے بھی ڈوکن اور چارلس کے پیچھے جانے پر مجبور ہونا پڑتا۔ وہ یقیناً مسلح ہوتا جبکہ میرا ریوالور ہوٹل میں ہی رہ گیا تھا۔ ڈریسنگ روم سے مایوس ہو کر میں باہر نکلا اور گیلری میں ایسی جگہ تلاش کرنے لگا جہاں جیکٹ کو آسانی سے چھپایا جا سکتا تھا۔

واش بیسن کے مقابل قدرے اونچائی پر مجھے ایک چھوٹا سا روشندان دکھائی دیا۔ جس کے پٹ گرے ہوئے تھے۔ میں نے روشن دان کے پٹ ہٹا کر ہاتھ اندر ڈالا تو میری انگلیاں ایک کاغذی پیکٹ سے جا ٹکرائیں۔ پیکٹ کھولتے ہی مجھے روڈی کا جیکٹ دکھائی دیا۔ میں نے اس کی داہنی جیب میں گولی کا سوراخ بھی دیکھ لیا تھا۔ جیکٹ کی

اندرونی جیبوں کی تلاشی لی تو ایک جیب سے ایک خط برآمد ہوا جو مس کارلوٹا کے نام تھا۔ میں حیران تھا کہ کارلوٹا کا خط روڈی کی جیب میں کیسے آ پہنچا۔ خط کی عبارت یہ تھی۔

''ڈیئر کارلوٹا! آج کسی بھی طور مجھ سے ضرور مل لو۔ میں اپنی معلومات پر پریشان بھی ہوں اور ڈر بھی محسوس کر رہا ہوں لیکن خود سے زیادہ مجھے تمہاری فکر ہے کہ تم غیر قانونی سازشوں میں حصہ لے رہی ہو افسوس! میں فون پر ان باتوں کا اظہار نہیں کر سکتا جو آج ہی مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ امید ہے تم میرا انتظار کرو گی۔ تمہارا چارلس''

چارلس کا خط کارلوٹا نے ہی روڈی کو پڑھنے کے لیے دیا ہوگا۔ روڈی کو معلوم تھا کہ چارلس کس معاملے میں کارلوٹا سے گفتگو کرنا چاہتا تھا۔ دونوں نے طے کر لیا ہوگا کہ چارلس کے منہ سے کوئی بات نکلنے سے قبل ہی اسے ہمیشہ کے لیے خاموش کر دینا بہتر تھا۔ اور روڈی نے عین اس وقت جبکہ کارلوٹا اسٹیج پر محو رقص تھی۔ اس کا کام تمام کر دیا۔

میں نے خط جیکٹ کی جیب میں رکھا اور اسے کاغذ میں لپیٹ کر اسی جگہ رکھ دیا۔ جہاں وہ رکھی تھی تاکہ روڈی کو کوئی شک نہ ہو۔ میرا ذہن اس وقت بھرپور انداز میں کام کر رہا تھا۔ جیکٹ روشن دان میں رکھ کر میں ایک فون باکس میں گیا اور ریسیور پر رومال ڈال کر پولیس ہیڈ کوارٹر کا نمبر مانگا۔ دوسری جانب سے لیفٹیننٹ ریسلر فون پر مجھ سے مخاطب ہوا۔ اس نے میرا نام دریافت کیا۔ لیکن میں نے اس کے سوال کو نظر انداز کر دیا اور کہا۔

''ہیلو لیفٹیننٹ! میڈ رڈ کلب کے ایک فون باکس میں ایک لاش موجود ہے۔ مقتول کا نام میلانڈر ہے اور کسی نے یکے بعد دیگرے تین فائر اس کے دل پر کیے ہیں۔''

پھر قبل اس کے کہ وہ مجھ سے کوئی سوال کرتا میں نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا اور فوراً ہی عمارت سے باہر نکل آیا۔



ناشتے کے دوران میرا ذہن گزشتہ شب کی الجھنوں سے متعلق چند نتائج اخذ کر چکا تھا۔ اولاً یہ چارلس سونے والے معاملے سے واقف تھا۔ یا پھر اس جماعت کا رکن تھا جو سرکاری سونا اڑا لینے کے چکر میں تھی۔ دوئم یہ کہ چونکہ میں سونا چوری کرنے والے کی تفتیش پر مامور تھا۔ لہذا مجھے ان دونوں وارداتوں میں یہ معلوم کرنا تھا کہ کہیں یہ دونوں قتل سونے والے معاملے سے متعلق تو نہیں تھے تیسرے یہ کہ اگر نیویارک پولیس یہ ظاہر کر دے کہ ڈوکن اور چارلس کا قاتل کون تھا تو میرے لیے دشواری پیدا ہو سکتی تھی۔ مجھے اصل معاملے کی تفتیش کرنا مشکل ہو جاتا۔

میں نے بیرے سے اخبار لانے کو کہا۔ اخبار میں چارلس اور میلانڈر کے قتل کی خبر موجود تھی۔ میلانڈر کی لاش

ریسلر نے میرا فون وصول کرنے کے آدھے گھنٹے بعد دریافت کی تھی۔خبر میں یہ بھی تحریر تھا کہ پولیس جلد ہی مشتبہ افراد کی گرفتاری عمل میں لانے والی تھی۔مشتبہ افراد میں میرا اور روڈی کا نام بھی شامل تھا۔دفعتاً مجھے خیال آیا کہ اس لڑکے سے بھی مل ہی لینا چاہیے۔جو میڈرڈ کلب کا لائٹ مین تھا۔اس سے کوئی نئی بات بھی معلوم ہوسکتی تھی۔

میں تار گھر پہنچا اور خفیہ حروف میں ایک برقیہ اپنے صدر دفتر روانہ کیا۔میں نے اس میں ڈوکن اور چارلس کے قتل کی اطلاع دینے کے علاوہ درخواست کی تھی کہ مقامی پولیس کو ہدایت کی جائے وہ تفتیش کا کام التوا میں ڈال دے اور روڈی نامی شخص پر فی الحال شک کرنا چھوڑ دے۔برقیہ مکمل ہو چکا تھا۔مگر پھر میں نے اس میں ایک جملے کا اضافہ کر دیا اور وہ جملہ یہ تھا۔''سونا کس طرح بھیجا جائے گا۔تفصیل مہیا کی جائے۔''

برقیہ کی ترسیل کے بعد میں ہوٹل واپس آ گیا۔دس بجے ہینگ مجھ سے ملنے آیا اس نے آتے ہی مجھ سے دریافت کیا کہ کیا مجھے میڈرڈ کلب میں ہونے والے دوسرے قتل کا علم تھا۔وہ ڈوکن کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔میں نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ اخبار اس کے سامنے رکھ دیا جس میں میلانڈر کے قتل کی خبر موجود تھی۔ہینگ یہ سوچ کر الجھ رہا تھا کہ میں گزشتہ شب میڈرڈ کلب میں کیا کرنے گیا تھا۔اس نے مجھے پیش کش کی کہ ضرورت پڑنے پر میں اس سے کوئی بھی کام لے سکتا تھا اس کی پیش کش مخلصانہ تھی۔میں نے اسے اعتماد میں لے کر راز میں شریک کر لینا ہی مناسب سمجھا۔میں نے اسے بتایا کہ میلانڈر کون تھا۔اور میں اس سے ملنے میڈرڈ کلب گیا تھا۔میں نے اسے ڈوکن سے ملنے والی اطلاعات سے آگاہ کر دیا۔اور اپنا یہ خیال بھی ظاہر کر دیا کہ دونوں قتل سونے کی چوری ہی سے متعلق تھے۔ہینگ نے مجھے یقین دلایا کہ وہ ان باتوں کو اپنے دل میں رکھے گا اور جیسے ہی کوئی مفید اطلاع ملی وہ اسے مجھ تک پہنچا دے گا۔

ہینگ جیسے ہی رخصت ہوا میں سیدھا میڈرڈ کلب جا پہنچا۔کلب کا مالک میڈریگل اپنے دفتر میں موجود تھا۔وہ مجھ سے ملاقات پر قطعاً خوش نہیں تھا اور ہونا بھی نہیں چاہیے تھا جس شخص کے کلب میں یکے بعد دیگر دو قتل ہو جائیں وہ اپنا دماغی توازن کس طرح درست رکھ سکتا تھا۔میں نے اسے بتایا کہ گزشتہ رات میں اتفاقاً اس کلب میں آ گیا تھا لیکن اس سانحہ سے دوچار ہو گیا۔میں نے اس پر اپنے اس یقین کا اظہار بھی کر دیا کہ چارلس کا قاتل یقیناً آرکسٹرا پلیٹ فارم کے قریب بنے دروازے سے ہال میں داخل ہوا ہو گا۔

اس نے ہاتھ کے اشارے سے مجھے مزید بولنے سے روک دیا۔اس کے نزدیک آ کر کوئی شخص دروازے

سے گزر کر چارلس پر گولی چلا سکتا تھا تو وہ صرف روڈی ہی تھا مگر چونکہ لائٹ مین نے کسی کو آتے جاتے نہیں دیکھا لہذا بقول اس کے میرا اندازہ غلط ہی تھا۔ وہ ثبوت کے لیے مجھے جائے واردات پر لے گیا اور وہ جگہ دکھائی جہاں لائٹ مین بیٹھ کر اپنا فرض انجام دیتا تھا۔ لائٹ مین اس وقت بھی وہاں موجود تھا اس کا نام اسکینڈل تھا۔ اسکینڈل نے مجھے بتایا کہ کوئی شخص بھی اس کی نگاہ سے اوجھل رہ کر چارلس کو نشانہ نہیں بنا سکتا تھا۔ میں نے اسے ایک نظر دیکھتے ہی جان لیا کہ وہ جھوٹ بول رہا تھا۔ میں اس سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا لیکن موقع کی نزاکت کے پیش نظر خاموش ہو گیا میں نے میڈ ریگل سے کارلوٹا کی خوب صورتی اور گانے کی تعریف کی تو اس نے بتایا کہ دراصل کارلوٹا کو روڈی ہی ملازمت کے لیے اس کے کلب میں لایا تھا اور ہر وقت باڈی گارڈ کی مانند اس کے گرد منڈلاتا رہتا تھا جبکہ خود اسے یہ بات قطعی ناپسند تھی۔

میں کلب سے باہر آیا تو کارلوٹا سے ملنے کا تہیہ کر چکا تھا۔ میں اس سے مل کر اندازہ لگانا چاہتا تھا کہ وہ ان واقعات میں کس حد تک ملوث تھی۔ میں قریبی میڈیکل اسٹور میں گیا اور ٹیلی فون ڈائریکٹری میں اس کا رہائشی پتہ دیکھنے لگا۔ چند منٹ کی کاوش کے بعد ہی مجھے اس کا پتہ چل گیا۔ میں نے وقت ضائع کرنا مناسب نہ جانا اور ٹیکسی کے ذریعے اس فلیٹ پر جا پہنچا۔ دروازے پر کارلوٹا کے نام کی تختی بھی آویزاں تھی۔ گھنٹی بجاتے ہی ایک نوعمر ملازمہ نے آ کر دروازہ کھولا اور بتایا کہ مس کارلوٹا باہر گئی ہوئی ہیں اور اس وقت میری ان سے ملاقات نہ ہو سکے گی۔ میں نے اس کے چہرے سے اندازہ لگا لیا کہ وہ جھوٹ بول رہی تھی۔

وہ دروازہ بند کرنے کے لیے جیسی ہی پیچھے ہٹی۔ میں نے اپنا پیر دروازے میں اڑا دیا۔ وہ سراسیمہ ہو گئی تھی میں نے اس کی بدحواسی سے فائدہ اٹھایا اور کارلوٹا کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہ ریشمی گاؤن پہنے صوفے پر نیم دراز تھی قدموں کی چاپ سن کر اس نے نگاہ اوپر اٹھائی اور اس انداز سے مجھے گھورا جیسے میں مریخ کا باشندہ تھا اور یکایک ہی اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

''کیا تمہیں ملازمہ نے یہ نہیں بتایا کہ میں گھر پر موجود نہیں ہوں۔'' اس نے حیرت کے جھٹکے سے سنبھلتے ہوئے کہا۔ ''بہتر ہو گا فوراً ہی یہاں سے نکل جاؤ بصورت دیگر عمارت کے نگراں کو بلوا کر عمارت سے باہر پھنکوا دوں گی۔''

''میرے بارے میں غلط رائے قائم کرنے سے بہتر ہے کہ مجھے سمجھنے کی کوشش کرو۔'' میں نے اس کی برہمی

کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہا۔ ''گزشتہ شب میڈرڈ کلب میں تمہیں دیکھ کر مجھے تم سے ملنے کا اشتیاق ہو گیا تھا۔ اب جبکہ میں جلد ہی نیویارک چھوڑنے والا ہوں مجھے اچھا نہیں لگا کہ تم سے ملے بغیر ہی چلا جاؤں۔''

میری بات سن کر اس کے چہرے سے برہمی کے آثار دور ہو گئے۔ میں نے اسے بتایا کہ پولیس چارلس کے قتل میں مجھے مشکوک سمجھ رہی تھی۔ گو عارضی طور پر پولیس نے مجھے چھوڑ دیا تھا مگر ہر لحظہ یہی خوف طاری ہے کہ نہ جانے کسی وقت دھر لیا جاؤں۔

''مجھے افسوس ہے کہ میں نے بلاوجہ تمہیں چارلس کا قاتل سمجھ لیا تھا۔'' وہ میری سمت دیکھتے ہوئے بولی۔

''مجھے یقین ہے کہ چارلس کا قاتل اسٹیج کے بغلی دروازے سے ہی آیا تھا۔'' میں نے اسے بتایا۔ ''واردات کے وقت اسٹیج کی داہنی سمت دیوار پر لگا بلب روشن نہیں تھا۔ کیا اسے جلایا نہیں جاتا۔''

''میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی خرابی ہو گئی تھی۔'' اس نے پر خیال لہجے میں کہا۔

کارلوٹا کے جواب سے مجھے یقین ہو گیا کہ اسکینڈل بھی اس واردات میں شامل تھا۔ اس نے دانستہ بلب کو روشن نہیں کیا تھا تاکہ قاتل اندھیرے میں باآسانی چارلس کو گولی کا نشانہ بنا دے۔ اب اسکینڈل سے ملنا اور بات کرنا ضرور ہو گیا تھا۔

''کیا تم اب بھی روڈی کو چارلس کا قاتل سمجھتے ہو۔'' کارلوٹا نے دریافت کیا۔

میں نے اثبات میں سر ہلایا تو کارلوٹا نے میری توجہ پھر اسکینڈل کے بیان کی طرف مبذول کرائی۔ اس نے روڈی کو کسی بھی وقت ڈریسنگ روم سے باہر نکلتے نہیں دیکھا تھا دوسری بات جو اس نے روڈی کی مدافعت میں کہی وہ یہ تھی کہ ابتدائی تلاشی کے دوران روڈی کے پاس سے کوئی اسلحہ برآمد نہیں ہوا تھا۔ اس کی یہ بات درست ہی تھی لیکن مجھے یقین تھا کہ جیکٹ کی طرح ریوالور کا بھی چھپانا اس کے لیے مشکل نہیں تھا۔ خاص طور پر ایسی حالت میں جبکہ اسکینڈل کی معاونت بھی اسے حاصل تھی۔ تاہم میں نے اپنے اس خیال کا اظہار کارلوٹا پر نہیں کیا اور یہی کہا کہ ایسی صورت میں روڈی چارلس کا قاتل قرار نہیں دیا جا سکتا اور دراصل کارلوٹا یہی مجھ سے اگلوانا چاہتی تھی۔

گفتگو اپنے اختتامی موڑ پر آ گئی تھی۔ کارلوٹا اپنی نشست سے اٹھ کھڑی ہوئی اور بولی۔ ''عموماً میں لوگوں سے گھر پر نہیں ملتی۔ لیکن تم پہلے شخص ہو جس کی خاطر میں نے اپنا یہ اصول توڑ دیا ہے۔''

میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ میں لفٹ کی جانب بڑھنے کی بجائے گیلری کے سرے پر پہنچا اور ایک ستون کی آڑ میں کھڑا ہو گیا۔ دس منٹ ہی گزرے تھے کہ عمارت کے عین سامنے روڈی کی کار آ کر رکی۔ وہ سیدھا ہی کارلوٹا کے کمرے میں پہنچا اور دستک دیے بغیر اندر چلا گیا۔ مجھے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ کارلوٹا نے فون کر کے اسے بلایا تھا اور اب وہ روڈی کو مجھ سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتائے گی۔ میں نے وقت ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا اور عمارت سے نکل آیا۔

رات بھر جاگتے رہنے کے باعث اب نیند نے ستانا شروع کر دیا تھا۔ میں اپنے ہوٹل پہنچا تو ہوٹل کے داخلی دروازے کے عین مقابل ایک آدمی کھڑا نظر آیا اس کی نگاہ میرے کمرے کی کھڑکی پر جمی ہوئی تھی۔ مجھے یقین ہو گیا۔ وہ روڈی کے حکم پر ہی میری نگرانی کر رہا تھا۔ مجھے اس شخص کو اپنی نگرانی کرتے دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ گویا وہ وقت قریب آ گیا تھا جب ریوالور ہر وقت اپنے پاس رکھنا ضروری ہوتا ہے۔



شام کے سات بجے تھے۔ میں نے اپنا سامان سفری بیگ میں بھر کر ڈیسک کلرک کو فون کیا کہ بل بنا کر بھیج دے میں فوری طور پر رہائش بدل لینے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ تاکہ روڈی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ میں اس سے خوفزدہ نہیں تھا لیکن اپنے قائم کردہ نظریوں کی تصدیق سے قبل میں روڈی کے خلاف کوئی قدم اٹھانا بھی نہیں چاہتا تھا۔ ہوٹل تبدیل کرنا بھی میرے منصوبے کا ایک حصہ تھا۔

میں ہوٹل سے نکلنے ہی والا تھا کہ ہینگ کا فون آ گیا اس نے روڈی کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کر لی تھیں جن کا خلاصہ یہ تھا کہ روڈی نے بہت سی غیر قانونی سرگرمیوں میں حصہ لیا تھا مگر کبھی پولیس کی گرفت میں نہ آ سکا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں نصف شب کے قریب میڈ رڈ کلب میں جاؤں گا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے اسے اسکینڈل کا رہائشی پتہ معلوم کرنے کی ہدایت کی۔ ہینگ سے فون پر گفتگو کے بعد میں بل کلرک کے پاس گیا اور رقم کی ادائیگی کی، چلتے وقت میں نے اس سے کہا۔

''میں کل کسی وقت یہاں آؤں گا۔ اس دوران میرے نام کوئی پیغام آئے تو رکھ چھوڑنا۔ میں آ کر لے لوں گا۔''

میں ہوٹل کی عمارت سے باہر نکلا اور نگرانی پر مامور شخص کو نظر انداز کرتے ہوئے ایک گھوڑا گاڑی میں بیٹھ کر ایک سمت چل دیا۔ دوسرے ہی لمحے میں نے اسے بھی ایک خالی گھوڑا گاڑی میں بیٹھتے دیکھا۔ وہ میرے تعاقب

پر اتر آیا تھا۔ ایک جگہ جہاں لوگوں کی آمد و رفت نہ ہونے کے برابر تھی میں نے گاڑی رکوائی اور نیچے اتر آیا مجھے رکتا دیکھ کر عقب میں آنے والی گاڑی بھی کچھ فاصلے پر روک لی گئی۔ میں اس گاڑی کے نزدیک پہنچا اور دروازہ کھول کر اندر بیٹھے شخص سے کہا۔ ''میرے تعاقب سے باز آ جاؤ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔''

جواب میں اس کے منہ سے ایک کرخت گالی نکلی۔ اس نے میرا حسب نسب بگاڑ دیا تھا۔ پھر جیسے ہی اس کا ہاتھ اپنی جیب کی طرف بڑھا۔ میں نے اس کا گریبان پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اس کے منہ پر ایک زوردار گھونسہ جما دیا۔ وہ فوراً ہی بے جان ہو کر اپنی نشست پر ڈھلک گیا۔ میں اسے چھوڑ کر گاڑی بان کی طرف متوجہ ہوا۔ ''خیریت چاہتے ہو تو گاڑی لے کر میری نگاہوں سے دور ہو جاؤ۔''

غریب گاڑی بان پہلے ہی خاصہ سراسیمہ ہو گیا تھا میرے کرخت لہجے نے اس کی وحشت میں اور اضافہ کر دیا۔ اس نے کچھ کہے بغیر گاڑی کا رخ، جس سمت سے آیا تھا اسی طرف موڑ دیا۔ چند ثانیے بعد ہی گاڑی میری نگاہ سے اوجھل ہو گئی میں فوراً اپنی گاڑی میں جا بیٹھا۔ کچھ دور چل کر میری نگاہ ایک ہوٹل کے چمکتے نیون سائن پر پڑی۔ جس پر ''ہوٹل ڈیلا میر'' کے حروف جگمگا رہے تھے۔ میں نے فوری طور پر ایک کمرہ اپنے نام محفوظ کرایا اور کلب کی سمت چل پڑا۔

بار روم کے دروازے پر مجھے میڈ ریگل کھڑا نظر آ گیا وہ مجھے دیکھ کر ہنس دیا۔ گفتگو کے دوران اس نے بتایا کہ پولیس دوبارہ میلانڈر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آئی تھی۔ مقامی پولیس کا خیال تھا کہ میلانڈر کو قتل کر کے قاتل کلب سے چلا گیا تھا۔ مگر اپنا ایک ساتھی وہیں چھوڑ گیا جس نے موقع دیکھ کر چارلس کو ہلاک کیا اور داخلی دروازے بند کیے جانے سے قبل ہی بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا میں سمجھ گیا۔ پولیس نے وہ کہانی صدر دفتر سے میرے بر قیے کے بموجب دی گئی ہدایت پر گھڑی تھی۔ اسی اثناء میں ہینگ بھی آ گیا۔ میڈ ریگل اٹھا اور عمارت کے اندرونی حصے میں چلا گیا۔

ہینگ نے مجھے بتایا کہ وہ اسکینڈل کا رہائشی پتہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس نے مجھے اسکینڈل کا پتہ نوٹ کرایا اور جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ میں ڈائری جیب میں رکھ ہی رہا تھا کہ روڈی کلب میں داخل ہوا۔ اس نے نیا ڈنر سوٹ پہن رکھا تھا۔ جس میں بٹنوں کی جگہ قیمتی پتھر جڑے ہوئے تھے۔ ہال میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ مجھ پر پڑی۔ وہ فوراً ہی میرے قریب آ بیٹھا اور بولا۔ ''کارلوٹا اپنا گانا ختم کر لے تو میں تمہیں اس کے

پاس لے چلوں گا پھر ہم تینوں ایک دوسرے کی صحت کا جام نوش کریں گے۔"
اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ ہال کی روشنیاں گل ہوگئیں اور اسٹیج رنگ برنگی روشنیوں سے چمک اٹھا۔ دوسرے لمحے، کارلوٹا اسٹیج پر نمودار ہوئی۔ اس نے وہی گانا شروع کیا جو کل رات گایا تھا۔ جیسے ہی گانا ختم ہوا۔ کارلوٹا عقبی دروازے سے روپوش ہوگئی اور ہال کی روشنیاں ایک مرتبہ پھر جگمگا اٹھیں۔
روڈی نے مجھے آنکھ کا اشارہ کیا اور مجھے لے کر اس جگہ جا بیٹھا جہاں کل چارلس بیٹھا تھا۔ میں نے دیکھا۔ اسکینڈل اپنے کام میں مشغول تھا۔ اور دیوار گیر بلب جو کل بجھا ہوا تھا۔ آج جل رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کارلوٹا ہنستی ہوئی آئی اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئی۔ سب سے پہلے اس نے میری مزاج پرسی کی تھی۔ دفعتاً اسی وقت آرکسٹرا نے رقص کی دھن شروع کر دی۔ روڈی آرکسٹرا بجانے والوں کی طرف متوجہ ہوگیا۔ کارلوٹا نے جلدی سے اپنے پرس سے ایک پینسل نکالی اور میز پوش پر جھک کر کچھ لکھنے لگی۔ پھر اس نے میری جانب دیکھا اور یہ اطمینان کر لینے پر کہ میں نے اسے لکھتے دیکھ لیا تھا۔ اس حصے کو پلیٹ سے ڈھک دیا۔ اس وقت میں نے جانا کہ وہ مجھے کوئی پیغام دینا چاہ رہی تھی۔ چند منٹ بعد روڈی نے اجازت چاہی اور دونوں اٹھ کر رقص میں شریک ہوگئے۔
میں نے پلیٹ ہٹا کر دیکھا۔ لکھا تھا۔ "فلیٹ میں تین بجے"۔ گویا اس نے مجھے تین بجے اپنے فلیٹ پر بلایا تھا۔ پورا ڈیڑھ گھنٹہ باقی تھا۔ میں نے سوچا کیوں نہ اسکینڈل سے ملاقات کر لی جائے۔ وہ کلب سے اپنے گھر جا چکا تھا۔ ہینگ نے مجھے بتایا تھا کہ اسکینڈل اسپروس اسٹریٹ کی ایک ایسی عمارت میں مقیم تھا جس کے نچلے حصے میں موٹر گیرج واقع تھا۔
کسی خاص پریشانی کا سامنا کیے بغیر میں جلد ہی اس گیرج کو پا لینے میں کامیاب ہوگیا۔ یہ دو منزلہ عمارت تھی عمارت کے نچلے حصے میں تین کمرے بنے ہوئے تھے جبکہ گیرج کے بائیں سرے پر ایک زینہ اوپر جانے کے لیے بنا ہوا تھا۔ گیرج والے حصے میں ایک شخص کار کا انجن کھولے بیٹھا تھا جیسے ہی وہ کسی کام سے اندرونی حصے میں گیا۔ میں برق رفتاری سے حرکت میں آ گیا۔ دوسرے ہی لمحے، میں زینے پر تھا۔
اوپر پہنچا تو زینے کے اختتام پر ایک کمرہ ملا جس کی جھریوں سے روشنی چھن کر باہر آ رہی تھی۔ میں نے داہنے ہاتھ میں ریوالور پکڑا اور زور سے دروازے کو دھکا دیتے ہوئے اندر داخل ہوگیا۔ سامنے ہی اسکینڈل اسٹول پر بیٹھا ریڈیو سن رہا تھا۔ آواز سن کر اس نے گھوم کر میری طرف دیکھا ریوالور دیکھ کر اس کی حالت متغیر ہو

گئی۔اس نے مجھے پہچان لیا تھا۔لیکن اس کی زبان سے کوئی لفظ نہیں نکلا تھا۔

''خاموش بیٹھے رہو جو پوچھا جائے اس کا جواب دو۔'' میں نے ریوالور اس کے حلق پر رکھ دیا۔''جھوٹ بولنے کی کوشش مت کرنا ورنہ مارے جاؤ گے۔''

وہ اسٹول پر بیٹھا خاموشی سے مجھے گھورنے لگا۔اس کا سکون دیکھ کر مجھے یہ سمجھنے میں دشواری پیش نہ آئی کہ ریوالور دکھائے جانے کا اس کے لیے یہ پہلا تجربہ نہیں تھا۔مجھے یقین تھا کہ اگر وہ چارلس کے قتل میں روڈی کا معاون تھا تو اسے قتل کیے جانے کی وجہ بھی ضرور معلوم ہوگی۔میں اس سے یہی بات اگلوانا چاہتا تھا۔لیکن اس سے قبل کہ میں کوئی سوال کرتا۔وہ درشتی سے بولا۔

''مسٹر ہیری! یہ کیا مذاق ہے۔ریوالور ہٹاؤ۔آخر تم چاہتے کیا ہو۔''

''چارلس میرا دوست تھا۔روڈی نے تمہارے تعاون سے،اسے افشائے راز کے ڈر سے ہمیشہ کے لیے چپ کرا دیا۔'' میں نے اسے بتایا۔''اب تم مجھے وہ بات بتا دو جس کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا۔ورنہ وہ سبق دوں گا کہ عمر بھر یاد رکھو گے۔''

وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور چیختی آواز میں بولا۔''پاگل مت بنو! ریوالور دکھا کر تم مجھے خوفزدہ کر سکتے ہو نہ میری زبان کھلوا سکتے ہو۔''

یہ کہتے ہی وہ اپنی جگہ سے اچھلا اور اچانک مجھ پر حملہ کر دیا۔یہ حملہ اتنا غیر متوقع تھا کہ ریوالور میرے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گرا۔لیکن میں فوراً ہی سنبھل گیا اور اس کے جبڑے پر ایک زوردار پنچ مارا۔اسکینڈل لہرایا اور زمین پر دوزانوں بیٹھ گیا۔مگر پھر فوراً ہی اٹھ کر مجھ پر جھپٹا اور آکٹوپس کی مانند مجھ سے چمٹ گیا۔جسمانی لحاظ سے وہ مجھ سے کمزور نہ تھا۔میں نے جب بھی اسے رگیدنے کی کوشش کی اس نے میری گرفت کمزور کر دی۔میں یکایک ہی اس کی گردن پکڑنے میں کامیاب ہو گیا۔میں نے انگلیوں کا شکنجہ اس کی گردن پر سخت کیا تو اس کی گرفت کمزور پڑ گئی۔اور بدن ڈھیلا ہو کر جھولنے لگا۔

''اگر اب بھی تم نے صحیح جواب نہ دیا تو یاد رکھو،چند منٹ کی دیر ہے۔پھر تمہاری آواز دوسرے جہان سے بھی مجھ تک نہیں پہنچ سکے گی۔'' میں نے درشتی سے کہا اور اپنی گرفت سخت کر دی۔دباؤ پڑتے ہی اس کی گردن کی رگیں تن گئیں اور چہرہ سیاہ پڑ گیا۔اس نے اشارے سے گردن چھوڑ دینے کے لیے کہا۔میں نے جیسے ہی اس کی

گردن سے ہاتھ ہٹایا اس نے ایک طویل سانس لی اور دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن سہلانے لگا۔
''بتاؤ! روڈی نے چارلس کو کیوں مارا۔'' میں نے پوچھا۔ وہ جواب دینے کی بجائے گردن سہلاتا ہوا اسٹول پر بیٹھ گیا۔ اس نے غیر محسوس انداز میں بدن کو دائیں بائیں گھمایا اور تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف لپکا۔ اس کی یہ حرکت میرے لیے غیر متوقع نہیں تھی۔ میں نے راستے ہی میں اسے جالیا اور اس کے پیٹ پر زور دار لات ماری وہ بری طرح ڈکرایا اور اوندھے منہ زمین پر گرنے لگا میں نے شانے سے پکڑ کر اسے سیدھا کیا اور دوسرا گھونسہ اس کے منہ پر جڑ دیا۔ ضرب اتنی شدید تھی کہ وہ پھر زمین پر گر پڑا۔ میں نے اسے شانوں سے پکڑ کر اٹھایا اور کرسی پر بٹھا دیا۔ اس کی قوت مدافعت ختم ہو چکی تھی اور چہرہ کئی جگہ سے سوج گیا تھا۔
''امید ہے، اب تمہارا دماغ درست ہو گیا ہوگا۔'' میں نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔ ''یا ابھی کچھ اور خاطر کی جائے۔''
اس کی آنکھوں کے گوشے آنسوؤں سے بھیگ گئے۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن یکا یک ہی کرسی سے لڑھک کر اس طرح زمین پر گر گیا جیسے اس کی جان نکل گئی ہو۔ میں اسے سنبھالنے کے لیے بڑھا۔ اس کی آنکھیں دروازے پر مرکوز تھیں۔ میں نے اس کی آنکھوں میں نئی طرح کی چمک دیکھی تو یک دم دروازے کی طرف گھوم گیا۔ دروازے پر وہی شخص کھڑا تھا جسے میں نے گیرج میں کام کرتے دیکھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی ایک موٹی سلاخ تھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور سلاخ سے مجھ پر حملہ کر دیا۔ میں فوراً ہی ایک طرف ہٹ گیا۔ لیکن پھر بھی سلاخ کا سرا میرے شانے پر پڑا لیکن ضرب پہنچانے کی بجائے اس نے میرے کوٹ کی آستین پھاڑنے پر ہی قناعت کی۔ قبل اس کے کہ وہ سنبھلتا اور دوبارہ مجھ پر حملہ آور ہوتا۔ میں چھلانگ لگا کر اس پر جا گرا۔ میرا نیا حریف زیادہ طاقتور نہیں تھا۔ چند ہی ثانیے میں، میں نے اسے زیر کر لیا اور اسے بھی کمرے کے ایک کونے میں ڈال دیا۔ پھر میں نے اپنا ریوالور زمین سے اٹھایا اور دروازہ اندر سے مقفل کر دیا۔
اسکینڈل زمین پر پڑا میری کارروائی کو خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ میرے لگائے زخموں کے باعث دیوار چین کا نقشہ پیش کر رہا تھا۔ میں نے جیب سے اپنا شناختی نشان نکالا اور دونوں کے سامنے کر دیا۔ ''میرا نام کاشن ہے اور میں ایف بی آئی کی 'جی برانچ' کا اسپیشل ایجنٹ ہوں۔ اب بتاؤ تم کچھ بتانے کے لیے تیار ہو یا پھر تمہیں چارلس اور میلا نڈر کے قتل کے الزام میں پولیس ہیڈ کوارٹر لے جایا جائے میں جانتا ہوں۔ تم نے انہیں قتل

نہیں کیا۔ مگر میری شہادت پر تم خود کو تختہ دار سے نہیں بچا سکو گے۔‘‘

اسکینڈل نے پلکیں جھپکائیں اور لڑکھڑاتی آواز میں بولا۔ ’’میلانڈر کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں کہ کب اور کیسے وہ ٹیلی فون باکس میں پہنچا اور کس نے اسے ہلاک کیا۔ البتہ اتنا یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ حرکت روڈی کی نہیں تھی۔ میں شروع سے آخر تک اپنی جگہ موجود تھا۔‘‘

’’کارلوٹا کے بارے میں کیا جانتے ہو۔‘‘ میں نے ریوالور پر اپنی گرفت مضبوط کر کے اسے گھٹنوں پر رکھ لیا۔

’’وہ ایک خطرناک عورت ہے۔ میڈرڈ کلب میں آنے سے پہلے کسی معمولی کلب میں ڈانسر تھی۔ لیکن میڈرڈ میں آتے ہی اس کا نام چمک اٹھا۔ روڈی کے علاوہ کئی سر پھرے اس کے لیے دیوانے ہیں لیکن وہ صرف روڈی کی محبت کا دم بھرتی ہے۔ تاہم مجھے یقین ہے کہ وہ روڈی کو احمق بنا رہی ہے۔‘‘ اسکینڈل نے بتایا۔

’’چارلس کو کس نے قتل کیا تھا۔‘‘ میں نے پوچھا۔

’’یقیناً یہ حرکت روڈی ہی کی تھی۔‘‘ اسکینڈل نے انکشاف کیا۔ ’’جب کارلوٹا اسٹیج پر رقص کر رہی تھی تو میں نے اسے ڈریسنگ روم سے نکل کر اسٹیج کی طرف آتے دیکھا تھا۔ اس کا سیدھا ہاتھ جیکٹ کی جیب میں تھا۔ اور ہاتھ کی گرفت کسی شے پر تھی۔ میرے لیے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ کسی کی جان لینے کا ارادہ کر چکا تھا۔ اس نے مجھے بغلی روشنی بجھانے کو کہا اور ہال میں چلا گیا چند سیکنڈ بعد وہ لوٹ آیا اور مجھ سے کہا۔ ’’یہ مت بھولنا کہ میں تمام عرصہ کارلوٹا کے کمرے میں رہا اور تم نے کسی وقت بھی مجھے کمرے سے باہر نکلتے نہیں دیکھا۔ آپ ہی بتائیے! میں اس کی بات کیسے ٹال سکتا تھا۔‘‘ اس نے بے بسی سے میری طرف دیکھا۔

’’چارلس کے مارے جانے کی وجہ؟‘‘

’’وجہ مجھے نہیں معلوم۔‘‘ اسکینڈل نے جواب دیا۔ ’’روڈی جیسا شخص کسی کو قتل کرنا چاہے تو یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے ماتحتوں کو اس کی وجہ بھی بتا دے۔‘‘ وہ ذرا سی سانس لینے لگا، پھر بولا۔ ’’شاید آپ کو علم نہیں کہ روڈی نے میرے بھائی کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ محض اس لیے کہ اس نے روڈی کے کسی راز کو اگل دینے کی کوشش کی تھی وہ روڈی کا خاص آدمی تھا اور اکثر اسے اپنے راز بھی بتا دیا کرتا تھا۔ روڈی نے اس کے سر کو بوتل کی ضرب چکنا چور کر دیا تھا۔ بھائی کے مرنے کے بعد روڈی نے مجھے میڈرڈ کلب میں کام دلایا۔ وہ تنخواہ کے علاوہ مجھے سو ڈالر فی ہفتہ دیتا ہے اور اس کے بدلے میں اس کے احکام کی تعمیل کرتا ہوں۔‘‘

مجھے یاد آیا ڈوکن نے بھی کسی ایسے شخص کا تذکرہ کیا تھا جس کا سر بری طرح چکنا چور ہو گیا تھا۔ اس نے بے ہوشی کے عالم میں جہاز سے سرکاری سونا اڑا لیے جانے کی اسکیم کا انکشاف کیا تھا۔ پھر بے ہوشی کے عالم میں ہی مر گیا تھا اور اسی افواہ کو سن کر صدر دفتر نے پہلے ڈوکن پھر مجھے اس معاملے کی تفتیش پر مامور کیا تھا۔ میں نے مزید تصدیق کی خاطر اس سے پوچھا۔ ''تمہاری مراد اسی شخص سے ہے نا جو بیلا ویہ اسپتال میں بے ہوشی کے عالم میں مر گیا تھا۔''

اسکینڈل نے اثبات میں سر ہلایا اور بتایا کہ وہ اس کا بھائی ہی تھا۔

میں نے دوسرے شخص کی طرف رخ کیا۔ ''اب تم بھی اپنے بارے میں کچھ بتاؤ۔''

وہ حیرت سے میرا منہ تکنے لگا، پھر بولا۔ ''میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ گیرج روڈی کی ملکیت ہے اور میرا کام بس اتنا ہے کہ خراب کاروں کی مرمت کر کے انہیں قابل استعمال بنا دوں تمام آمدنی روڈی کو جاتی ہے اور وہ میری محنت کا مناسب معاوضہ مجھے دیتا ہے۔''

''یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔'' اسکینڈل نے بتایا۔ ''اسے روڈی کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔''

''اب میرے آخری سوال کا جواب دو۔ روڈی کہاں رہتا ہے۔''

اسکینڈل ذرا سا ہچکچایا۔ پھر بولا۔ ''وہ ایسٹ اسٹریٹ پر ففتھ ایونیو میں رہتا ہے۔'' اس نے مجھے روڈی کے فلیٹ کا نمبر بتایا اور بات جاری رکھتے ہوئے بولا۔ ''اس کے علاوہ کوئی اور جگہ ہو تو مجھے اس کا علم نہیں ہے۔''

میں نے اندازہ لگا لیا۔ وہ درست ہی کہہ رہا تھا۔ اب میرے سامنے صرف ایک سوال تھا اور وہ یہ کہ ان دونوں کو کیسے رکھا جائے تاکہ وہ اس گفتگو کا کسی سے تذکرہ نہ کر سکیں۔ میں اس شہر میں اپنی شخصیت کے چہرے سے نقاب اٹھانا نہیں چاہتا تھا۔ جلدی ہی میرے ذہن نے اس مشکل کا حل بھی پیش کر دیا۔ انہیں کچھ دنوں کے لیے روپوش رکھنا مشکل نہیں تھا۔ میں نے دونوں کو رسی کے ذریعے کرسیوں پر مضبوطی سے باندھ دیا۔ اب وہ کسی طرح بھی خود کو آزاد نہیں کرا سکتے تھے۔

''اچھا دوستو، اجازت! جلدی ہی کچھ لوگ آ کر تمہیں اس گرفت سے آزاد کریں گے اور تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے۔'' میں نے کمرے کی روشنی بجھاتے ہوئے کہا اور باہر نکل آیا۔ مجھے فوری طور پر کسی پبلک کال آفس کی تلاش تھی۔ میں سڑک عبور کر کے راستے پر آیا ہی تھا کہ عین اسی وقت مجھے اپنے عقب میں کار کی روشنی نظر

آئی۔میں نے احتیاطاً ہیٹ کو چہرے پر ترچھا کرلیا۔

کار بے حد نزدیک آچکی تھی۔اس کا رخ اس طور پر تھا کہ میں روشنی میں نہا گیا۔میری چھٹی حس نے مجھے خطرے کا سگنل دیا۔میں اوندھے منہ گرا اور زمین پر لیٹ گیا۔عین اسی وقت کسی نے کار کے عقبی حصہ سے مجھ پر ٹامی گن کا دہانہ کھول دیا۔بیک وقت کئی گولیاں سنسناتی ہوئی میرے اوپر سے گزر گئیں۔اگر مجھے ایک سیکنڈ کی بھی تاخیر ہو جاتی تو میرا جسم چھلنی ہو گیا ہوتا۔گولیوں کی بوچھاڑ کے ساتھ ہی کار کی رفتار تیز ہو گئی۔میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو خاصے فاصلے پر اس کی عقبی بتی جلتی دکھائی دی۔پھر وہ بھی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔میں اٹھا اور داہنی سمت موجود ذیلی سڑک پر دوڑ پڑا۔میں اپنی پشت پر دروازے اور کھڑکیوں کے کھلنے کی آوازیں اور لوگوں کی حیرت بھری صدائیں سن رہا تھا۔میں اندھا دھند دوڑ رہا تھا مسلسل راستہ بدل رہا تھا۔مجھے یقین ہو گیا کہ کوئی شخص مسلسل میری نگرانی کر رہا تھا اور موقع ملتے ہی اس نے میری جان لینے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی۔یہ میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے ہلکی سی خراش بھی نہ آئی تھی۔

میں بڑی سڑک پر آیا تو میری نگاہ ایک پبلک فون بوتھ پر پڑی۔ڈائل گھما کر میں نے آپریٹر سے نیویارک 'جی' دفتر کا نمبر مانگا۔فوراً ہی سلسلہ ملا دیا گیا۔اور دوسری جانب سے آواز آئی۔''ہیلو کوڈ نمبر پلیز۔''میں نے اپنا کوڈ نمبر دہرایا اور اسے بتایا کہ ایلروس روڈ کے ایک دو منزلہ گیرج میں دو آدمی بندھے پڑے ہیں۔انہیں فوراً وہاں سے ہٹایا جائے اور کم از کم چودہ دن حراست میں رکھا جائے۔یہ خیال رہے کہ اس دوران وہ کسی سے مل سکیں نہ ان کا پیغام کسی تک پہنچ سکے۔میرے مخاطب نے وعدہ کیا کہ سارا کام میری ہدایت کے مطابق انجام دیا جائے گا۔

فون بوتھ سے باہر نکل کر میں نے سگریٹ جلایا اور آئندہ اقدام کے بارے میں سوچنے لگا۔حالات بتا رہے تھے کہ دشمن اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آیا تھا اور میری جان لینے کے درپے ہو گیا تھا۔صبح کے ساڑھے تین بج رہے تھے۔اتنا وقت تھا کہ روڈی سے اس کی رہائش گاہ پر مل لیا جاتا۔میں روڈی کو بتانا چاہتا تھا کہ لوگوں کو ٹامی گن سے ہلاک کرنے کی کوشش میرے نزدیک انتہائی بزدلانہ فعل تھا۔لیکن روڈی سے ملنے سے پیشتر کورٹ ہوٹل میں جانا ضروری تھا۔جہاں میں پہلے مقیم تھا۔ممکن تھا کہ میں نے واشنگٹن دفتر سے جو باتیں دریافت کی تھیں۔شاید ان کا جواب آ گیا ہو۔

ہوٹل پہنچا تو ڈیسک کلرک نے ایک لفافہ میرے حوالے کر دیا۔ میں نے لفافہ چاک کیا تو اندر سے ایک صابن کمپنی کا اشتہار نکلا۔ اشتہار کی پشت پر خفیہ الفاظ میں حسب ذیل پیغام درج تھا۔ ”رپورٹ مل گئی۔ نیویارک پولیس کو میلانز کے قتل کی تفتیش ملتوی کرنے کی ہدایت دے دی گئی ہے۔ دوسرا مقتول چارلس وال اسٹریٹ کے ایک معروف تاجر کالے پالک بیٹا تھا۔ کچھ عرصہ سے اس کے قانونی والد نے اس کی آوارہ مزاجی سے تنگ آ کر اس کے اخراجات کی ادائیگی سے ہاتھ روک لیا تھا۔ جس کی وجہ سے اس نے جرائم پیشہ افراد سے ربط بڑھالیا تھا۔ دو کروڑ پونڈ کی مالیت کا سونا، جس کا کل وزن آٹھ ٹن ہے۔ اگلے دو دن میں انگلینڈ روانہ کر دیا جائے گا۔ فی الحال سونا فیڈرل بینک سے نکال کر ایک تیز رفتار آبی جہاز میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جہاز کے بین الاقوامی سمندر میں پہنچتے ہی سونے کو ایک دخانی کشتی میں لاد دیا جائے گا اور یہی کشتی سونے کی منزل مقصود تک پہنچائے گی۔ واضح رہے، باربرداری کی یہ تبدیلی سونا لوٹنے والے گروہ کو غلط راہ پر ڈالنے کی غرض سے عمل میں لائی گئی ہے۔“

رپورٹ پڑھ کر مجھے مایوسی ہوئی تھی۔ حکومت کا یہ خیال کہ سونے کو تیز رفتار آبی جہاز سے منتقل کر کے ایک معمولی دخانی کشتی کے ذریعے انگلینڈ پہنچایا جائے میرے نزدیک درست نہ تھا۔ یہ سوچتے ہوئے میرا ذہن اور بھٹک گیا۔ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اب چارلس بھی سونا لوٹنے والی سازش میں شامل تھا۔ لیکن اس سے قبل کہ وہ اس راز میں کسی کو شریک کرتا۔ اسے راستے سے ہٹا دیا گیا۔ جب کہ ڈوکن کا قتل اس امر کا غماز تھا کہ سازشی لوگوں کو اس کی اصل شخصیت کا علم ہو گیا تھا۔

مجھے یہ بھی احساس تھا کہ سونا لوٹنے والے گروہ کا پتہ چلانے کی بجائے میں اب تک اندھیرے میں بھٹک رہا تھا۔ میں نے رپورٹ جلا کر ضائع کر دی اور فون ڈائریکٹری میں روڈی کا رہائشی نمبر تلاش کرنے لگا۔ جلد ہی مجھے مطلوبہ نمبر مل گیا۔ میں نے ہوٹل کے زیریں حصے میں جا کر ڈیسک کلرک کے ہاتھ میں دس ڈالر کا نوٹ رکھا اور اسے بتایا کہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ چھوٹا سا مذاق کرنا چاہتا ہوں اس نے اثبات میں سر ہلایا تو میں نے اسے روڈی کا نمبر دے کر تاکید کی کہ بیس منٹ بعد وہ اس نمبر پر فون کر کے ہیری رائس کو دریافت کرے۔“

چند منٹ بعد ہی میں روڈی کی رہائش گاہ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ روڈی کی رہائش دوسری منزل کے تیسرے فلیٹ میں تھی۔ میں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور کی موجودگی کا یقین کیا اور دروازے پر لگی اطلاعی گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ کسی نے دروازہ کھولا۔ وہ اپنے لباس سے تو ہٹلر نظر آتا تھا۔ مگر اس

کے چہرے کی کرختگی کچھ اور ظاہر کر رہی تھی۔ مجھے دیکھتے ہی اس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

''روڈی کو بتاؤ کہ ہیری رائس اس سے ملنا چاہتا ہے۔'' میں نے اس سے کہا۔ ''یہ بہانہ بنانے کی کوشش مت کرنا کہ روڈی گھر پر موجود نہیں ہے۔''

میرے اس جملے نے اس کی حیرت کو اور بڑھا دیا۔ وہ الٹے پیروں اندرونی حصے میں گیا اور پلک جھپکتے میں لوٹ آیا۔ اس نے ایک لفظ بھی منہ سے نکالے بغیر مجھے اشارے سے اندر آنے کو کہا۔ میں بے خوفی سے چلتا ہوا روڈی کے کمرے میں پہنچ گیا۔ روڈی اور کارلوٹا کے علاوہ کمرے میں تین افراد ایسے بھی موجود تھے جنہیں اس سے پیشتر مجھے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔

''تمہاری آمد میرے لیے غیر متوقع ہے ہیری یقین کرو۔ اتنی رات گئے میں کسی مہمان سے ملنا پسند نہیں کرتا۔'' روڈی مجھے گھورتے ہوئے طنزیہ لہجے میں بولا۔ ''مگر چونکہ تمہیں میرے اصولوں کا علم نہیں ہے۔ اس لیے مجبوراً مل لینا مناسب سمجھا۔ کہو کیسے آنا ہوا۔''

''تمہارے اصول جلد ہی بدل جائیں گے روڈی۔'' میں نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ ''میں تمہاری گردن ناپنے کے لیے آیا ہوں۔''

''میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔'' اس نے بناوٹی حیرت کا اظہار کیا۔ ''مت بھولو کہ تم میرے ہی گھر میں مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔''

''سنو روڈی۔ تھوڑی دیر پہلے مجھ پر ٹامی گن سے گولیاں برسائی گئی تھیں اور مجھے یقین ہے کہ مجھ پر قاتلانہ حملہ تمہارے اشارے پر ہی کیا گیا تھا۔ مگر میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ مجھ سے بے ضرر آدمی سے تمہیں کیا پرخاش ہو سکتی ہے۔''

''مجھے نہیں پتہ، تم کس واقعے کا ذکر کر رہے ہو۔'' اس نے لاتعلقی سے شانے اچکائے۔ ''اس کمرے میں موجود افراد میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو تمہارے قتل کا خواہاں ہو، نہ ہی اس فائرنگ سے، جس کا ذکر تم نے ابھی کیا۔ میرا یا میرے کسی دوسرے کا کوئی تعلق ہے۔''

''روڈی ٹھیک کہہ رہا ہے۔'' کارلوٹا نے گرہ لگائی اور مسکرا کر میری طرف دیکھا۔

اس وقفے میں روڈی نے میز پر رکھی بوتل سے تھوڑی شراب گلاس میں انڈیلی اور میری طرف بڑھاتے

ہوئے بولا۔ ''لو یہ گلاس پی لو تمہیں سکون مل جائے گا۔'' وہ سانس لینے رکا پھر بولا۔ ''میڈ ریگل نے مجھے بتایا تھا کہ چارلس کے قتل کے دوسرے دن تم اپنے طور پر حادثے کی تفتیش کے لیے اس سے ملنے گئے تھے۔ میری رائے مانو خود کو سفری بونڈ فروخت کرنے تک ہی محدود رکھو۔ اگر تم نے ہر معاملے میں دخل اندازی کی عادت نہ چھوڑی تو ایک دن پچھتاؤ گے۔''

وہ میری جانب سے کچھ کہے جانے کا منتظر تھا۔ لیکن مجھے خاموش پا کر خود ہی بول پڑا۔ ''ویسے کیا تم بتا سکتے ہو کہ اسکینڈل سے ملنے میں تمہاری کیا مصلحت تھی۔ یہ جانتے ہو کہ تم جواب نہیں دو گے میں ہی تمہاری طرف سے جواب دیتا ہوں۔ تم اس سے یہ سوچ کر ملے تھے کہ اس کا تعلق یقیناً چارلس کے قاتل سے ہو گا اور تم اس کے بارے میں اسکینڈل سے معلومات حاصل کر لو گے۔ مگر تم اس شخص کو بھول گئے جس کے بارے میں تم کھوج لگاتے پھر رہے ہو، ظاہر ہے، چارلس کا قاتل یہ کب گوارا کرے گا کہ ایک اجنبی شخص اس کے کاموں میں دخل دے۔ اب اگر اس شخص نے تمہیں گزند پہنچانے کی کوشش کی ہے تو اس کا الزام میرے سر مت تھوپو مجھے نہیں پتہ کہ کس نے تم پر ٹامی گن سے فائرنگ کی تھی۔ میں اور میرے ساتھی کلب سے واپسی کے بعد یہیں ہیں اور کوئی بھی اس کمرے سے باہر نہیں گیا۔''

''تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں اسکینڈل سے ملنے گیا تھا۔'' میں نے چبھتے لہجے میں پوچھا۔ ''جب کہ بقول تمہارے کلب سے واپسی کے بعد تم میں سے کوئی بھی کمرے سے نہیں نکلا۔''

روڈی ذرا دیر ٹھٹکا پھر ہنستے ہوئے بولا۔ ''تمہاری آمد سے ذرا دیر قبل اسکینڈل یہاں آیا تھا۔''

''بالکل غلط۔'' میں پھنکارا۔ ''اسکینڈل تمہارے پاس آیا نہ اس نے فون پر تمہیں اطلاع دی۔ میں نے اسکینڈل اور گیرج کے نگراں کو رسی سے اس طرح باندھ دیا تھا کہ وہ کوئی حرکت کرنے سے قاصر تھے اور تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اسکینڈل اور گیرج مستری، دونوں کو تم کچھ عرصہ تک دیکھ بھی نہ سکو گے۔ میں نے اس کا بندوبست کر دیا ہے۔''

روڈی اپنا جھوٹ پکڑے جانے پر چکرا کر رہ گیا۔ اس کے لبوں پر پھیلی مسکراہٹ کافور ہو گئی۔ میں نے کمرے میں موجود افراد کے چہروں کے تاثرات کا جائزہ لیا اور کہا۔ ''اگر میں اپنی فطرت سے مجبور ہو کر ذاتی طور پر کسی معاملے کی تحقیق کرنا چاہو تو کیوں نہ کروں۔ مجھے اول لمحے سے ہی یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ چارلس کا قتل

تمہارے علاوہ کوئی نہیں کرسکتا۔'' قدرے توقف کے بعد میں نے پھر کہا۔ ''میرا ذاتی خیال یہی ہے کہ مس کارلوٹا بھی تمہاری شریک کار ہے۔ تم دونوں نے یہ جان کر کہ چارلس کی ذات تمہارے لیے خطرے کا باعث بن گئی تھی اسے راستہ سے ہٹا دیا۔''

''تمہارا رویہ ناقابل برداشت ہے ہیری۔'' روڈی بپھرے لہجے میں بولا۔ ''میں تمہیں ایسا سبق دوں گا جسے تم زندگی بھر فراموش نہ کرسکو گے۔ اور آئندہ کسی معاملے میں مداخلت سے پہلے دس مرتبہ سوچو گے۔'' یہ کہہ کر اس نے آتش دان پر پڑا شکاری چاقو اٹھایا اور میری طرف لپکا۔

''میرے دوستوں کو علم ہے کہ میں اس وقت کہاں ہوں اگر وقت مقررہ پر میں اس کے پاس نہ پہنچا تو وہ پولیس کو اطلاع دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔'' میرا جملہ مکمل ہوتے ہی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ گھنٹی کی آواز سن کر میں مطمئن ہوگیا جب کہ اس سے پیشتر فون کا نہ آنا میری سراسیمگی میں اضافہ کررہا تھا۔

کارلوٹا نے اٹھ کر فون پر جواب دینے کا فرض ادا کیا۔ جب کہ روڈی جھلائے ہوئے انداز میں میری طرف دیکھ رہا تھا۔ فون پر دوسری جانب سے آواز سنتے ہی اس نے ریسیور پر ہاتھ رکھا۔ ''یہ کال ان کے لیے ہے۔'' اس کے ساتھ ہی اس نے میری جانب اشارہ کیا۔

میں ریسیور اس سے چھینتے ہوئے زور سے چلایا۔ ''فون کرنے کا شکریہ۔ اگر میں پندرہ منٹ میں واپس نہ پہنچوں تو جیسا میں نے کہا تھا۔ اس پر عمل کرنا۔'' ڈیسک کلرک میری بات سن کر یقیناً مستعجب ہوا ہوگا۔ مگر اس سے قبل کہ وہ کچھ کہتا، میں نے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ درحقیقت میری دوراندیشی کام دے گئی تھی ورنہ روڈی مجھے زندہ چھوڑنے والوں میں سے نہیں تھا۔



دوسرے دن تقریباً گیارہ بجے میں ہوٹل کورٹ گیا۔ ڈیسک کلرک نے مجھے دیکھتے ہی ایک لفافہ تھما دیا۔ میں نے اسے پانچ فرانک بطور انعام دیے اور اس سے کہا۔ ''اگر کوئی شخص مجھے تلاش کرتا ہوا آئے تو اسے یہ نہ بتایا جائے کہ میں یہ ہوٹل چھوڑ چکا ہوں۔''

میں ہوٹل سے باہر آیا اور قریبی ریستوران کی ایک خالی میز پر جا بیٹھا۔ لفافہ کھول کر دیکھا تو اندر سے ہیگ کا خط برآمد ہوا۔ اس نے لکھا تھا۔

”ڈیئر ہیری!

میں نے سرکاری سونا لوٹ لیے جانے کی سازش سے متعلق کئی مفید باتیں معلوم کرلی ہیں۔ حالات بیحد پیچیدہ ہیں۔ چارلس، وال اسٹریٹ کے معروف تاجر کا لے پالک بیٹا ہے۔ میں اس سے مل چکا ہوں اگرچہ چارلس کی بری عادتوں کے باعث وہ اس سے قطع تعلق کرچکا تھا۔ لیکن اس محبت کی وجہ سے جو اسے اپنے نالائق لے پالک سے تھی۔ وہ اس کے قاتل کو معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہے اور اپنے طور پر قاتل کو تلاش کرنے اور اسے سزا دینے کا ارادہ کرچکا ہے اس کے ملاقاتیوں میں ایک شخص کا نام سان ریما ہے۔ وہ روحانی علوم میں ماہر سمجھا جاتا ہے۔ رابرٹ نے بہت سے موقعوں پر اس کے علم سے فائدہ اٹھایا ہے جب اسے معلوم ہوا کہ پولیس، چارلس کے قاتل کی تلاش میں غفلت برت رہی ہے تو اس نے تہیہ کرلیا کہ وہ سان ریما کی مدد سے اس معمے کا حل تلاش کرے گا۔ سان ریما نے رابرٹ کو بتایا کہ قاتل کا پتہ چلانے کے لیے تو وہ ماحول پیدا کیا جانا ضروری ہے جو چارلس کے قتل کے وقت تھا۔ نیز وہ لوگ بھی وہاں موجود ہوں جو قتل کے وقت اس کے نزدیک بیٹھے تھے۔ پھر وہ چارلس کے قاتل کی نشان دہی کردے گا۔

رابرٹ نے اس تجربے کے لیے اپنی دخانی کشتی اٹلانٹک کو منتخب کیا ہے اور اس میں میڈرڈ کلب سے مشابہہ اسٹیج، آرکسٹرا پلیٹ فارم اور نشت گاہ کا انتظام کیا جارہا ہے انتظام مکمل ہوتے ہی تمام مشتبہ لوگوں کو بلانے کی کوشش کی جائے گی۔ جن میں تمہارا اور روڈی کا نام بھی شامل ہے۔ سان ریما کا کہنا ہے کہ آرکسٹرا جیسے ہی ساز بجانا شروع کرے گا۔ وہ اپنی انگلی قاتل پر رکھ دے گا۔ بظاہر اس اجتماع کی کوئی قانونی حیثیت نہیں لیکن میں سان ریما سے بھی مل چکا ہوں۔ اور اس نے میرے بارے میں بہت سی باتیں ایسی بتائی ہیں جن کا علم سوائے میرے، کسی کو نہیں تھا۔ ان کے پیش نظر مجھے یقین ہے کیا عجب، سان ریما جو کہہ رہا ہے وہی ہو۔ میں بہر حال اس کی غیب دانی کا بھی معترف ہوچکا ہوں۔

اب میں تمہیں کچھ ویرا کے بارے میں بھی بتادوں۔ اٹھائیس سالہ ویرا صاحب حیثیت گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ والدین فوت ہوچکے ہیں۔ وہ کچھ عرصہ قبل چارلس سے منسوب ہوچکی تھی اور بوڑھا رابرٹ دونوں کی شادی کی منظوری بھی دے چکا تھا۔ لیکن زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ چارلس، کارلوٹا کی ذات میں دلچسپی لینے لگا۔ جس کے باعث ویرا اس سے متنفر ہوگئی۔ میں رابرٹ اور سان ریما سے ملاقات کے بعد ویرا سے ملنے بھی گیا۔ اس کا

حال مجھے رابرٹ کی زبانی معلوم ہوا تھا۔ اس کی باتوں سے پتہ چلا کہ وہ جلد ہی تم سے ملنے والی ہے۔ ویرا قاتل کی تلاش میں رابرٹ کی اسکیم سے متفق نہیں ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ چارلس کے قتل میں روڈی اور کارلوٹا کا ہاتھ ہے۔ میں حیران ہوں، چارلس نے اسے نظرانداز کر کے کارلوٹا کی پوجا کیوں شروع کر دی تھی۔ میرا خیال ہے کہ روڈی کے اشارے پر کارلوٹا نے کسی خاص نظریہ کے تحت چارلس سے ربط بڑھایا تھا۔

اب ایک اہم بات سنو اور وہ یہ کہ ویرا کا ایک کزن جو ویرا میں دلچسپی لیتا ہے۔ امریکی فیڈرل بینک میں کسی اہم شعبے میں متعین ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ ویرا نے اپنے کزن کی وساطت سے سونے کی روانگی کا حال معلوم کر لیا ہوگا اور اسی کے ذریعے یہ راز چارلس تک منتقل ہو گیا ہوگا۔ اور چارلس کے توسط سے یہی راز سونا لوٹنے کی سازش کرنے والے گروہ تک پہنچ گیا ہوگا۔ لیکن یہ صرف اندازہ ہی ہے اور اس کی صداقت میں، میں فی الحال کسی قسم کا ثبوت پیش کرنے سے قاصر ہوں۔ تمہارا ہینگ۔“

ہینگ کا خط دلچسپ اور اہم تھا۔ مجھے اپنا نظریہ تبدیل کرنا پڑا کہ ابھی اور بھی لوگوں سے سابقہ پڑنے والا تھا۔ شکوک کے صحرا کی تمام بے نام و نشان پگڈنڈیاں روڈی کے گھر کی طرف جا رہی تھیں۔ ہینگ کی قیاس آرائی میرے لیے تعجب خیز نہ تھی۔ اس کے علاوہ مجھے رابرٹ یا ویرا سے ملنے میں بھی کوئی تامل نہ تھا۔ میں ہوٹل ڈیلا میر واپس گیا اور اپنے کمرے میں پہنچ کر ایک بار پھر ہینگ کا خط پڑھا۔



کلرک نے مجھے فون پر بتایا کہ تھوڑی دیر پہلے ویرا نامی خاتون نے مجھے فون پر دریافت کیا تھا۔ میں اس سے بار بروک لین میں جا کر مل لوں۔ وہ پانچ بجے تک میرا انتظار کرے گی۔ متعلقہ کلرک نے مجھے یہ بھی بتایا کہ ایک شخص میرے نام کا ایک خط بھی اس کے پاس چھوڑ گیا ہے۔ خط تحریر کرنے اور بھیجنے والے کا نام بھی رابرٹ تھا۔ میں نے ہوٹل کے ایک ملازم کو، کورٹ ہوٹل جا کر ڈیسک کلرک سے وہ خط لے آنے کا حکم دیا۔ خیال تھا کہ ویرا سے ملاقات کے بعد واپس آ کر خط کا مطالعہ کروں گا۔

بروک لین نامی عمارت تلاش کرنے میں مجھے زیادہ دشواری پیش نہ آئی۔ عمارت کے نگران سے معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ وہ تیسری منزل کے بارہویں فلیٹ میں ملے گی۔ عمارت میں لفٹ نہیں تھی۔ لہذا سیڑھیاں طے کر کے تیسری منزل پر پہنچا اور فلیٹ کا دروازہ کھٹکھٹا دیا۔ چند سیکنڈ بعد ہی کسی نے آ کر دروازہ کھول دیا۔ وہ ڈربی ہیٹ پہنے ہوئے تھا اور خاصا جسیم اور وجیہہ تھا۔

''ہیری رائس۔'' وہ میری جانب دیکھ کر مسکرایا۔ میں نے اثبات میں سر ہلایا تو اس نے مجھے اندر آنے کا اشارہ کیا۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ کمرہ سامان آرائش سے خالی تھا اور سوائے چند خالی بکسوں کے، جن میں سامان بھر کر بھیجا جاتا ہے۔ کوئی شے بھی کمرے میں موجود نہ تھی میرے ذہن میں چیونٹیاں سی رینگ اٹھیں۔

''مسٹر ہیری ان بکسوں میں سے کسی پر بیٹھ جاؤ اور ہمارے چند سوالوں کا جواب دو۔'' ڈربی ہیٹ والا مجھے اپنی جانب متوجہ پا کر بولا۔

''میں یہاں تم سے نہیں مس ویرا سے ملنے آیا ہوں۔'' میں اطمینان سے ایک بکس پر بیٹھ گیا۔ ''بتاؤ وہ کہاں ہیں۔''

میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ کمرے کا بغلی دروازہ کھلا اور ایک دوسرا شخص کمرے میں آ گیا۔ اس نے آتے ہی اپنے ساتھی کو اشارہ دیا اور میرے مقابل بکس پر اکڑ کر بیٹھ گیا۔ ڈربی ہیٹ والے نے اپنی جیب سے ایک شناختی بیج نکالا اور مجھے دکھاتے ہوئے بولا۔ 'ہم لوگ ڈولینس ڈیٹیکٹیو ایجنسی کے رکن ہیں اور مس ویرا کی ہدایت پر عمل کر رہے ہیں۔ براہ کرم ہمارے چند سوالوں کا جواب دو۔''

''جہنم میں جاؤ تم اور تمہاری ایجنسی۔'' میں جھلا اٹھا۔ ''اگر مس ویرا موجود ہیں تو انہیں بلاؤ۔ بصورت میں یہاں ایک منٹ رکنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔'' میں بکس پر ہاتھ پیچھے کیے بیٹھا تھا۔ دفعتاً میری انگلیاں کسی سخت چیز سے جا ٹکرائیں میں نے ٹٹول کر دیکھا۔ وہ پیٹیاں کھولنے کا اوزار تھا۔ میں نے اسے اپنی مدافعت میں استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

''یہ لاتوں کا بھوت ہے۔ باتوں سے نہیں مانے گا۔'' ڈربی ہیٹ والے نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اور جارحانہ انداز میں میری جانب لپکا۔ میں نے لوہے کا بھاری اوزار بکس سے اٹھایا اور اس پر پھینک مارا۔ آہنی اوزار اس کے چہرے پر پڑا تھا۔ وہ ڈکراتا، بلبلاتا زمین پر گر پڑا۔ دوسرے شخص نے آگے بڑھ کر میرے منہ پر مکا مارنے کی کوشش کی میں فوراً ہی اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ اس کا وار خالی گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا میں اس سے لپٹ گیا اور اسے رگیدتا ہوا بکسوں کی طرف لے گیا میں نے اسے مہلت دیے بغیر، سر کے بال پکڑے اور اس کا سر زور سے آہنی بکس پر دے مارا۔ وہ تکلیف سے کراہا اور ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑ دیے۔ میں نے آخری مرتبہ اسے زوردار ٹھوکر ماری اور ڈربی ہیٹ والے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپے ایک جانب بیٹھا تھا۔ اس کی نکسیر پھوٹ گئی تھی اور خون بہتا ہوا آستینوں تک آ گیا تھا۔ میں نے اس کے کوٹ کا کالر پکڑ کر اسے اوپر اٹھایا اور پوری قوت سے ایک گھونسہ اس کے جبڑے پر ٹکا دیا۔ اس آخری ضرب نے اس کے

ہوش اڑا دیے اور وہ لہراتا ہوا فرش پر گر پڑا۔ میں نے اسے بھی گھسیٹ کر اس کے ہمراہی کے قریب ڈال دیا اور لوہے کے اوزار لے کر قریب پڑے بکس پر بیٹھ گیا۔ میں ان کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

دفعتاً بغلی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان عورت کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ جیبی پستول لیے ہوئے تھی۔ اس نے پستول کا رخ میری جانب کیا اور کہا۔

''مسٹر ہیری! بظاہر تم فتح یاب ہو گئے ہو لیکن یاد رکھنا اگر تم ذرا بھی ہلے تو میں پستول چلانے میں ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کروں گی۔''

''پستول چلانے کی ضرورت نہیں۔ تمہاری نظروں کے تیر ہی کافی ہیں۔'' پھر میں نے ذرا سنجیدگی اختیار کر لی۔ ''میرا خیال ہے، میں مس ویرا سے ہمکلام ہوں۔'' اس نے سر کے اشارے سے اقرار کیا۔ میں نے پھر کہا۔ ''مگر میں اب بھی یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس حرکت سے تمہارا مقصد کیا تھا۔ یہ کہہ کر میں بکس سے اٹھا اور اس کی طرف بڑھا۔ اس نے چند قدم پیچھے ہٹ کر ان دونوں کی طرف امداد طلب نگاہ سے دیکھا۔ مگر وہ دونوں اس کی مدد سے قاصر تھے۔ میں نے اس کے ہاتھ سے پستول لیا تو اس نے کوئی مزاحمت نہ کی۔ میں نے پستول ,پتلون کی عقبی جیب میں ٹھونس لیا۔ وہ بے بسی سے میری طرف دیکھ رہی تھی۔

''تم نے فون پر مجھ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔'' میں اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ ''آؤ، کسی مناسب جگہ بیٹھ کر ایک دوسرے کی سنیں۔'' لیکن وہ اب بھی خاموش ہی رہی تھی۔ میں نے اسے تذبذب میں مبتلا دیکھا تو اس کا ہاتھ پکڑ کر فلیٹ سے باہر نکل آیا اور اسے لے کر ایک قریبی ریستوران میں گھس گیا۔ وہ گھسٹتی ہوئی میرے ساتھ چل رہی تھی اور کسی قدر ہراساں نظر آ رہی تھی۔

میں نے بیرے کو بلا کر کافی کا آرڈر دیا۔ ''ڈولینس ایجنسی والوں نے مجھے بتایا تھا کہ تم ایک وحشی انسان ہو اور صرف تشدد ہی کے ذریعے وہ تمہیں زبان کھولنے پر مجبور کر سکتے تھے۔'' ویرا نے زبان کھولی۔ ''مگر اب پتہ چلا ,ان کی اطلاع گمراہ کن تھی۔''

''جو کچھ ہوا، اسے بھول جاؤ۔'' میں نے جواب دیا۔ ''یہ بتاؤ، تم مجھ سے کون سی بات معلوم کرنے کی خواہش مند ہو۔''



’’مسٹر ہیری!‘‘ وہ ٹھہرے لہجے میں بولی۔’’ چارلس کے ساتھ میری منگنی ہو چکی تھی۔ مجھے اس امر کا یقین ہے کہ اس کی موت تمہارے ہاتھوں ہوئی ہے۔ اور میں یہ بات ثابت کرنے کے لیے زمین و آسمان ایک کر دوں گی۔‘‘ پھر اس نے مجھے بتایا کہ کس طرح اس رات کے حالات سننے کے بعد وہ میری جانب سے مشکوک ہو گئی تھی اور مجھے بروک لین بلانے سے اس کا مقصد یہی تھا کہ وہ ان سراغرسانوں کی مدد سے میری زبان کھلوا سکے۔

میں نے اسے یقین دلایا کہ چارلس کے قتل سے میرا دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔ اور جس رات اس کا قتل ہوا۔ اسی شب میں نے چارلس کو پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ اس سے پیشتر میں اسے جانتا تھا نہ اس کے بارے میں کچھ سنا تھا۔ جس وقت میں کافی کا آخری گھونٹ حلق سے اتار رہا تھا۔ ویرا نے دریافت کیا۔’’ کیا تمہیں رابرٹ کی جانب سے کوئی خط موصول ہوا ہے۔‘‘ میں نے نفی میں سر ہلایا تو اس نے مجھ سے درخواست کی کہ چارلس کے قتل کے بارے میں اپنی معلومات سے اسے بھی آگاہ کر دوں۔ مجھے یقین ہو گیا کہ بروک لین میں اس نے مجھے اسی خیال سے بلایا تھا شاید میری جیب میں وہ خط بھی موجود ہو۔ مجھے یہ اندازہ لگانے میں کوئی دشواری پیش نہ آئی کہ واقعات و حالات لحہ بہ لحہ تبدیل ہو رہے تھے۔ لیکن ایک حد تک میرے موافق ہی تھے۔

میں ویرا کے دلی جذبات معلوم کرنا چاہتا تھا۔ مگر اب تک مجھے کوئی کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ میں نے اپنی نشست پر پہلو بدلا اور حیرانی سے بولا۔’’ تم چارلس کے قتل میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہی ہو۔‘‘

’’ چارلس کبھی اچھی عادتوں کا حامل تھا۔‘‘ ویرا نے کہا۔

’’ یہ تو شاید تم بھی جانتے ہو گے کہ اکثر عورتیں ان مردوں سے جن کے خصائل و اطوار اچھے نہ ہوں، محبت کرنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ مجھے یہ اعتراف کرنے میں عار نہیں کہ میں اس سے ہر حالت میں محبت کرتی تھی۔‘‘

’’ برا مت ماننا۔ جب اسے تم جیسی بے مثل حسینہ کی محبت حاصل ہے تو پھر وہ کیوں شبینہ کلبوں میں جاتا تھا۔ اور کارلوٹا جیسی عورتوں سے ملتا تھا۔‘‘

کارلوٹا کا نام سن کر اس کا ماتھا شکن آلود ہو گیا۔’’ وہ اول درجہ کا احمق تھا۔‘‘ اس نے برہمی سے کہا لیکن فوراً ہی نارمل ہو گئی۔ پھر آہستہ سے بولی۔’’ میرا دل چاہتا ہے کہ تم پر اعتماد کر لوں۔ مجھے یقین ہے کہ چارلس کا قاتل بہت کچھ جانتا تھا۔‘‘

’’ کیا مطلب۔‘‘ اس کی بات نے مجھے تعجب میں ڈال دیا تھا۔’’ قاتل کیا جانتا تھا۔‘‘

"یہ میں نہیں جانتی۔" وہ پٹڑی پر آتے آتے ہتھے سے اکھڑ گئی۔ "مگر جس شب چارلس قتل کر دیا گیا۔ اسی شب اس نے فون پر مجھ سے بات کی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ غلطی پر تھا اور اس نے روڈی اور کارلوٹا سے کنارہ کش ہونے کا ارادہ کر لیا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا بھی کہ ان باتوں سے اس کا کیا مطلب ہے مگر اس نے تفصیل بتائے بغیر صرف اتنا کہا کہ وہ فیڈرل محکمے کے ایک ایجنٹ سے ملنے میڈرڈ کلب جا رہا ہے اور اس نے کسی کو اس سلسلے میں خط بھی لکھ دیا ہے۔ پتا نہیں! اس نے وہ خط کسے لکھا ہے۔"

"جہاں تک میرا تعلق ہے۔ یقین کرو مجھے کسی نے کوئی خط نہیں لکھا ہے۔" میں نے اس کی زبان کھلوانے کے لیے دوسری کوشش کی۔ "سنو، ویرا! مجھے صحیح صورت حال کا علم نہیں۔ مگر یہ اندازہ ہے کہ چارلس کو اچانک ہی کسی ایسی بات کا علم ہو گیا ہو گا۔ جو اس کے لیے صدمے کا باعث تھی۔ اس نے اس انکشاف پر کسی کو خط لکھ دیا ہو گا۔ اب یہ نہیں معلوم کہ اس نے وہ اہم خط کسے لکھا تھا۔ لیکن اب جبکہ چارلس مر چکا ہے اور تم کسی صورت بھی اسے واپس نہیں لا سکتیں تمہیں اس سے کیا غرض کہ چارلس نے کسی کو خط لکھا تھا۔ البتہ تمہاری یہ خواہش بجا ہے کہ اصل قاتل کو بے نقاب کیا جائے۔ اور سچ پوچھو تو میری تمنا بھی یہی ہے کہ چارلس کے قاتل کو پھانسی کے تختے پر لٹکا دیکھوں۔"

جواب میں ویرا نے ایک لفظ تک نہیں کہا۔ وہ یقیناً مجھ سے کچھ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ چند ثانیے خاموش رہی۔ پھر سر اٹھاتے ہوئے بولی۔ "ممکن ہے ابھی کوئی ایسی بات رہ گئی ہو جو میں تمہیں بتانا چاہوں۔ مگر برا مت ماننا۔ میں اس وقت کسی شخص کا اعتبار نہیں کر سکتی۔"

"کیا اپنے چچا زاد بھائی پر بھی نہیں۔" میں نے اس پر دوسری طریقے سے حملہ کیا۔ "جو یونائیٹڈ اسٹیٹس کے فیڈرل بینک میں کسی اہم شعبے میں ملازم ہے۔"

اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئی۔ مگر جلد ہی اس نے خود کو سنبھال لیا۔ "میں تمہارا مطلب نہیں سمجھی۔"

میں سمجھ گیا۔ وہ مزید گفتگو کے لیے تیار نہیں تھی۔ میں جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے مجھے اپنا فون نمبر دیا اور امید ظاہر کی کہ میں فون پر اس سے رابطہ قائم رکھوں گا میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور ریستوران سے باہر نکل آیا۔

ہوٹل کا ملازم رابرٹ کا خط لے کر آ چکا تھا۔ میں نے کلرک سے خط لیا اور اپنے کمرے میں آ گیا۔ خط کا

مضمون حسب ذیل تھا

”ڈیئر ہیری!

اس باپ کے احساسات کا اندازہ لگاؤ۔ جس کے بیٹے کو قتل کر دیا گیا ہو اور قاتل کی تلاش میں کوتاہی برتی جا رہی ہو۔ مجھے وہ وجہ نہیں معلوم جس کے باعث میرے بیٹے کو میڈرڈ کلب میں ہلاک کر دیا گیا۔ تاہم مجھے معلوم ہوا ہے کہ حادثے کے وقت تم بھی وہاں موجود تھے اور لیفٹیننٹ ریسلر تمہیں مشتبہ جان کر پولیس ہیڈ کوارٹر لے گیا تھا۔ جس وقت چارلس کے قتل کی خبر مجھ تک پہنچی مجھے یقین تھا کہ قاتل کی گرفتاری محض چند گھنٹوں کا کام ہوگی۔ لیکن ابھی تک پولیس کو کوئی ایسی بات معلوم نہیں ہوسکی جو قاتل کی شناخت میں معاون ہو۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے خود اس معاملے کی عقدہ کشائی کا تہیہ کر لیا ہے میرا ایک واقف کار جس کا نام سان ریما ہے روحانی علوم کا ماہر ہے۔ اس نے بہت سے مواقع پر اپنے علم کی سچائی کا ثبوت بھی پیش کیا ہے۔ اس کا دعوی ہے کہ اگر میری دخانی کشتی اٹلانٹک کے ہال کمرے میں وہی ماحول پیدا کیا جائے جو چارلس کے قتل کے وقت میڈرڈ کلب کا تھا تو وہ قاتل کی نشاندہی کرسکتا ہے۔ اس کی ہدایت کے مطابق جو لوگ حادثے کے وقت وہاں تھے۔ ان کا بھی موجود ہونا لازمی ہے۔ میں نے تمام لوگوں سے جو جائے واردات پر موجود تھے۔ اس کارروائی میں شرکت کی درخواست کی ہے اور انہوں نے اپنی شرکت کا یقین دلایا ہے۔

میں تم سے انسانیت کے نام پر درخواست کرتا ہوں کہ اگر تمہیں سان ریما پر اعتقاد نہ ہو تب بھی میری امداد سے دریغ نہ کرنا۔ امید ہے کہ خط پڑھتے ہی گولی وہارف کنکٹیس پہنچنے کی کوشش کرو گے جہاں میری کشتی ان دنوں لنگر انداز ہے۔ اس کشتی کا انتخاب میں نے اس لیے کیا ہے کہ کسی قسم کی خلل اندازی کا امکان نہ ہو، خط کے ساتھ پانچ سو ڈالر کا چیک بھیجا جا رہا ہے۔ مقررہ جگہ پہنچتے ہی اتنی ہی رقم اور پیش کی جائے گی۔ میں شرافت کے نام پر التجا کرتا ہوں کہ اٹلانٹک وچ پر پہنچ کر میری مشکلات میں آسانی پیدا کرو گے۔ نہ آنے کی صورت میں تمہیں قاتل قرار دیا جاسکتا ہے۔ خیر اندیش رابرٹ۔“

میں نے دستی گھڑی میں وقت دیکھا۔ سات بج رہے تھے۔ میں نے تہیہ کر لیا کہ جس قدر جلد ممکن ہو، مجھے اٹلانٹک وچ پر پہنچ جانا چاہیے۔ میں نے سفری بیگ میں چند ضروری اشیاء ٹھونسیں، ریوالور کوٹ کے نیچے کمر میں باندھا اور کلرک کے پاس جا کر بل کی ادائیگی کرتے ہوئے اس سے کہا کہ وہ کسی ایسی فرم کا نام بتائے جہاں سے

میں ایک چھوٹی مگر تیز رفتار کار کرائے پر حاصل کرسکوں۔اس نے متعلقہ فرم کا نہ صرف نام بتایا بلکہ فرم کو فون پر کار بھجوانے کی تاکید کی کردی۔زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ایک کار ہوٹل کے پارکنگ لاٹ میں پہنچ گئی۔

میں ہوٹل سے باہر آیا اور ایک پبلک فون سے ویرا کو فون کیا۔''تم یقیناً چارلس کے قاتل کو بے نقاب کرنے کی خواہش مند ہو۔میں اسی بارے میں تمہیں چند باتیں بتانا چاہتا ہوں۔ممکن ہے، ان کے ذریعے تم کسی نتیجے پر پہنچ جاؤ۔''

''تم کیا کہنا چاہتے ہو۔'' وہ بے تابی سے بولی

''کبھی تم نے یہ بھی سوچا کہ چارلس کا قتل ریوالور سے کیا گیا تھا۔لیکن پولیس ہیڈ کوارٹر میں کسی کے پاس سے ریوالور برآمد نہیں ہوا تھا۔ظاہر ہے، قاتل نے پولیس کی آمد سے قبل ہی ریوالور کسی پوشیدہ جگہ چھپا دیا تھا۔تمہیں یہ جان کر حیرت ہوگی کہ پولیس ہیڈ کوارٹر سے چھٹکارا پا کر میں چوری چھپے میڈ رڈ کلب میں داخل ہوا تھا۔مگر کوشش کے باوجود میں ریوالور نہ ڈھونڈ سکا۔تاہم مجھے کئی ایسی شہادتیں مل گئی تھیں جو روڈی کے علاوہ کسی کو قاتل ثابت نہیں کرتیں۔ریوالور کا نہ ملنا ظاہر کرتا ہے کہ چارلس کو ہلاک کرتے ہی روڈی اسٹیج کے عقب میں چلا گیا ہوگا اور اپنے کسی ساتھی کو ریوالور دے کر اسے عمارت کے عقبی حصے سے فرار کرا دیا ہوگا۔اب اگر تم یہ بات معلوم کرلو کہ وہ شخص کون تھا جو اسٹیج کے عقبی حصے میں روڈی کی واپسی کا منتظر رہا تھا اور ریوالور لیتے ہی فرار ہوگیا تو ہر بات ظاہر ہوجائے گی۔''

''تمہارا مطلب ہے وہ روڈی تھا جس نے چارلس کو قتل کیا۔'' وہ ہیجانی آواز میں چیخی۔

''ہاں۔'' میں نے کہا۔''مگر فی الحال میں اس کی تصدیق میں کوئی ثبوت پیش نہیں کرسکتا اور ہاں سنو! مجھے رابرٹ کا خط مل گیا ہے اس نے ان تمام لوگوں کو جو جائے حادثے کے وقت میڈ رڈ کلب میں تھے۔اٹلانٹک وچ پر اکٹھا ہونے کی دعوت دی ہے۔لہٰذا میں بھی گولی وہارف، نیولنڈن لینکلنس جا رہا ہوں۔تم میری عدم موجودگی میں میڈ رڈ کلب کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا لیکن خیال رہے، میں نے نظر رکھنے کو کہا ہے۔کہیں معاملہ الجھانے کی کوشش مت کر بیٹھنا۔'' اتنا کہہ کر میں نے سلسلہ منقطع کرنا چاہا۔عین اسی وقت ویرا چیخی۔''نہیں ہیری! تم وہاں مت جانا۔'' وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی لیکن تب تک میں ریسیور، کریڈل پر رکھ چکا تھا۔

میں نے سفری بیگ اٹھایا اور کار میں بیٹھ کر نیولنڈن لینکلنس کی سمت چل پڑا۔تقریباً نصف گھنٹے بعد ہی میں

شہری حدود سے باہر نکل آیا۔ رات کا ایک بجنے والا تھا۔ جب میں نیولنڈن کینکٹس کے قریب جا پہنچا قصبے میں داخل ہوتے ہی ایک پٹرول پمپ نظر آیا۔ میں نے وہاں جا کر پہیوں میں ہوا بھروائی۔ دریافت کرنے پر پتا چلا کہ گولی وہارف اس وقت سے پانچ میل کی مسافت پر واقع تھا۔ جس شخص سے میں نے گولی وہارف کا پتا پوچھا تھا۔ وہ حیرت سے مجھے گھور رہا تھا۔ میں نے اس کی حیرانی کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ چند گھنٹے پہلے درجنوں مسافروں نے اس سے گولی وہارف کا پتا دریافت کیا تھا اور وہ بیک وقت اتنے افراد کے اس سمت جانے پر ہی حیران تھا۔ پیٹرول پمپ سے نکل کر میں سڑک پر آیا تو کار کی روشنی میں ان گنت کاروں کے گزرنے کے نشان، کچی سڑک پر صاف ظاہر ہو رہے تھے۔ جبکہ سامنے ہی درختوں کی اوٹ میں سمندر کے پانی کے چیخنے کی آواز آ رہی تھی۔ میرا خیال تھا کہ میں جلد ہی گولی وہارف پہنچنے والا تھا۔ دفعتاً مجھے کار کی روشنی میں درخت کا ایک موٹا تنا نظر آیا جو سڑک پر اس طرح پڑا تھا کہ آگے بڑھنے کا راستہ رک گیا تھا۔ میں نے پھرتی سے بریک لگائے اور کار کا رخ بدل گیا۔ چند گز بڑھ کر کار رک گئی۔ میری چھٹی حس خطرے کا سگنل دے رہی تھی۔ اس سے قبل کہ میں اپنا ریوالور نکالتا۔ ایک شخص تاریکی سے نکلا اور میرے سر پر رائفل کی نالی لگا دی۔ اس نے مجھے ہاتھ اوپر اٹھا لینے کی تاکید کی تھی۔ اندھیرے میں، میں اس سے زیادہ نہ دیکھ سکا کہ اس نے ملاحوں والی جرسی پہن رکھی تھی۔

''کون ہو تم۔ ہیری رائس۔'' اس نے دریافت کیا

''تمہارا خیال درست ہے۔ مگر اس حرکت کا مقصد'' میں درشتی سے پوچھا۔ ''کیا تم ہر شخص سے اسی انداز میں پیش آئے تھے۔''

''زیادہ جوش میں نہ آؤ۔ خاموشی کے ساتھ کار سے اترو اور میرے ساتھ چلو۔'' وہ تیز لہجے میں بولا۔ ''کوئی شرارت کی تو نتیجے کی ذمہ داری خود تم پر ہوگی۔'' کوئی چارہ نہ دیکھ کر میں کار سے اترنے لگا۔ عین اسی وقت تاریکی نے دو ہیولے اور اگل دیے۔ ان میں سے ایک بوڑھا تھا اور دوسرا ایک نوعمر لڑکا۔ وہ دونوں بھی ملاحوں والی جرسی پہنے ہوئے تھے۔

''اسے کیبن میں لے جاؤ'' بوڑھے نے رائفل بردار شخص سے کہا۔ پھر وہ نوعمر لڑکے کی طرف مڑ گیا۔ ''اور راڈرک تم جا کر اطلاع دو کہ سارا کام بخیر و خوبی انجام پا گیا ہے۔''

میں کار کا دروازہ کھول کر پائیدان تک آ چکا تھا اور نیچے اترتے ہوئے ہچکچا رہا تھا۔ لیکن بوڑھے کے اصرار پر

نیچے اترنا ہی بہتر جانا۔ میں نے ایک قدم پائیدان سے زمین پر رکھا۔ پھر گھوم کر اگنیشن سے چابی نکالی۔ اسی دوران میں طے کر چکا تھا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ چابی نکالتے ہوئے میں نے پاؤں کو حرکت دی اور رائفل بردار شخص کے پیٹ پر زوردار لات ماری۔ ضرب کی شدت سے وہ کمر کے بل جھک گیا اور رائفل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پہ گر پڑی اس سے قبل کہ وہ اسے اٹھاتا۔ میں نے اپنا ریوالور نکالا اور ان پر تان دیا۔ ’’خبردار! کوئی حرکت نہ کرنا ورنہ انجام کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہوگی۔‘‘

بازی پلٹ گئی تھی۔ میں نے زمین پر پڑی رائفل اٹھالی اور اسے کار کے عقبی حصے میں پھینک دیا۔ پھر تینوں کو سڑک پر پڑا تنا ایک طرف ہٹانے کا حکم دیا۔ وہ مشینی انداز میں مڑے اور بھاری بھرکم تنا ایک طرف ہٹانے لگے ان کے برتاؤ سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ جرائم پیشہ نہیں تھے۔ تنا ایک جانب ہٹا دیا گیا تو میں کار میں جا بیٹھا۔ ’’مس ویرا سے کہنا، مسٹر ہیری نے پیغام دیا ہے کہ اگر وہ اپنی عقل سے کام لیتی تو کبھی ایسی حرکت نہ کرتی۔‘‘ یہ کہہ کر میں نے کار اسٹارٹ کر دی۔ پھر جیسے ہی کار آگے بڑھی میں نے رائفل ان کی جانب اچھال دی۔



نصف میل کا فاصلہ طے ہوا ہوگا کہ سمندری لہروں کے شور کے ساتھ ہی چند انسانی آوازیں سنائی دیں۔ تھوڑا اور آگے بڑھا تو درختوں کا ایک جھنڈ نظر آیا۔ میں نے کار اس جھنڈ کی آڑ میں لے جا کر کھڑی کر دی۔ سامنے ہی اٹلانٹک وچ کے مستول نظر آ رہے تھے۔ متحرک روشنیاں بتا رہی تھیں کہ کشتی پر خاصی چہل پہل تھی۔ میں نے اپنے عقب میں نگاہ دوڑائی تو اندھیرے میں ایک انسانی ہیولا نزدیک آیا تو میں نے اسے پہچان لیا۔ وہ راڈرک تھا۔ اس کا رخ پارک کی جانب تھا۔ جہاں چند کاریں کھڑی ہوئی تھیں۔

تھوڑا فاصلہ دے کر میں بھی اس کے عقب میں چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ سامنے نگاہ کرتے ہی کار کی اگلی نشست پر مجھے ویرا بیٹھی نظر آئی۔ وہ راڈرک سے محو گفتگو تھی۔ گفتگو اتنی مدھم آواز میں ہو رہی تھی کہ کوشش کے باوجود میں اس کا ایک لفظ بھی نہ سن پایا۔ تاہم میں سمجھ گیا۔ راڈرک اسے ناکامی کی تفصیل سے آگاہ کر رہا تھا۔

راڈرک کے جاتے ہی میں اپنی جگہ سے نکلا اور اس کی کار کے قریب جا پہنچا۔ ’’ہیلو، ویرا۔‘‘ پتا نہیں اسے میری آواز سن کر تعجب بھی ہوا تھا یا نہیں۔ ’’تم نے مجھے یہاں تک آنے سے روکنے کے جو جتن کیے۔ میں اس کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر افسوس جن ملاحوں کی خدمات تم نے حاصل کی تھیں۔ وہ زیادہ کارآمد ثابت نہیں

ہوئے۔" میں نے اس پر طنز کیا۔ "اب بتاؤ! اس حرکت سے تمہارا کیا مقصد تھا۔"

ویرا نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اسٹیرنگ وہیل پکڑے خاموشی سے ونڈ شیلڈ کی جانب گھور رہی تھی۔

"دیکھو، ویرا..." میں نے اسے متوجہ کیا۔ "صاف صاف بتاؤ۔ آخر تم مجھے کشتی پر جانے سے کیوں روکنا چاہتی ہو۔ کیا تم جانتی ہو کہ اس کشتی پر کیا ہونے والا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم چارلس کے قتل کی تفتیش کے علاوہ کسی اور واقعے میں بھی دلچسپی لے رہی ہو۔ پہلے تم نے دو سراغ رسانوں کو میرے پیچھے لگا کر مجھ سے معلومات حاصل کرنا چاہا پھر جب میں نے تمہیں فون کے ذریعے اپنے یہاں پہنچنے کی اطلاع دی تو تم گھبرا گئیں اور مجھ پر زور دیا کہ میں اس کھیل میں حصہ نہ لوں۔ کیوں۔ آخر کیوں۔ کیا محض اس لیے کہ میں اپنے اصل مقصد میں کامیاب نہ ہو سکوں۔"

"یہ محض تمہارا خیال ہے۔" ویرا مسکرائی۔ "میں بھلا ایسا کیوں چاہنے لگی۔"

میں نے جیب سے اپنا خفیہ شناختی بیج نکالا اور اسے ویرا کے سامنے لہرایا۔ "اس لیے بی بی کہ میرا نام کاشن ہے اور میں فیڈرل محکمے کی 'جی' برانچ کا اسپیشل ایجنٹ ہوں۔" میں نے اس پر انکشاف کیا۔

"میں حیران ہوئی۔" وہ مسکرا دی۔ "مجھے پہلے اندازہ ہو گیا تھا۔"

"چلو، مان لیا۔" میں نے گردن جھٹکی "مگر میں جاننا چاہوں گا کہ کس لیے تم میرا کشتی پر جانا پسند نہیں کرتی ہو۔"

"تمہیں میلانڈر کی ہلاکت کا تو علم ہو گیا۔" ویرا نے پوچھا۔ "وہ بھی تمہارے محکمے سے تعلق رکھتا تھا۔"

"ہاں۔" میں نے اثبات میں سر ہلایا۔ "اس کا اصل نام ڈوگن تھا اور وہ 'جی' محکمے کی ہدایت پر کام کر رہا تھا۔"

"تم جانتے ہو۔ وہ کس معاملے کی تفتیش کر رہا تھا۔" ویرا نے دریافت کیا۔

"سونا لوٹنے والے گروہ کے معاملے میں۔" میں نے جواب دیا۔ "مگر تم اس سلسلے میں کیا جانتی ہو۔"

"صرف اتنا کہ وہ مارا گیا حیات کی تاریک راہوں میں۔" اس کے چہرے پر گھمبیر اداسی پھیل گئی۔ "میرا اندازہ تھا کہ چارلس بھی اس معاملے میں شامل تھا اور شاید اسی لیے وہ بھی ختم کر دیا گیا۔ وہ بہت خطرناک لوگ ہیں۔ میں تمہیں کشتی پر نہیں جانے دوں گی۔ میں، میں چارلس کے بعد تمہیں بھی کھو دینا نہیں چاہتی۔"

کار کی اندرونی روشنی ابھی تک روشن تھی۔ میں نے دیکھا۔ اس کی آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے تھے اور چہرہ شکستگی کا شکار ہو گیا تھا۔ قدرے توقف کے بعد وہ بولی۔ "کل میں چارلس کے ڈیڈی سے بھی ملی تھی۔ میں نے

اسے سان ریما کی مدد سے قاتل کا پتہ چلانے کی کوشش سے باز رہنے کا مشورہ دیا۔ اولاً اس وجہ سے کہ روحانیت کے ماہر کی بابت عدالت بغیر ثبوت کے ماننے کو تیار نہ ہوگی۔ دوئم اگر کسی شخص کو گرفتار کرا بھی دیا گیا اور اس نے سارا راز اگل دیا تو لوگ چارلس کو برا سمجھیں گے ہی لیکن رابرٹ کی بھی کچھ کم بدنامی نہ ہوگی۔ لیکن جب تم نے فون پر مجھے بتایا کہ تم اٹلانٹک وچ پر جا رہے ہو تو مجھے یقین ہو گیا کہ بوڑھے رابرٹ نے میرے چلے آنے کے بعد تمہیں خط لکھا ہوگا۔ حالانکہ اس نے مجھ سے وعدہ کر لیا تھا کہ وہ اس اسکیم پر عمل نہ کرے گا۔"

میں نے اسے سمجھایا کہ میں کشتی پر محض اس لیے جانا چاہتا تھا کہ میری تفتیش ادھوری نہ رہ جائے۔ مگر وہ بدستور اس ضد پر اڑی رہی کہ کشتی پر جانے اور پروگرام میں شریک ہونے سے بہتر ہے کہ میں یہیں ٹھہر کر واقعات کی رفتار دیکھوں۔ لیکن پھر بالآخر اس نے ہار مان لی اور جانے سے قبل مجھ سے وعدہ لیا کہ کشتی پر کارروائی ختم ہوتے ہی میں اس سے ملوں اور تمام روداد اسے سنا ڈالوں۔

میں چوبی پل سے گزرتا ہوا اٹلانٹک وچ پر پہنچا۔ تو ایک شخص نے ٹارچ کی روشنی میرے چہرے پر ڈالی۔ میرا نام دریافت کیا اور مطمئن ہو جانے کے بعد مجھے اپنے ہمراہ آنے کا اشارہ کیا۔ وہ مجھے ڈیک سے گزرتے ہوئے نچلے حصے میں پہنچا اور ایک کیبن کے سامنے لے جا کر کھڑا کر دیا۔ میں کیبن میں داخل ہوا تو ڈیسک کی دوسری جانب ایک بوڑھا شخص کرسی پر بیٹھا نظر آیا۔ وہ کوئی موٹی کتاب کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ میں نے اسے اندازے سے پہچان لیا۔ وہ سان ریما کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا۔

"کرسی لے لو اور آرام سے بیٹھ جاؤ۔" ڈیسک کی عقب میں بیٹھے شخص نے کہا۔ اس کا لہجہ غیر ملکی تھا اور اس کی آنکھوں میں سانپ جیسی چمک تھی۔ میرے کرسی پر بیٹھتے ہی اس نے سگار بکس میری جانب بڑھا دیا۔ میں سگار جلاتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ آیا وہ واقعی قاتل کو شناخت کر لے گا یا کسی غلط آدمی کو قاتل قرار دے گا۔ مجھے ڈر ہوا کہیں وہ مجھ ہی کو قاتل نہ بتا دے۔ میں اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ مجھے اس کے ہنسنے کی آواز آئی۔ وہ کہہ رہا تھا۔
"نہیں، وہ تمہاری ذات نہیں ہوگی مسٹر ہیری جسے میں قاتل قرار دوں گا۔"

مجھے یکایک ہی اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا۔ وہ یقیناً دوسروں کے خیالات پڑھنے میں ماہر تھا۔ "نہیں، وہ تمہاری ذات نہیں ہوگی مسٹر ہیری۔ اگر میں قاتل نہیں ہوں تو یہ بتایئے کہ میں پینے کے لیے کہاں سے حاصل کروں۔"

اس نے قہقہہ لگایا۔ پھر گھنٹی بجا کر نوکر کو طلب کیا اور اس سے، مجھے باہر لے جانے کے لیے کہا۔ ملازم مجھے ایک بڑے کمرے میں لے گیا۔ کمرہ کیا اچھی خاصی بار تھی۔ بہت سے لوگ آپس میں بات کر رہے تھے۔ جبکہ چند عورتیں ایک طرف بیٹھیں قہقہے لگا رہی تھیں۔ مجھے حیرت ہوئی۔ اس ہجوم میں وہ چہرے نظر نہیں آ رہے تھے جو چارلس کے قتل کے وقت میڈرڈ کلب میں اس کے آس پاس بیٹھے تھے۔ روڈی اور کارلوٹا کے علاوہ تمام چہرے میرے لیے اجنبی تھے۔

''ہیلو ہیری!'' روڈی میری جانب لپکا۔ ''آؤ، ایک گلاس ٹھنڈی شراب کا نوش کرو۔'' وہ میرا ہاتھ پکڑ کر ہال کے اس حصے میں لے گیا۔ جہاں نسبتاً کم لوگ بیٹھے تھے۔ میں نے کن انکھیوں سے کارلوٹا کی طرف دیکھا وہ ایک کونے میں کرسی پر بیٹھی وہسکی سے شغل کر رہی تھی۔ مگر اس کی نگاہ میری جانب ہی لگی ہوئی تھی۔

''اب جبکہ تم بھی آ گئے ہو۔ میرا خیال ہے، وہ لوگ جلد ہی کارروائی شروع کر دیں گے۔'' روڈی نے کہا۔ ''آج شام بھی کیسی دلچسپ ہوگی۔''

''یقیناً دلچسپ ہوگی مگر تمہارے لیے نہیں، دوسروں کے لیے۔'' میں نے تبصرہ کیا۔ ''تم چارلس کے قاتل ہو اور اگر سان ریما نے بھی تمہیں قاتل قرار دے دیا تو یقین رکھو رابرٹ تمہیں الیکٹرک چیئر پر بٹھائے بغیر دم نہ لے گا۔''

روڈی نے کھا جانے والی نگاہ سے میری طرف دیکھا لیکن اسی لمحے جب اس کا ارادہ مجھ پر حملہ کرنے کا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز آئی کشتی کے عملے سے متعلق ایک شخص اندر داخل ہوا۔ میں اسے دیکھ کر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس کی وردی اس کے جسم پر فٹ نہیں تھی۔

''ایسے افراد جو کارروائی میں شامل نہیں ہیں۔ براہ کرم باہر تشریف لے جائیے۔'' اس نے آتے ہی بلند آواز میں کہا۔ چند عورتیں اٹھیں اور کمرے سے باہر نکل گئیں میں اس سمت بڑھا۔ جدھر کارلوٹا بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ سیاہ لباس میں بے حد حسین نظر آ رہی تھی۔ ''ہیلو، کارلوٹا'' میں نے اسے مخاطب کیا

''تم ایک ذلیل انسان ہو۔'' وہ درشتی سے بولی میں سمجھ گیا۔ تین بجے اس کے فلیٹ پر میرے نہ پہنچنے کو اس نے اپنی ہتک تصور کیا تھا۔ میں نے اسے چڑانے کی غرض سے کہا۔ ''مجھے یہ باور کرانے کی کوشش مت کرنا کہ تمہارا باڈی گارڈ، روڈی ابھی یہاں پہنچ کر مجھ سے الجھنے کی کوشش کرے گا۔''

''زبان بند رکھو ہیری! ورنہ اس کا خمیازہ اٹھاؤ گے۔'' اسی وقت روڈی میرے قریب آ گیا۔ ''کارلوٹا

تمہاری بکواس سننا پسند کرتی ہے نہ میں اسے گوارا کر سکتا ہوں۔''

''مجھے اس امر کی پروا نہیں۔'' میں نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ ''اگر میں کارلوٹا کو یہ بتانا چاہوں کہ میری نظر میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے تو تم چراغ پا کیوں ہوئے۔''

جواب میں روڈی نے ایسا لفظ استعمال کیا جو کسی بھی لغت میں ڈھونڈے سے نہیں ملے گا اور شراب کی ایک بوتل اٹھا کر مجھ پر دے ماری۔ میں نے ایک جانب جھک کر خود کو زخمی ہونے سے بچایا اور اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا۔ میں نے اس کی پشت پر بھرپور ٹھوکر ماری۔ وہ منہ کے بل زمین پر گر پڑا۔ اور مغلظات بکنے لگا۔ چند لوگ چیختے ہوئے میری جانب بڑھے لیکن اس سے پیشتر کہ وہ میرے قریب آتے۔ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ہر شخص اس کی جانب متوجہ ہو گیا۔ کھلے دروازے کے درمیان سان ریما کھڑا تھا۔ ''خواتین وحضرات!'' وہ اپنے مخصوص غیر ملکی لہجے میں بولا۔ ''لڑائی کے لیے یقیناً یہ جگہ موزوں نہیں ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ ہم سب ایک نیک کام انجام دینے کے لیے جمع ہوئے تھے۔'' اس کی آواز سن کر ہر شخص خاموش ہو گیا۔ مگر میں کچھ اور سوچ رہا تھا۔ کشتی حرکت میں آچکی تھی اور شاید سان ریما کی ہدایت پر ہی کنارے سے دور ہٹ رہی تھی۔ سان ریما کی آواز دوبارہ بلند ہوئی۔ ''گیلری کے دوسری جانب سیلون میں وہ تمام لوگ موجود ہیں جو حادثے کے وقت چارلس کے قریب بیٹھے تھے۔ آپ میں سے ہر شخص خاموشی سے اپنی جگہ جا بیٹھے۔ پھر میں بتا دوں گا کہ چارلس کا قتل کس نے کیا تھا۔''

''بہتر ہے پروفیسر، آپ کی ہدایت پر عمل کیا جائے گا لیکن کچھ اور لوگوں کو بھی اندازہ ہے کہ قاتل کون ہے۔'' روڈی کی شعلہ بار نگاہ مجھ پر جم گئی۔ ''مجھے یقین ہے کہ اسی نے چارلس کو قتل کیا تھا اور اب بھی یہ مسلح ہوگا۔ اس سے ریوالور لے لیا جائے۔''

میں تلملا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس سے قبل کہ میں اپنی مدافعت میں کچھ کہتا وہ آفیسر جس نے غیر متعلقہ افراد سے باہر جانے کی درخواست کی تھی میرے قریب آ کر بولا۔ ''کشتی پر ہتھیار رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر تمہارے پاس واقعی ریوالور ہے تو میرے حوالے کر دو۔ واپسی پر تمہیں دے دیا جائے گا۔'' کوئی چارہ نہ پا کر میں نے ریوالور نکالا اور خاموشی سے اس کے حوالے کر دیا۔

آفیسر ریوالور لے کر چلا گیا تو سب لوگ سان ریما کی رہنمائی میں سیلون میں داخل ہوئے جہاں قاتل کی

شناخت عمل میں لائی جانے والی تھی۔ کمرے میں ایک طرف الگ تھلگ کرسی پر ایک فربہ اندام شخص بیٹھا تھا۔ میں سمجھ گیا وہ رابرٹ تھا۔ چارلس کا قانونی باپ۔ لیکن بعد کے حالات نے ثابت کر دیا کہ میرا یہ اندازہ غلط تھا۔ ایک یا دو منٹ کے قلیل وقفے میں ہر شخص اپنی جگہ پر بیٹھ چکا تھا۔ کرسیوں کی قطار کے عین سامنے سان ریما اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے بیٹھ گیا۔ وہ خلا میں گھور رہا تھا۔

''روشنی بجھا دی جائے۔'' سان ریما کی لرزتی آواز سیلون میں گونجی۔ فوراً ہی کسی نے بتیاں بجھا دیں۔ ہر شخص اپنی جگہ ساکت بیٹھا تھا۔ سانس لینے کے علاوہ کوئی دوسری آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ چند ثانیے ہال میں مکمل خاموشی رہی پھر سان ریما کی آواز سنائی دی۔ وہ کہہ رہا تھا۔ ''میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ میڈ رڈ کلب ہے۔ مس کارلوٹا رقص کر رہی ہے۔ لو۔ ایک شخص جس کے دائیں ہاتھ میں ریوالور ہے وہ اسٹیج کے بائیں طرف آ پہنچا۔ اس نے لائٹ مین سے کچھ کہا۔ لائٹ مین نے دیوار گیر بلب بجھا دیا۔ اس شخص نے ہاتھ میں پکڑے ریوالور کو دیکھا اور جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ لو اب وہ دروازے سے گزر کر ہال میں آ پہنچا۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ ہر چیز بالکل صاف نظر آ رہی ہے۔ وہ چارلس سے چند قدم دور اندھیرے کی چادر میں لپٹا کھڑا ہے اور یہ لو اس نے جیکٹ کی جیب میں رکھے ریوالور سے چارلس کو گولی مار دی۔ گولی لگتے ہی چارلس تڑپا اور ساکت ہو گیا۔ افسوس۔ افسوس۔''

اتنا کہہ کر سان ریما خاموش ہو گیا۔ کسی کی زبان سے ایک لفظ نہ نکلا۔

''بتیاں جلا دو۔'' سان ریما کی آواز دوبارہ کمرے میں گونجی کسی نے فوراً ہی لائٹ جلا دی۔ میں نے دیکھا سان ریما کرسی پر بیٹھا بدستور خلا میں گھور رہا تھا۔ یکایک وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور روڈی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے چیخا۔ ''یہ ہے چارلس کا قاتل۔ اسی نے چارلس کو گولی ماری تھی۔'' میں نے چاروں طرف دیکھا۔ کسی نے بھی اپنی جگہ سے کوئی حرکت نہیں کی تھی۔ یکایک روڈی اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ہاتھ میں جیبی ساخت کا ایک ریوالور موجود تھا۔

''تمہارے کمال کی داد نہ دینا کم ظرفی ہو گی۔ مجھے یہ تسلیم کرنے میں عذر نہیں کہ چارلس کو میں نے ہی مارا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ مجھ سے وعدہ خلافی پر اتر آیا تھا اور میرا ساتھ چھوڑ دینا چاہتا تھا۔'' روڈی نے انکشاف کیا۔

میں نے سوچا یہی وہ موقع ہے کہ مجھے میدان عمل میں اتر آنا چاہیے۔ میں اپنی جگہ سے اٹھا اور لوگوں کو

مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ ’’مجمع کے انصاف پسند افراد سے درخواست ہے کہ وہ گواہ رہیں۔ ابھی ابھی روڈی نے اپنی زبان سے چارلس کے قاتل ہونے کا اقرار کیا ہے اور.....‘‘

روڈی نے میرا جملہ مکمل نہ ہونے دیا اور ریوالور چاروں سمت گھماتے ہوئے بولا۔ ’’یہاں کوئی تمہاری بکواس پر کان دھرنے والا نہیں ہے۔‘‘ اس کے چہرے پر درندگی کے آثار نمایاں تھے۔ پھر اس نے ریوالور کا رخ سان ریما کی طرف کر دیا۔ ’’میرا خیال ہے شاید تم یہ عمل بھی دیکھ چکے ہو گے۔‘‘

سان ریما کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ ’’ہاں میں دیکھ چکا ہوں اور قاتل۔‘‘ لیکن وہ اس کے آگے کچھ نہ کہہ سکا۔ اس کا جملہ ادھورا ہی رہ گیا تھا۔ روڈی کی چلائی نصف درجن گولیاں اس کے بدن میں چھ کھڑکیاں بنا گئی تھیں۔ سان ریما کرسی سے پھسل کر زمین پر آ گرا اور بے حس و حرکت ہو گیا۔

روڈی نے خالی ریوالور ایک طرف پھینکا اور میری طرف بڑھا۔ ہر شخص کی نظر میری سمت نگراں تھی۔ ہال کے دروازے پر چند وردی پوش افراد موجود تھے جو یقیناً کشتی کے ملازم تھے جب کہ ان کے عقب میں بھی بہت سے افراد کھڑے تھے۔ روڈی میرے قریب آ کر رک گیا اور ڈرامائی انداز میں بولا۔

’’دوستو! اب پیش خدمت ہے تمہارے سامنے یو ایس ’جی‘ برانچ کا بے مثل ہیرو کاشن۔‘‘ اس نے انگلی سے میری جانب اشارہ کیا اور بلند آواز میں قہقہہ لگایا۔ ہال میں موجود تمام افراد نے اس کا ساتھ دیا تھا۔ میں چکرا کر رہ گیا۔ میری حالت ایسی تھی کہ جیسے کوئی زخمی ہرن یکایک ہی بھیڑیوں کے غول میں پھنس گیا ہو۔ بچ نکلنے کی ہر راہ مسدود ہو گئی تھی۔ مجھے اندازہ ہوا کہ ویرا مجھے یہاں آنے سے کیوں روک رہی تھی۔ اسے یقیناً میرے ساتھ ہونے والے سلوک کا علم تھا۔

’’اب بتاؤ مسٹر کاشن اسپیشل ایجنٹ آف جی برانچ۔‘‘ روڈی طنزیہ لہجے میں بولا۔ ’’تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔‘‘



میں نے اپنے ہاتھ کو اس طرح جنبش دی جیسے جیب سے ریوالور نکالنا چاہتا ہوں۔ دراصل میں روڈی کی توجہ بٹانا چاہتا تھا۔ جیسے ہی روڈی نے میرے ہاتھ کی طرف دیکھا میں اس پر جھپٹ پڑا اور اس سے پہلے کہ وہ سنبھلے میں نے ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی اور تابڑ توڑ کئی گھونسے اس کے چہرے پر جما دیے۔ فوراً ہی کچھ لوگ

مجھ پر ٹوٹ پڑے اور لاتوں اور گھونسوں سے میری تواضع شروع کر دی۔ میں نے حتی المقدور ان کے حملوں کا جواب دیا مگر وہ تعداد میں بہت زیادہ تھے۔ لہذا جلد ہی میں ان کے قابو میں آ گیا۔ لیکن کس طرح۔ میری بائیں آنکھ سوج کر دیکھنے سے معذور ہوگئی تھی۔ کپڑے پھٹ چکے تھے۔ ناک اور منہ سے خون بہہ رہا تھا اور ہاتھ پاؤں بری طرح کپکپا رہے تھے۔

اس وقفے میں روڈی اپنے اوسان بحال کر چکا تھا۔ ''رسی سے جکڑ کر ڈال دو مردود کو۔'' وہ چلایا۔ ذرا دیر بعد ہی میں رسی میں جکڑا زمین پر پڑا تھا۔ میں نے روڈی کی طرف دیکھا اور یہ دیکھ کر کہ میری ضربوں سے اس کی داہنی آنکھ سوج گئی تھی اور سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے تھے۔ مجھے بڑی کمینی سی خوشی ہوئی۔

روڈی نے بڑے کرب کے ساتھ، کیونکہ میں نے دیکھا میرے گھونسوں سے اس کے ہونٹ بھی پھٹ کر سوج گئے تھے۔ مخاطب کیا۔ ''میرا ارادہ تمہیں فوراً مار دینے کا تھا لیکن اب میں تمہیں زندہ رکھوں گا اور ایسی اذیت ناک موت دوں گا جس کا تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔'' پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔ ''اسے تہہ خانے میں لے جاؤ اور اچھی طرح اس کی نگرانی کرو۔ خبردار بھاگنے نہ پائے ورنہ ہمارا بنایا کام بگڑ جائے گا۔''

چند لوگوں نے مجھے پکڑ کر کھڑا کیا۔ میری آنکھوں کے سامنے ابھی تک دھند چھائی ہوئی تھی کھڑے ہوتے ہی میری نگاہ کارلوٹا پر پڑی۔ وہ حقارت سے بولی۔

''اوہو، لیوی کاش تم تو اس وقت بالکل گیدڑ بنے ہوئے ہو۔'' پھر وہ میرے قریب آئی اور مسلسل کئی طمانچے میرے منہ پر مارے اور میرے منہ پر تھوک دیا۔ دو آدمیوں نے میرے بازو پکڑے اور تیسرے شخص نے میرے ہاتھوں کو پشت کی جانب لے جا کر ان میں ہتھکڑی ڈال دی۔

تہہ خانے کی سیڑھیوں پر پہنچتے ہی ایک شخص نے میری پشت پر اتنی زور سے لات ماری کہ میں لڑھکتا ہوا تہہ خانے کے فرش پر جا گرا۔ اس کے بعد مجھے علم نہیں کہ ان لوگوں نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ میں بے ہوش ہو گیا تھا۔ آنکھ کھلی تو بدن کا جوڑ جوڑ درد کر رہا تھا اور ایک آنکھ سوج کر بند ہوگئی تھی۔ میرے دونوں ہاتھ پشت پر ہتھکڑی سے بندھے ہوئے تھے البتہ پیر آزاد تھے۔ کشتی کی حرکت سے میں نے اندازہ لگایا کہ وہ اپنی منزل کی جانب رواں تھی مجھے یہ سوچ کر حیرت ہوئی کہ روڈی کشتی پر کیا کر رہا تھا۔ کشتی کا عملہ بے چون و چرا اس کا حکم کیسے مان رہا تھا اور کشتی کس طرف جا رہی تھی۔

دفعتاً دروازہ کھلا اور ایک شخص تہہ خانے میں داخل ہوا۔ اس نے مجھے اٹھنے اور تہہ خانے سے باہر نکلنے کا حکم دیا۔ میں بمشکل اٹھا اور اس کے ہمراہ چلتا ہوا کشتی کے ڈیک پر آ گیا۔ کشتی کے مختلف حصوں کو عبور کرتے ہوئے اس نے مجھے ایک کشادہ کمرے میں لے جا کر کھڑا کر دیا۔ کمرے کے وسط میں ایک بڑی سی میز تھی اور اس کے پیچھے کرسی پر روڈی بیٹھا تھا۔ اس کے ہونٹ ابھی سوجے ہوئے تھے۔

مجھ میں اتنی بھی سکت نہ تھی کہ بدن کو جنبش دے سکتا۔ روڈی کے حکم پر میری ہتھکڑی کھول دی گئی اور محافظ باہر چلے گئے۔ میں روڈی کا مقابل ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے سفید قمیض اور سبز رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس سے میں نے جانا کہ وہ دن کا وقت تھا۔ روڈی کی نظر میرے چہرے پر جمی ہوئی تھی۔ وہ میری بے بسی سے لطف اندوز ہو رہا تھا اور فاتحانہ انداز میں مسکرا رہا تھا۔

''کوئی بات نہیں روڈی۔'' میں نے اس کی جانب دیکھا۔ ''بازی اس وقت تمہارے ہاتھ میں ہے لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم نے یہ سب انتظام کیسے کر لیا۔'' اس نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نے پوچھا۔ ''اب ہم کہاں جا رہے ہیں۔''

''انگلینڈ۔'' وہ مسکرایا۔ ''تمہارا خیال تھا کہ سونا امریکہ میں غائب کیا جائے گا۔ اس لیے پہلے ڈوگن اور پھر تم اس کی روک تھام کے لیے آئے مگر ہم لوگ سونا انگلینڈ پہنچ جانے پر غائب کریں گے۔'' میں اس کی ذہانت اور چالاکی پر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ لیکن میں اس کی پوری اسکیم جان لینا چاہتا تھا لہٰذا فوراً ہی بولا۔ ''سمجھ میں نہیں آتا تم پورٹ سے سونا کیسے غائب کرو گے۔ وہاں تو زبردست حفاظتی پہرہ ہوگا''

''سونا پورٹ سے غائب نہیں کیا جائے گا۔ تعجب ہے کہ تم اتنی سی بات نہیں سمجھ پائے۔'' یہ کہہ کر اس نے اپنی جیب سے بڑا سا کاغذ نکالا اور کھول کر میز پر رکھ دیا۔ یہ ایک خفیہ رپورٹ تھی اور اس کا مضمون یہ تھا۔ ''گزشتہ دو سالوں میں تین بار امریکہ سے بیس کروڑ پونڈ کا سونا دوسرے ملکوں میں بھیجا جا چکا ہے۔ اٹلی سے جنگ چھڑ جانے کے اندیشے اور فرانس کے سکے کی قیمت گر جانے کے بعد نئی پالیسی کے تحت اب امریکہ سے سونا انگلینڈ اور فرانس میں فروخت ہونے کے لیے بھیجا جائے گا اور جیسے ہی ان ممالک میں سونے کی قیمت گر جائے گی تو باقی سونا واپس امریکہ منگوا لیا جائے گا۔

امریکہ کی انشورنس کمپنیاں زور دے رہی ہیں کہ سونے کو ایک چھوٹے مگر تیز رفتار جہاز میں لاد کر انگلینڈ بھیجا

جائے جب کہ فیڈرل محکمے نے طے کیا ہے دو کروڑ پونڈ کی مالیت کا آٹھ ٹن سونا جو سلاخوں کی صورت میں ہے سمندر کے بیچوں بیچ، جہاز سے ایک تیز رفتار دخانی کشتی میں منتقل کر دیا جائے۔ پھر یہ سونا نہایت احتیاط سی اسی کشتی کے ذریعے انگلینڈ پہنچا دیا جائے گا۔

میں نے اس رپورٹ کو جتنی جلدی ممکن ہو سکا پڑھ لیا۔ لیکن ظاہر یہ کیا کہ سوجی ہوئی آنکھ کے باعث پڑھنے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔ میں نے کاغذ پر لگے واٹر مارک کو دیکھا تو مجھے حیرت ہوئی۔ یہ واٹر مارک بالکل ویسا ہی تھا جیسے اس کاغذ پر تھا جس پر ہاربیری نے مجھے خط لکھ کر کشتی پر آنے کی دعوت دی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ روڈی نے کسی کے ذریعے رابرٹ کے پیڈ سے کچھ کاغذ چرا لیے تھے تا کہ وقت ضرورت انہیں استعمال کیا جا سکے۔ میں نے کن انکھیوں سے روڈی کی جانب دیکھا۔ وہ مجھے نظر انداز کیے سگریٹ کے مرغولے ہوا میں بکھیر رہا تھا۔ میں نے کاغذ کو تہہ کیا اور اسے روڈی کی طرف بڑھا دیا۔ اس وقت میں نے محسوس کیا کہ میرا سیدھا ہاتھ جو ذرا دیر قبل حرکت کرنے سے معذور تھا۔ اب قابل حرکت تھا۔ مگر میں نے یہ بات روڈی پر ظاہر نہ ہونے دی میں نے کاغذ بھی اسے بائیں ہاتھ سے لوٹایا تھا۔

روڈی نے کاغذ جیب میں رکھا۔ قہقہہ لگایا اور بولا۔ ”شاید تمہیں علم نہ ہو۔ ایک جہاز امریکہ سے سونا لے کر انگلینڈ کی طرف روانہ ہو چکا ہے اور اس کی روانگی کے بعد تمہارے محکمے کو اطمینان کی سانس نصیب ہوئی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ تمام مراحل بخوبی انجام پا گئے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا۔ ہم لوگ امریکہ میں سونے کو چھیڑنا ہی نہیں چاہتے تھے۔ لہٰذا کسی قسم کا ہنگامہ پیدا نہیں ہوا۔“ وہ سانس لینے کے لیے ذرا رکا پھر بولا۔ ”جانتے ہو اب کیا ہو گا۔ اصل میں ہم لوگوں نے اپنا پروگرام خاصے بڑے پیمانے پر مرتب کیا ہے اور اس میں امریکہ اور انگلینڈ دونوں ممالک کے باشندے حصہ لے رہے ہیں۔ تفصیل کے مطابق سونے سے لدا جہاز، انگلینڈ کی پورٹ پر پہنچتے ہی سونے کو جہاز سے اتار کر ریل کے ویگنوں میں لاد دیا جائے گا۔ جو ایک اسپیشل ٹرین سے منسلک ہوں گے۔ سونا اور اس کے حفاظتی گارڈ کو لے کر ٹرین اپنی منزل مقصود کی سمت روانہ ہو جائے گی۔ جب ٹرین جیسے ہی ساؤتھ ہیمپٹن سے گزرے گی۔ میرے ساتھی حرکت میں آ جائیں گے۔ وہ ٹرین رکوا کر منٹوں میں سونے کی سلاخیں ریل کے ویگن سے ٹرک میں منتقل کر دیں گے۔ یہ ٹرک سونے کو لے کر ریلوے لائن کے متوازی سڑک پر سے گزرتا ہوا بیس منٹ میں ہاؤنٹ کے قریب بندرگاہ پر پہنچ جائے گا۔ ان کا مخصوص اشارہ پا کر یہ کشتی جس میں

تم موجود ہو کنارے پر پہنچ جائے گی۔ اب صرف سونے کو ٹرک سے اتار کر کشتی پر لادنے کا مرحلہ رہ جاتا ہے۔ سو یہ مرحلہ بھی پندرہ بیس منٹ میں طے ہو جائے گا اور ہم وہاں سے چل پڑیں گے پھر قبل اس کے کہ سونا چوری ہو جانے کی اطلاع انگلش پولیس اور اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کو ملے ہماری کشتی سمندر کے کھلے پانی میں اطمینان سے اپنی نئی منزل کی طرف بڑھ رہی ہوگی۔ تلاش کرنے والوں کے ذہن میں یہ بات کبھی نہیں آئے گی کہ یہ کارروائی نیویارک والوں نے کی ہوگی۔ وہ یہی سمجھتے رہیں گے کہ اس واردات کی تہہ میں انگلستان کے جرائم پیشہ لوگوں کا ہاتھ ہے۔" روڈی ذرا دیر رکا پھر ہنستے ہوئے بولا۔ "کہو منصوبہ پسند آیا۔"

میں حیرت زدہ ہو گیا تھا۔ روڈی کی زبانی سونا لوٹ لیے جانے کی اسکیم سن کر میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ اس مرتبہ 'جی' محکمے کو غضب کے عیار لوگوں سے پالا پڑا تھا۔ سونے کو بحفاظت انگلینڈ پہنچا دینے کے بعد امریکی حکومت مطمئن ہو جاتی۔ یہ تو سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ جو اقدام نیویارک میں متوقع تھا۔ وہ انگلینڈ میں پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔ میرا اندازہ تھا کہ سونے کی چوری کی خبر سنتے ہی ایک تہلکہ مچ جانا تھا۔ انگلینڈ کی پولیس فوراً ہی مصروف عمل ہو جاتی، ریلوے اسٹیشن، ہوائی اڈے بس اسٹاپ، سڑکیں اور بندرگاہ غرض ہر چیز اور ہر جگہ پر پولیس قبضہ کر لیتی اور کوشش کرتی کہ سونا کسی طور انگلینڈ کی حدود سے باہر نہ جانے پائے۔

میرے ذہن میں یہ خیال بھی تھا کہ جب رابرٹ کو اپنی کشتی چوری ہو جانے کا علم ہوگا اور وہ اس کی رپورٹ پولیس میں درج کرائے گا۔ تو ممکن ہے کہ کوئی ذہین شخص اٹلانٹک وچ کی چوری اور انگلینڈ میں سونے کی چوری کو ایک ہی زنجیر کے دو حلقے شمار کرے ایسی صورت میں ممکن تھا کہ کشتی کی تلاش میں سمندر کا چپہ چپہ چھان مارے اس کے ساتھ ہی یہ خیال بھی میری پریشانی کا باعث بنا ہوا تھا کہ اس مرتبہ قسمت کی ناسازگاری سے میں دشمن کی گرفت میں تھا۔ جب کہ مجھے میدان عمل میں سرگرم ہونا تھا اور لطف کی بات یہ تھی کہ محکمے والوں کی میری یکا یک لاپتا ہو جانے کا کبھی کوئی کھوج نہ مل سکے گا۔

میں نے ایک طویل سانس لی اور روڈی کی طرف دیکھا۔ "تم نے ایک مرتبہ مجھ سے کوئی شرط پیش کرنے کا ذکر کیا تھا۔ وہ کون سا مرحلہ ہے جس کے سلسلے میں تم جیسا شاطر انسان میرے تعاون کا محتاج ہو۔"

"یہ میں پھر بتاؤں گا۔" یہ کہہ کر روڈی کھڑا ہوا اور روشن دان کھول کر مجھ سے باہر دیکھنے کے لیے کہا۔ میں نے اس کے کہنے پر روشن دان کی راہ سے باہر جھانکا۔ حد نگاہ تک سمندر کا پانی پھیلا ہوا تھا۔ "جانتے ہو آج صبح

میرے ذہن میں کیا خیال آیا تھا۔'' اس نے مجھے مخاطب کیا۔ ''اگر اس شدید سردی میں تمہارے ہاتھ پاؤں رسی سے باندھ کر تمہیں سمندر میں پھینک دیا جائے تو کیسا رہے گا۔ یقین جانو! تمہیں اس طرح موت سے ہم آغوش ہوتے دیکھ کر مجھے بڑا سکون ملے گا۔''

میں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے خاموش پا کر اس نے کہا۔ ''ہماری اسکیم آج رات یا کل صبح پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔ اس دوران تم ایک کمرے میں قید رہو گے۔'' اتنا کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی دو محافظ ہاتھوں میں ریوالور لیے اندر آئے اور مجھے اپنے ہمراہ چلنے کو کہا۔ ذرا دیر بعد انہوں نے مجھے ایک ایسے کمرے میں لے جا کر کھڑا کر دیا۔ جس میں ہوا کی گزر کے لیے کوئی روشندان تک بھی نہ تھا۔ ایک محافظ نے میرے ہاتھ میں ہتھکڑی جکڑ دی اور باہر نکل کر دروازے پر قفل ڈال دیا۔ میں اس بنچ پر جو کمرے کے ایک جانب پڑی تھی، لیٹ گیا اور واقعات کا جائزہ لینے لگا۔

اگر یہ لوگ اپنی اسکیم کے مطابق سونا حاصل کرنے اور اسے لے بھاگنے میں کامیاب ہو جاتے تو ان کی گرفتاری اور سونے کی بازیابی مشکل ہی نہیں، ناممکن ہو جاتی۔ تاہم ایک موہوم سا خیال میری تسلی کا باعث تھا اور وہ یہ کہ کشتی کی گمشدگی اور سونے کے غائب کیے جانے کو کوئی شخص ایک دوسرے سے متعلق سمجھ لے تو شاید دونوں ممالک کی نیوی اس گمشدہ کشتی کی تلاش میں نکل کھڑی ہو۔ اور اسے اپنی منزل مقصود پر پہنچنے سے پہلے ہی قابو میں کر لیا جائے۔ دوسری صورت میں روڈی کی اسکیم کی کامیابی میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

میں اسی طرح قیاسی گھوڑے دوڑاتا رہا اور دن گزرتے چلے گئے۔ اس دوران میرے ساتھ خاصا بہتر سلوک کیا گیا۔ روزانہ دو وقت کھانا اور سگریٹ مجھے بلاناغہ ملتے رہے پانچویں دن شام کے وقت دروازہ کھلا اور روڈی کمرے میں داخل ہوا۔ وہ آتے ہی بنچ پر بیٹھ گیا جیب سے سگریٹ نکال کر جلایا اور اس کا دھواں میرے چہرے پر چھوڑتے ہوئے کہا۔ ''شاید تمہیں یاد ہو میں نے تمہارے سامنے ایک تجویز پیش کرنے کے لیے کہا تھا۔ اب تم اس تجویز سے اتفاق کر لو یا پھر مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ ٹھنڈی پانی کی موت''

''میں بے دست و پا ہو کر سمندر میں ڈوبنا پسند نہیں کرتا۔'' میں نے جواب دیا۔ ''اپنی تجویز بتاؤ''

''مرنا تو تمہیں ہے ہی۔'' روڈی نے میری بے بسی سے لطف اٹھاتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم اپنی زندگی کو چند یوم اور بڑھانا چاہتے ہو تو میری تجویز پر عمل کرو۔ میرے ساتھی لندن میں پرسوں۔ دوپہر کے بعد ٹرین پر قابو پا کر

سونا اپنے قبضے میں کرلیں گے اور رات کے وقت وہ سونا اس کشتی پر لاد دیا جائے گا۔ اس کے بعد ہم لوگ فرار ہو جائیں گے۔ کہاں۔ یہ بتانا ضروری نہیں۔ وہ سانس لینے کے لیے ذرا دیر رکا اور قدرے وقفے کے بعد بولا۔

''مجھے معلوم ہے کہ 'جی' محکمے میں تم لوگوں کو وائرلیس کے ذریعے خبر رسانی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ سونے کی چوری کی خبر مشتہر ہونے کے بعد تم ریڈیو پر نشر کیے جانے والے خفیہ پیغامات سنو گے اور اس کی تفصیل مجھے بتاؤ گے اور یہ کہ تم خفیہ الفاظ میں وائرلیس کے ذریعے اطلاع نشر کرو گے کہ تم اٹلانٹک وچ پر مقید ہو اور تم نے کشتی پر موجود لوگوں سے باتوں سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ کشتی کی منزل خلیج میکسیکو ہے۔''

''اور تمہیں کہیں اطمینان سے دوسری جگہ روپوش ہونے کا موقع مل جائے گا۔ کیوں یہی مقصد ہے نا تمہارا۔'' میں نے اس کی طویل گفتگو سن کر کہا۔ ''ویسے روڈی تمہاری اسکیم ہر لحاظ سے مکمل ہے اور جس طریقے سے تم نے جزئیات کو پیش نظر رکھا ہے اس کی تعریف نہ کرنا بدمذاقی ہوگی۔ اب ایک بات اور بتا دو۔ چارلس کا اس معاملے سے کیا تعلق تھا اور تم نے کس لیے اسے اپنے رستے سے ہٹانا بہتر سمجھا۔''

''چارلس میری اسکیم کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔ لیکن بعد میں وہ ڈوکن سے جا ملا۔ اگر میں چارلس اور ڈوکن کو اپنے راستے سے ہٹانے میں ذرا سی بھی تاخیر کرتا تو جو ہتھکڑی اس وقت تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ وہ میرے ہاتھوں میں ہوتی اور میں اس وقت پولیس کی حراست میں ہوتا۔'' روڈی نے مجھے بتایا۔

میں نے اس کی تائید میں ایک لفظ بھی زبان سے ادا نہیں کیا۔ روڈی کمرے سے چلا گیا تو میں دوبارہ بنچ پر دراز ہو گیا۔ بظاہر میں چھت کو گھور رہا تھا۔ لیکن میرا ذہن مختلف جہت میں بھٹک رہا تھا۔ میں یہ سوچے بغیر نہ رہ سکا کہ ایک لحاظ سے کشتی پر آنا میرے لیے فائدہ مند ہی ثابت ہوا تھا۔ کیونکہ بہت سے عقدے خود بخود حل ہو گئے تھے۔ مگر میرا کشتی پر آنا درست نہ تھا کہ میں کشتی پر آتے ہی قید کر لیا گیا تھا۔

روڈی کے جانے کے بعد کوئی نیا واقعہ ظہور میں نہ آیا۔ لیکن دوسرے دن باورچی کے برتن لے جانے کے تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور کارلوٹا اپنے لبوں پر مسکراہٹ سجائے اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہمراہ ریوالور بدست ایک شخص بھی تھا۔ ''تم حالات سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے لیوی۔'' وہ آتے ہی بولی۔

''جب روڈی نے میرے سامنے تجویز رکھی تو میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ وائرلیس آپریٹر کے طور پر استعمال کرنے کا خیال یقیناً تمہارے ذہن کی پیداوار تھا۔'' میں نے اسے بتایا۔

"درست ہے۔" کارلوٹا نے سر ہلایا۔ "تمہیں وائرلیس چھونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ تمہیں وائرسیٹ پر بیٹھ کر صرف وہ پیغامات سننے ہوں گے۔ جو سونے کی چوری ہو جانے کے بعد نشر کیے جائیں گے۔"

میں نے اس کی گفتگو کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔ "کیا مجھے شراب کی ایک بوتل مہیا نہیں کی جا سکتی۔ نیز جب کہ میرا برتاؤ خاصا شریفانہ تھا۔ کیا میں اتنی رعایت بھی نہیں پا سکتا کہ تھوڑی دیر کے لیے میرے ہاتھوں کی ہتھکڑی کھول دی جائے۔"

اس نے میری دونوں باتیں منظور کر لیں اور اپنے ہمراہی کو میری ہتھکڑی کھولنے کے لیے کہا۔ ساتھ ہی میری جانب سے ہوشیار رہنے کی تاکید کرتے ہوئے شراب کی بوتل لینے چلی گئی۔ ذرا دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی۔ جس میں ایک بوتل، دو گلاس اور سگریٹ موجود تھے۔ میں نے بوتل سے ایک گلاس لبریز کیا اور اسے ایک ہی سانس میں معدے میں انڈیل گیا۔ کارلوٹا نے ہتھکڑی کی چابی میز پر ٹرے کے قریب رکھ دی تھی۔ ٹرے کے بائیں جانب ایک رسالہ پڑا ہوا تھا۔ لہٰذا یہ امکان تھا کہ چابی اس کے دھیان سے اتر جائے اور یہیں رہ جائے۔

میں نے اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کارلوٹا کے ہمراہی کو مخاطب کیا۔ "کیا بات ہے کشتی بہت سست چل رہی ہے۔ شاید یہ کچھ زیادہ تیز رفتار نہیں ہے۔"

محافظ نے نفی میں سر ہلایا اور میرے خیال کی تردید کرتے ہوئے کشتی کی تیز رفتاری کے بارے میں کئی مثالیں پیش کیں۔ مگر میں برابر اس بات پر اڑا رہا کہ کسی بھی حالت میں وہ کشتی جس پر ہم لوگ سوار تھے۔ کسی دوسری تیز رفتار کشتی کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ عین اس وقت جب ہم دونوں ایک دوسرے سے الجھے ہوئے تھے اور اپنی بات کو دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے، کارلوٹا کرسی کی پشت سے سر ٹکائے ہم دونوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے سے بیزاری مترشح تھی۔

میں نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور غیر محسوس انداز میں کہنیوں کے بل میز پر جھک کر بیٹھ گیا اور ایک کہنی سے رسالے کو آگے کی جانب دھکیلنے لگا۔ رسالہ کھسک کر ایش ٹرے سے ٹکرایا اور ایش ٹرے الٹ کر ہتھکڑی کی چابی پر پڑی اور چابی اس کے نیچے دب کر نگاہوں سے پوشیدہ ہو گئی۔ ممکن تھا کہ کارلوٹا یہ حرکت نظر انداز نہ کرتی لیکن اس وقت ہماری بحث زور پکڑ گئی تھی۔ کارلوٹا اس بحث سے اکتا چکی تھی۔

''خاموش ہو جاؤ۔'' وہ برہم ہو کر چیخی۔ محافظ نے اسے غصے میں دیکھا تو فوراً ہی خاموش ہو گیا۔ مگر میرے لیے یہ بہترین موقعہ تھا کہ اسے مزید غصہ دلا کر اپنی کامیابی مکمل کر لوں۔ لہذا میں نے اس سے کہا۔ ''او مغرور عورت! میں کیوں خاموش ہو جاؤں۔ میں اس وقت تمہاری قید میں ضرور ہوں لیکن میرا دل دماغ اور زبان تمہارے قبضے سے باہر ہے۔'' کارلوٹا کا چہرہ میری بات سن کر غصے سے تمتما اٹھا۔ اس کو مزید گرم کرنے کے لیے میں نے کہا۔ ''روڈی جیسے شیخی خورے کی رفاقت نے تمہیں اس غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے کہ تم بھی عقل رکھتی ہو۔ تم اس بات پر پھولی ہوئی ہو کہ تم نے مجھ پر قابو پا لیا ہے۔ اسی کشتی پر پروفیسر سان ریما کو موت کے گھاٹ اتار دینا۔ نیویارک میں ڈوکن اور چارلس کو ہلاک کر دیا اور اب تم سونا حاصل کرنے کے خواب دیکھ رہی ہو۔ مگر یاد رکھو! اتنا کچھ ہو جانے کے باوجود بھی ہار تمہاری ہی ہو گی۔ ناکامی تمہارا مقدر بن چکی ہے۔''

میری اس گفتگو کا نتیجہ خاطر خواہ نکلا۔ وہ طیش کے عالم میں اپنی نشست سے اٹھ کھڑی ہوئی اور محافظ نے میرے ہاتھوں میں ہتھکڑی جکڑ دینے کا حکم دیا۔ محافظ نے فوراً ہی اس کے حکم کی تعمیل کی۔ میرے ہاتھ میں ہتھکڑی لگ چکی تو کارلوٹا نے اپنی پوری قوت سے میرے منہ پر طمانچہ مارا۔ اس کے جواب میں، میں نے بھی بنچ پر پڑا تکیہ اٹھایا اور کارلوٹا پر دے مارا۔ اسے چوٹ تو کیا لگنی تھی۔ لیکن نتیجہ میرے حسب منشا نکلا۔ اس نے بات بڑھ جانے کے خوف سے فوراً ہی کمرے سے باہر نکل جانا مناسب سمجھا۔ دوسرے ہی لمحے کارلوٹا اور اس کا محافظ کمرے سے باہر تھا۔ لیکن جاتے جاتے بھی وہ لوگ خود اپنے ہاتھوں میری رہائی کا سامان کر گئے تھے۔ یعنی ہتھکڑی کی چابی ایش ٹرے کے نیچے ہی دبی ہوئی رہ گئی۔

جب مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ کارلوٹا کے ذہن سے چابی اتر گئی تھی اور کوئی بھی شخص اس کی تلاش میں میرے کمرے میں نہیں آیا تو میں اپنی جگہ سے نیچے اٹھا اور ایش ٹرے کے نیچے دبی ہوئی چابی اپنے قبضے میں کر لی۔ میں نے کیبن کی چوبی دیوار میں چابی کا پچھلا حصہ پھنسا دیا۔ پھر چابی ہتھکڑی میں ڈال کر اپنا ہاتھ اس طرح گھمایا کہ ہتھکڑی فوراً ہی کھل گئی یہی عمل میں نے دوسرے ہتھکڑی کے ساتھ بھی دہرایا۔ اب میرے دونوں ہاتھ ہتھکڑی کی بندش سے آزاد تھے۔ میں نے چابی دیوار کی درز میں سے نکالی اور اسے جیکٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔

پھر چند ماچس کی تیلیاں فرش سے اٹھا کر ان کو ہتھکڑی کے سوراخوں میں داخل کیا اور ہتھکڑی دوبارہ ہاتھوں میں ڈال کر اسے آہستہ سے دبایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہتھکڑی مستقل طور سے تو بند نہ ہوئی البتہ ماچس کی تیلیوں کے باعث عارضی طور پر بند ہوگئی۔ مگر اس طرح کہ ذرا سے جھٹکے سے پھر کھل جائے۔ اس کام سے فارغ ہو کر میں نے اطمینان کا سانس لیا اور ایک سگریٹ جلا کر بنچ پر لیٹ گیا۔

نصف گھنٹے بعد کشتی اپنی جگہ ساکت ہوگئی۔ شاید وہ اپنی منزل پر پہنچ چکی تھی۔ عین اسی وقت دروازہ کھلا اور روڈی کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے دونوں ہاتھ پتلون کی جیبوں میں تھے اور اس کی آنکھوں کی سرخی بتا رہی تھی کہ وہ یہاں آنے سے پیشتر مے نوشی میں مصروف رہا۔ ”باہر چلو کاشن! میں تمہیں اپنے انتظامات دکھانا چاہتا ہوں۔“ اس نے جیب سے ریوالور نکال کر مجھ پر تانتے ہوئے کہا۔ ”مگر یاد رکھنا تمہاری خفیف سی حرکت تمہیں موت کے منہ میں لے جانے کا باعث ہوگی۔“

میں نے کسی قسم کا کوئی جواب دینا مناسب نہ سمجھا اور کیبن سے باہر نکل آیا۔ روڈی میرے پیچھے تھا اور اس کا ریوالور میری پشت پر چبھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہم دونوں کشتی کے ڈیک پر پہنچ گئے۔ گو رات تاریک تھی۔ مگر اس اندھیرے میں بھی مجھے لائٹ ٹاور کی روشنی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ خشکی کا کنارہ کشتی سے ایک میل سے زائد دور نہ تھا۔ میں نے آہنی ریلنگ پر ہاتھ رکھا اور نیچے سمندر میں جھانکتے ہوئے روڈی سے کہا۔ ”رات کا سکون اور موسم دونوں خوشگوار ہیں۔“

”بے شک“ روڈی ہنستے ہوئے بولا۔ ”اور اس خوشگواری کا لطف اس وقت اور بھی بڑھ جائے گا۔ جب بیس لاکھ ملین پونڈ کی مالیت کا سونا میرے قبضے میں ہوگا۔“ قدرے توقف کے بعد دوبارہ بولا۔ ”اگر تم اپنی زندگی کے کچھ واقعات یاد کرنا چاہتے ہو تو جلدی جلدی انہیں دوہرا لو۔ کیونکہ جلد ہی میرے ریوالور کی گولیاں تمہیں بیچ سمندر میں پہنچا دیں گی اور پھر تم مچھلیوں کی خوراک بن جاؤ گے جب کہ میں عین اس وقت جب کہ مچھلیاں تمہاری ضیافت اڑا رہی ہوں گی، جنوبی امریکہ کے کسی مقام پر سونے کو اپنی تحویل میں لیے آرام و اطمینان کی زندگی بسر کر رہا ہوں گا اور ایک حسین ہستی میری رفیقہ حیات ہوگی۔“

”اس حسین عورت کے بارے میں مزید نہ بتانا۔ میں جانتا ہوں۔ وہ کارلوٹا ہوگی۔“ میں نے جواب میں

کہا۔ ’’تم اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ تم اور کارلوٹا دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو اور کرتے رہو گے۔ مگر اس حقیقت کو بھول بیٹھے ہو کہ جلد یا بدیر کارلوٹا تم سے سیر ہو جائے گی پھر اس کے لیے کسی اور آدمی کو تلاش کر لینا کچھ مشکل نہ ہوگا۔‘‘ روڈی کا چہرہ غصے سے تمتما اٹھا مگر میں نے اس کی پرواہ کیے بغیر بات جاری رکھی۔ ’’روڈی! تم اس وقت اتنی دسترس رکھتے ہو کہ طیش میں آ کر مجھے اپنے ریوالور کا نشانہ بنا لو۔ گولیوں سے میرا جسم چھلنی کر دو۔ مگر تم مجھے سچی بات کہنے سے نہیں روک سکتے‘‘

’’بکواس بند کرو۔‘‘ روڈی دھاڑا۔ ’’اگر تم خاموش نہ ہوئے تو میں وقت سے پہلے تمہیں عدم کی راہ کا مسافر بنا دوں گا۔ جہاں سے کبھی کوئی لوٹ کر نہیں آتا۔ تم جیسے کتوں کے بھونکنے سے میں اپنا ارادہ نہیں بدل سکتا۔ کارلوٹا میری ہے اور صرف میری ہی رہے گی۔‘‘

میں نے اسے جواب دینا مناسب نہ سمجھا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔ مجھے یہ اندازہ لگانے میں دیر نہ لگی کہ کشتی پر موجود تمام افراد شدت سے کسی بات کے رونما ہونے کے منتظر تھے۔ تقریباً پندرہ منٹ کی مکمل خاموشی کے بعد دیدبان پر بیٹھے شخص نے روڈی کو متوجہ کیا۔ ’’اپنے سیدھی جانب دیکھو روڈی‘‘

روڈی اور میں، دونوں بیک وقت داہنی طرف گھوم گئے۔ ساحلی لائٹ ٹاور پر روشنی کی ایک کرن لرز رہی تھی۔ چند سیکنڈ جلتے رہنے کے بعد روشنی بند ہو گئی۔ پھر نظر آئی۔ پھر بند ہو گئی۔ یہ عمل کئی مرتبہ دہرایا گیا۔ میں نے اس طرح کی روشنی پہلے بھی کئی بار دیکھی تھی۔ مجھے یہ اندازہ لگانے میں دشواری پیش نہ آئی کہ ساحلی لائٹ ٹاور سے کشتی والوں کو خفیہ پیغام دیا جا رہا تھا۔ روشنی کو جلتے بجھتے دیکھ کر روڈی نے مجھ سے پوچھا۔ ’’تم نے اس کا کیا مطلب اخذ کیا لیوی۔ نہیں سمجھے۔ اگر نہیں سمجھے تو اب سمجھ لو۔ میرے آدمی سونا لادنے کے لیے کنارے پر بلائے گئے ہیں۔‘‘

میں نے پھر بھی کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا۔ اس وقت میرا ذہن بڑی سرعت سے حالات کا جائزہ لینے میں مصروف رہا روڈی کا ریوالور اب بھی میری پسلیوں سے لگا ہوا تھا۔ فوراً ہی کچھ لوگ بھاگ کر ریلنگ کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ اٹلانٹک وچ کے دونوں جانب دو چھوٹی کشتیاں موجود تھیں۔ جن میں موٹر انجن نصب تھے۔ وہ سب ایک ایک کر کے دونوں کشتیوں میں سوار ہو گئے۔ چند ساعت بعد کشتیوں کے انجن چلا دیے گئے۔ باقی

لوگوں نے دونوں کشتیوں کو دھکیل کر دخانی کشتی سے علیحدہ کیا اور پھر وہ بھی دونوں کشتیوں میں سوار ہو گئے۔

عین اس وقت جب کہ یہ انتظامات عمل میں لائے جا رہے تھے۔ میں نے محسوس کیا کہ روڈی کی توجہ میری جانب سے ہٹ کر کشتیوں میں بیٹھنے والوں پر مبذول ہو گئی تھی۔ اس کا ریوالور میری پسلیوں سے ہٹ گیا تھا۔ میں نے موقعہ غنیمت جانا اور آہستگی سے جھٹکا دے کر اپنے ہاتھوں کو ہتھکڑی کی بندش سے آزاد کرا لیا۔ اسی وقت روڈی میری جانب متوجہ ہوا مگر قبل اس کے کہ وہ معاملے کی نوعیت سمجھ سکے۔ میں نے وہی ہتھکڑی اس کے سر پر دے ماری۔ وہ ذرا ڈگمگایا، لہرایا اور پیچھے کی جانب ہٹتے ہوئے ڈیک پر گرنے لگا۔ اس سے پہلے کہ کارلوٹا اور دو مسافر جو روڈی کے قریب ہی کھڑے تھے۔ آگے بڑھ کر مجھ پر حملہ آور ہوتے۔ میں نے کارلوٹا کے پیٹ پر اپنی پوری طاقت سے ایک گھونسا مارا۔ وہ دوہری ہو کر محافظوں پر گری اور انہیں اپنی لپیٹ میں لیتے ہوئے ڈیک پر آ رہی۔ مجھے کارلوٹا سے بہت بدلے چکانے تھے۔ پھر میں نے اس کے چہرے پر تھوکنے پر ہی اکتفا کیا کارلوٹا کے چیخنے چلانے پر کشتی کے بقیہ لوگ میرے جانب متوجہ ہو گئے تھے۔ انہوں نے مجھے ہتھکڑی کی گرفت سے آزاد دیکھا۔ تو شور مچاتے ہوئے میری جانب لپکے۔ موقع کی نزاکت نے میرے پیروں میں اسپرنگ لگا دیے تھے۔ میں ہوا میں اچھلا اور ریلنگ کا سہارا لے کر سمندر میں چھلانگ لگا دی۔

سمندر کا پانی اتنا سرد تھا کہ میری کپکپی چھوٹ گئی۔ مجھے اپنا لہو رگوں میں جمتا ہوا محسوس ہوا اور میرے ہاتھ پاؤں ساکت ہو گئے۔ مگر اس وقت ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔ میں نے پانی کی سطح سے سر ابھارا اور بے ترتیب سانس کو معمول پر بلانے لگا۔ کشتی پر شور و غل اور بھاگ دوڑ سے ایک قیامت بپا تھی۔ کشتی پر موجود سرچ لائٹ کا رخ سطح سمندر کی جانب کر دیا گیا۔ تیز روشنی میرے تعاقب میں پانی میں چاروں طرف دوڑ رہی تھی۔ میں نے دوبارہ غوطہ لگایا اور کشتی کے پیندے کے نیچے جا پہنچا۔ اتفاق سے میری گرفت میں ایک زنجیر آ گئی۔ جس کو پکڑ کر میں اپنا سر پانی سے نکال کر ٹھہر گیا۔ چونکہ اس جگہ جہاں میں نے پناہ لی تھی۔ کشتی سے ڈالی جانے والی تیز روشنی نہیں پہنچ سکتی تھی۔ لہٰذا میں باآسانی متلاشی نظروں سے محفوظ رہ سکتا تھا۔

میں نے ایک ہاتھ سے زنجیر پکڑی اور دوسرے ہاتھ کی مدد سے کوٹ اور جوتے اتار کر اپنا وجود قدرے ہلکا کر لیا۔ اسی وقت کنارے کی سمت جاتی دونوں کشتیاں مجھے واپس آتی دکھائی دیں۔ ان میں سے ایک کشتی کا رخ

اس گوشے کی جانب تھا۔ جہاں میں نے خود کو پوشیدہ کر رکھا تھا۔ کشتی میرے قریب سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر گزری۔ میں نے اپنا سر پانی کے اندر چھپا لیا۔ میں نے اندازہ لگایا کہ دونوں کشتیاں اس دخانی کشتی کے دونوں جانب کافی دور تک میری تلاش میں مصروف تھیں۔

کشتیوں نے اپنا رخ ساحل کی جانب بدلا۔ تو میں نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور خود کو پانی میں پوشیدہ رکھتے ہوئے ساحل کی مخالف سمت میں تیرنا شروع کر دیا۔ اس بات کا قوی امکان تھا کہ وہ مجھے ساحل کی جانب تلاش کریں گے۔ میں مخالف سمت میں تیرتا ہوا ایک فرلانگ دور نکل آیا۔ شدید سردی اور یخ پانی میں اتنی دیر تک تیرتے رہنے کے باعث میرے تمام اعضا شل ہو چکے تھے۔ میں نے ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑے اور خود کو لہروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ اب میں کشتی سے اتنے فاصلے پر آ چکا تھا کہ کشتی سے اٹھنے والی آوازیں سننے سے قاصر تھا۔ البتہ میں چلتی روشنی ضرور دیکھ سکتا تھا۔

تقریباً دس منٹ بعد میں نے کشتی کی جانب دیکھا، تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کشتی کی تمام روشنیاں بجھا دی گئی تھیں۔ میں نے اپنا رخ ساحل کی جانب کیا اور تیرنا شروع کر دیا۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ میں اتفاقاً ہی پانی کے دھارے پر آ نکلا تھا۔ جس کا رخ ساحل کی جانب تھا اور مجھے تیرنے میں کوئی خاص دشواری پیش نہیں آ رہی تھی۔ تاہم میں اب تک یہ اندازہ لگانے سے قاصر تھا کہ ساحل پر پہنچنے کے لیے ابھی مجھے کتنی دیر اور تیرنا پڑے گا۔ اس کے ساتھ ہی مجھے یہ پریشانی بھی لاحق ہو گئی تھی کہ وہ لوگ جو سونا لے کر اس کشتی تک پہنچانے آئے ہوں گے۔ وہ کس جگہ ہوں گے۔ اگر ان سے مڈبھیڑ ہو جاتی تو میں دوبارہ مصیبت میں پھنس سکتا تھا۔

سردی کی شدت کے باعث مجھ میں مزید تیرنے کا حوصلہ نہ رہا تھا جبکہ خشکی پر پہنچنا بھی بے حد ضروری تھا۔ اس خیال سے دل کو تقویت پہنچ رہی تھی کہ جس طرح قسمت نے رہائی دلانے میں مدد کی تھی۔ اسی طرح وہ مجھے ساحل تک بھی پہنچا دے گی۔ خدا خدا کر کے میں کنارے تک پہنچ گیا۔ میں نے اپنے پاؤں زمین پر ٹکائے اور کھڑے ہو کر گرد و نواح کا جائزہ لیا۔ سمندر کا پانی میرے سینے تک آ رہا تھا۔ بہت دیر تک کھڑے رہنے کے باوجود جب کسی طرح کی کوئی آواز سنائی نہ دی تو میں آگے بڑھا اور رینگتا ہوا خشکی پر لیٹ گیا۔ تھوڑا فاصلہ میں نے کہنیوں اور گھٹنوں کے بل زمین پر رینگتے ہوئے طے کیا۔ مجھے ڈر تھا کہ کہیں روڈی کے ساتھی میرے اطراف میں نہ چھپے

بیٹھے ہوں۔تاہم جب کسی قسم کا کوئی خطرہ محسوس نہ ہوا تو میں کھڑا ہو گیا۔میں نے پلٹ کر اپنی عقبی سمت دیکھا۔تو معلوم ہوا کہ وہ کشتی جس پر میں قید تھا تیزی کے ساتھ گہرے سمندر کی طرف بھاگی چلی جا رہی تھی۔تاہم کشتی سے بذریعہ روشنی پیغام رسانی کا سلسلہ اب بھی جاری تھا۔مجھے یہ اندازہ لگانے میں تاخیر نہ ہوئی کہ روڈی کے ساتھی ابھی تک کنارے پر موجود تھے اور کشتی سے ان کو یہ اطلاع دی جا رہی تھی کہ سونے کو کشتی پر لادنے کا کام فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔کشتی واپس جا رہی ہے لہذا لوٹے ہوئے سونے کو جلد از جلد کسی جگہ چھپا دیا جائے۔

میں نے ایک مرتبہ پھر اپنے اطراف کا جائزہ لیا اور اٹھ کر بے تحاشا بھاگنا شروع کر دیا۔اس وقت میرے نزدیک سب سے اہم بات یہ تھی کہ کسی طرح اپنے جسم کو گرم رکھوں اور اپنے کپڑے سکھالوں۔دوسری صورت میں میرا وجود جم کر رہ جاتا۔راستہ خاصا ناہموار تھا۔لیکن جلد ہی میں ایک سپاٹ میدان میں پہنچ گیا۔میدان میں پہنچتے ہی میرے بھاگنے کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔میں اس وقت موت کے منہ سے نکل آنے پر مسرور تھا اور یہ تصور کہ روڈی کے پروگرام کو ملیامیٹ کرنے اور اسے ناکامی سے دوچار کرنے کا باعث میں ہوں۔میرے لیے انبساط کا باعث بن رہا تھا۔

آہ غریب روڈی اس کی کمند تقدیر، تقدیر کی بام پر آ کر ٹوٹ گئی تھی۔اس نے سونا حاصل کیے بغیر ہی اس جگہ سے بھاگ لینے میں اپنی بہتری سمجھی تھی۔وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ میرے ساحل پر پہنچتے ہی انگلستان کی پولیس تمام احوال سے واقف ہو جائے گی۔وہ وائرلیس کے ذریعے فوری طور پر اس واقعے کو ہوا کے دوش پر نشر کر دے گا اور تھوڑی دیر بعد ہی تیز رفتار جہاز اس کی کشتی کو نرغے میں لے لیں گے۔لہذا روڈی کے پاس راہ فرار اختیار کرنے کے علاوہ دوسرا کوئی راستہ نہیں تھا۔تاہم مجھے یقین تھا کہ کسی محفوظ جگہ پہنچتے ہی وہ دوبارہ سونے کو حاصل کرنے کی کوشش ضرور کرے گا۔

میدان کے اختتام پر مجھے ایک رہائشی عمارت نظر آئی عمارت کی کھڑکیوں کے شیشے تاریک نہیں تھے۔ان کے عقب میں روشنی جھانک رہی تھی۔میں عمارت کے مرکزی دروازے پر پہنچا اور دروازے کو زور سے تھپتھپایا۔میری نظریں اپنے عقب میں لگی ہوئی تھیں۔مجھے ڈر تھا کہ کہیں روڈی کے ساتھی مجھے تلاش کرتے ہوئے اس طرف نہ آ نکلیں۔میں دروازہ کھٹکھٹانے ہی والا تھا کہ یکایک ہی دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا شخص نمودار ہوا۔

روشنی کی ایک کرن جو کھلے دروازے سے مجھ پر پڑ رہی تھی۔ اس کی روشنی میں بوڑھے نے فوراً ہی میری حالت کا اندازہ لگالیا۔ ''اوہ، تم تو بری طرح بھیگے ہو۔'' وہ چونک کر بولا۔ ''کیا تم سمندر میں تھے؟''

''ہاں بدقسمتی سے میں ایک دخانی کشتی میں سے اپنی غفلت کے باعث سمندر میں گر گیا تھا۔ سمندر کے شور میں کسی نے میری چیخ و پکار نہ سنی۔ نتیجے میں تیر کر ساحل پر آنا پڑا۔'' میں نے جواب دیا۔ ''ویسے کیا آپ کے یہاں ٹیلیفون ہے اور میں اسے استعمال کر سکتا ہوں۔''

''ضرور... یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔'' بوڑھے نے بے تکلف لہجے میں کہا۔ ''برابر والے کمرے میں چلے جاؤ۔'' جس وقت میں فون کا ریسیور پکڑے آپریٹر کے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا۔ میرے ذہن میں روشنی کا ایک جھماکا سا ہوا اور میں نے فوراً ہی اس بوڑھے کو پہچان لیا۔ مجھے پہلی ہی نظر میں اس کی شکل جانی پہچانی سی لگی تھی۔ لیکن اب مجھے یاد آیا کہ اس بوڑھے کو میں نے کہاں دیکھا تھا۔ یہ وہی بوڑھا تھا جو ویرا کی ہدایت پر مجھے کار سے اتار کر کہیں لے جانا چاہتا تھا۔ میں یہ سوچ کر حیران ہو ہی رہا تھا کہ بوڑھے کی بیوی میرے لیے گرم کافی کا کپ لے آئی۔ میں کافی کو حلق میں انڈیل ہی رہا تھا کہ دوسری جانب سے فون پر آپریٹر کی آواز سنائی دی وہ مجھ سے مطلوبہ نمبر دریافت کر رہی تھی۔

''وہائٹ ہال نمبر ۱۲۱۲۔'' میں نے اسے بتایا۔ یہ نمبر اسکاٹ لینڈ یارڈ انکوائری کا تھا۔ رابطہ بحال ہوا تو میں نے اپنے مخاطب سے کہا۔ ''چیف انسپکٹر ہنری سے بات کرنا چاہتا ہوں۔'' ہنری کئی بار میرے ساتھ کام کر چکا تھا۔ مجھے اس کا طریق کار بہت پسند تھا۔ جب کہ وہ خود میرے طریق کار کو پسند کرتا تھا۔

''مسٹر ہنری فی الحال اسکاٹ لینڈ یارڈ میں موجود نہیں ہیں۔'' دوسری جانب سے مجھے بتایا گیا۔ پھر اس نے مجھ سے پوچھا کہ وہ میرے لیے کیا کر سکتا ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ فی الحال تو مجھے ایک پتلون اور قمیض درکار ہے۔ میں نے اس سے یہ بھی کہا کہ غالباً ان لوگوں کو ایک اسپیشل ٹرین سے سرکاری سونے کی چوری کا حال معلوم ہو گیا ہوگا۔ میں اس معاملے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ مگر ہنری کے سوا کسی کو کچھ بتانے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ اس نے مجھ سے وہ ٹیلی فون نمبر پوچھا جہاں سے میں بات کر رہا تھا اور کہا کہ وہ جلد ہی مجھ دوبارہ رابطہ قائم کرے گا۔

دس منٹ کا وقفہ بھی نہ گزرا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی خوش قسمتی سے اس وقت ہنری خود بول رہا تھا۔ میں نے

اسے بتایا کہ میں لیوی کاشن ہوں۔ اور بھیگے کپڑوں میں ساحل سمندر کے قریب ایک مکان سے بول رہا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی میں نے اختصار سے اسے پوری روداد سنا ڈالی۔ جواب میں اس نے مجھے اس وقت تک یہیں ٹھہرنے کی ہدایت کی جب تک متعلقہ علاقے کا پولیس افسر میرے لیے کپڑوں کا ایک جوڑا اور کار لے کر نہیں پہنچ پاتا۔ پھر اس نے تاکید کی کہ لباس تبدیل کرتے ہی میں سلور گرین ہوٹل پہنچ جاؤں۔ جہاں میرے لیے ایک کمرے کا انتظام کر دیا گیا تھا۔ وہ جلدی ہی مجھ سے وہاں آ کر ملے گا۔ میں نے فون کا سلسلہ منقطع کر دیا اور اس کمرے میں چلا آیا جہاں وہ بوڑھا اور اس کی بیوی میرا انتظار کر رہے تھے۔ میرے کمرے میں داخل ہوتے ہی بوڑھی عورت نے کافی کی کیتلی میری طرف بڑھا دی اور مجھ سے کافی پینے کے لیے کہا۔

تھوڑی دیر بعد ہی مقامی پولیس ہیڈ کوارٹر سے ایک شخص کار لے کر آ پہنچا۔ اس کے ہمراہ گرم سوٹ بھی تھا۔ سلور گرین ہوٹل پہنچتے ہی مجھے فوراً اس کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ جو میرے لیے مخصوص کر دیا گیا تھا۔ میں کمرے میں جا کر بستر پر لیٹا ہی تھا کہ ہنری وہاں پہنچ گیا۔ میں نے اسے اول تا آخر تمام روداد سنا ڈالی۔ وہ میرے اس خیال سے متفق تھا کہ سونا اب انگلینڈ کی حدود میں موجود ہے اور روڈی کے ساتھیوں نے صورت حال کی نزاکت کے پیش نظر اسے کسی مناسب مقام پر چھپا دیا ہوگا۔ ہنری نے مجھے استعمال کے لیے چند چیزیں دیں جن میں قابل ذکر شے پولیس کا شناختی بیج تھا جو لندن میں میرے لیے بے حد اہمیت رکھتا تھا۔ اس کے بعد وہ مجھے شب بخیر کہہ کر چلا گیا۔ اس کا خیال تھا کہ میں بے حد تھکا ہوا ہوں۔ لہٰذا کچھ دیر آرام کر لینا ہی میرے حق میں بہتر تھا۔ اس نے مجرموں کی گرفتاری اور سونے کی بازیابی اپنے ذمے لے لی تھی۔

میں سونے کے لیے بستر پر لیٹ گیا۔ آنکھیں بند کر کے میں نیند کی پرسکون وادی میں اتر جانا چاہتا تھا۔ لیکن کوشش کے باوجود مجھے نیند نہ آ سکی اور میرے ذہن کی رو پھر اس واقعے کی طرف مبذول ہوگئی۔ کارلوٹا کا خیال آتے ہی میں نے خود سے پوچھا۔ ''کیا دنیا کی تمام عورتیں اتنی ہی خطرناک ہوتی ہیں۔'' جواب نفی میں تھا۔ لیکن میں یہ سوچ کر حیران تھا کہ وہ جس دل و دماغ کی عورت تھی۔ روڈی اس کے مقابلے کچھ بھی نہیں تھا۔ پھر اتنی کامیابی کے ساتھ اس کی روڈی جیسے شخص کے ساتھ کیسے گزر رہی تھی۔ کیونکہ جس وقت روڈی نے مجھے بتایا کہ یہ کارلوٹا کا نظریہ تھا کہ مجھے سمندر میں پھینک دینے کے بجائے وائرلیس آپریٹر کی حیثیت سے زندہ رکھا جائے

تاکہ میں نہ صرف نشر کیے جانے والے پیغامات وصول کر سکوں بلکہ اپنا کوڈ نمبر بتا کر انہیں غلط راستے پر ڈال سکوں تو میں اسی وقت اس کی حاضر دماغی کا قائل ہو گیا تھا اور اس کی ذہانت کی داد دیے بغیر نہ رہ سکا تھا۔

دوسرے دن تقریباً دس بجے تک میں سوتا رہا۔ آنکھ کھلی تو ضروریات سے فارغ ہو کر تازہ اخبارات دیکھنے بیٹھ گیا۔ ہر اخبار نے سرکاری سونے کی چوری کی خبر شہ سرخی میں شائع کی تھی۔ میں نے روزنامہ اسکیچ کا مطالعہ بہتر سمجھا۔ کیونکہ اس میں وہ رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ جو گزشتہ شب میں نے اور ہنری نے باہمی صلاح و مشورے سے ترتیب دی تھی۔ رپورٹ یہ تھی۔

''جرائم پیشہ لوگ عموماً آئے دن نت نئے ہنگامے کرتے رہتے ہیں مگر کل صبح ایک اسپیشل ٹرین سے سونے کی ایک بڑی مقدار لوٹنے کی جو واردات عمل میں آئی تھی۔ اس کی مثال انگلینڈ کے جرائم کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ تفصیلات کے مطابق تقریباً دو کروڑ پونڈ کی مالیت کا آٹھ ٹن سونا جو سلاخوں کی شکل میں تھا۔ ایک معاہدے کے تحت حکومت امریکہ نے انگلینڈ بھیجا تھا۔ یہ سونا خفیہ انتظامات کے تحت ایک اسپیشل ٹرین کے ذریعے پورٹ سے شہر میں لایا جا رہا تھا کہ ایک نامعلوم جرائم پیشہ گروہ نے راستے میں ٹرین رکوا کر سونے پر قبضہ کر لیا اور سونا لے کر فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گئے۔ چوری کی اس دلیرانہ واردات میں عملی طور پر چالیس پچاس افراد نے حصہ لیا تھا۔ ٹرین کے مقفل اور سربمہر دروازے نائٹروگلیسرین کے ذریعے کیے جانے والے دھماکوں کی مدد سے کھولے گئے تھے۔ اور چند ہی منٹ میں ٹرین میں موجود تمام سونا قریب کھڑی لاری میں منتقل کر دیا گیا۔ پولیس تمام تر کوشش کے باوجود ابھی تک کوئی ایسا سراغ پا لینے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہے جس کی مدد سے گروہ کا پتہ چلایا جا سکے یا اس کی گرفتاری عمل میں لائی جا سکے تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ نامعلوم گروہ سونے کو ملک سے باہر لے جانے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں اور سونا ابھی تک انگلینڈ کی حدود میں موجود ہے۔ پولیس چیف انسپکٹر ہنری اور دیگر ذمہ دار افسران کا کہنا ہے کہ اتنی زیادہ مقدار میں سونا ملک سے باہر لے جانا آسان کام نہیں ہے اور جب بھی ایسا کیا گیا پولیس اس کا سراغ لگا لے گی۔

میں نے یہ رپورٹ پڑھ کر صفحہ پلٹا۔ اگلے صفحہ پر ایک دوسری رپورٹ موجود تھی۔ جو کچھ اس قسم کی تھی۔

''اسپیشل ٹرین سے سرکاری سونا چرا لیے جانے کے سلسلے میں ڈیلی اسکیچ کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر

کاشن جو واشنگٹن کے جی محکمے سے تعلق رکھتے ہیں اور نیویارک میں اس سونے کو چوری کیے جانے کی افواہ پر تحقیقات کے لیے مامور کیے گئے تھے۔ آج صبح ایک دخانی کشتی سے جس پر وہ قیدی کی حیثیت سے حراست میں تھے۔ سمندر میں چھلانگ لگا کر آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اٹلانٹک وچ نامی یہ کشتی جرائم پیشہ گروہ نے نیویارک سے چوری کی تھی۔ مسٹر کاشن فی الوقت سلور گرین ہوٹل میں مقیم ہیں۔''

اسی خبر کے نیچے ایک مختصر خبر اور بھی موجود تھی۔

''ایس ایس واشنگٹن جہاز جو آج صبح انگلینڈ پہنچا ہے اس کے کپتان اور جہاز کے دیگر عملے کا بیان ہے کہ ان لوگوں نے ساحل سے چند میل دور ایک دخانی کشتی کو جلتے اور پانی میں ڈوبتے دیکھا تھا۔

میں نے دیکھا، کپتان کی زبانی کشتی کا جو حلیہ بیان کیا گیا تھا۔ وہ اٹلانٹک وچ ہی کا تھا۔

میرے حلق سے بے ساختہ ایک طویل سانس نکل گئی۔ جس میں طمانیت اور آسودگی کا احساس بھی شامل تھا۔ میں گھومنے کے ارادے سے کمرے سے باہر نکلنے ہی والا تھا کہ یکا یک دروازہ کھلا اور ایک شخص اندر داخل ہوا۔ اس کی آمد اتنی غیر متوقع تھی کہ میرے حلق سے چیخ نکل گئی لیکن یہ چیخ خوشی کی چیخ تھی کیونکہ آنے والا کوئی اور نہیں، ہینگ ہی تھا۔

''میں شرطیہ کہہ سکتا ہوں کہ تمہیں میری آمد کی توقع نہیں تھی۔'' وہ میری جانب دیکھ کر مسکرایا۔

سچی بات یہ تھی کہ ہینگ کو دیکھ کر میں اپنی مسرت پر قابو نہ رکھ سکا تھا۔ میں نے اس سے اتنی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا گویا زندگی میں ہم دونوں پہلی بار ملے ہوں۔

''میں تمہاری اچانک روپوشی سے سخت متعجب تھا۔ صرف چند گھنٹے قبل ہی یہاں پہنچا ہوں۔ مجھے تو کچھ پتا ہی نہ تھا کہ تم کہاں ہو۔ لیکن آج کا اخبار پڑھ کر معلوم ہوا کہ تم یہاں ہو تو میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہاں آ گیا۔ ہینگ نے مجھے بتایا۔

''مطلب کی بات کرو۔'' میں نے اس کی لمبی تمہید کو روکتے ہوئے کہا۔

''چلو یوں ہی سہی۔'' ہینگ نے کہنا شروع کیا۔ ''کشتی چوری ہو جانے کے بعد کشتی کے مالک بوڑھے رابرٹ نے ایک پرائیویٹ سراغرساں کی خدمات حاصل کی تھیں۔ اس سراغرساں نے ایک دن روڈی کی غیر

حاضری میں اس کے مکان کی تلاشی لی تو اسے ایک ایسا خط ملا جسے آتش دان میں جلانے کے لیے ڈال دیا گیا تھا۔مگر خوش قسمتی سے وہ پورے طور پر نہ جل پایا۔اس خط میں روڈی کا انگلینڈ کا پتا موجود تھا۔وہ یہاں سارٹی کے نام سے فیڈرل گیراج کے علاقے میں رہائش پذیر ہے۔اب یہاں آنے کا مقصد یہ ہے کہ رابرٹ اس خبیث روڈی کی رہائش کا پتا معلوم کر کے اس سے ملے گا اس نے عہد کیا ہوا ہے کہ وہ روڈی کو دیکھتے ہی شوٹ کر دے گا۔وہ یہاں آتے ہی میرے روکنے کے باوجود ریوالور سمیت کار لے کر فیڈرل گیرج کی طرف جا چکا ہے۔اب تمہارا کیا خیال ہے۔کیا مجھے اس کے تعاقب میں جانا چاہیے۔''

''خدا کی پناہ اور یہ تم مجھے اب بتا رہے ہو۔'' میں اپنی جگہ حیرت سے اچھل پڑا۔''تیار ہو جاؤں۔ہم فوری طور پر فیڈرل گیرج چل رہے ہیں۔'' میں نے ہنری کا دیا ہوا ریوالور ہولسٹر میں گھسیڑتے ہوئے کہا اور ہینگ کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتے ہوئے ہوٹل سے باہر لے آیا۔ہوٹل کے پارکنگ لاٹ میں ہنری کی بھیجی ہوئی کار موجود تھی۔میں نے ہینگ کو کار میں دھکا دیا اور گاڑی کو جلد ہی مرکزی شاہراہ پر لے آیا۔میرا خیال تھا کہ میں ہنری کو اپنے پروگرام سے آگاہ کر دوں لیکن فون کرنے میں دیر بھی لگ سکتی تھی۔لہٰذا میں نے اسے اطلاع دینا مناسب نہ سمجھا۔کار برق رفتاری سے فیڈرل گیرج کی طرف جا رہی تھی۔یہ علاقہ میرا پہلے سے دیکھا ہوا تھا۔لہٰذا وہاں پہنچنے میں مجھے کوئی دشواری پیش نہ آئی۔ذرا دیر بعد میں فیڈرل گیرج کی عمارت کے سامنے کھڑا تھا۔

فیڈرل گیرج نامی یہ عمارت کئی منزلہ بنی ہوئی تھی۔سب سے نچلی منزل پر دکانیں تھیں بقیہ تمام حصہ رہائشی مقصد کے لیے مخصوص تھا۔میں نے کار عمارت سے کچھ فاصلے پر روک دی اور عمارت کے گرد ایک چکر لگایا۔عمارت کے عقبی حصے میں ایک جگہ پر جو نسبتاً خاصی ویران تھی۔مجھے ایک سائن بورڈ پر 'شارٹی گیرج' لکھا نظر آیا۔گیرج کے دروازے پر 'بند ہے' کا بورڈ آویزاں تھا۔لیکن اس کا دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا۔

میں نے ریوالور ہاتھ میں لیا اور بلا توقف اندر گھس گیا۔اندر کئی چھوٹے کمرے بنے ہوئے تھے۔جن میں گیرج سے متعلق سامان بھرا ہوا تھا۔میں ایک کمرے کے سامنے پہنچ کر ٹھٹھک گیا۔کمرے کا دروازہ ذرا ادھ کھلا ہوا تھا اور اس میں سے کسی کے باتیں کرنے کی آواز آ رہی تھی۔ہینگ میرے عقب میں ریوالور لیے موجود تھا۔میں نے دروازے پر لات مار کر اسے کھولا اور اندر گھس گیا''ہینڈز اپ'' میں گرجا۔روڈی کی آواز سن

کر میرے وجود میں آگ سی بھر گئی تھی۔

کمرے میں روڈی اور کارلوٹا کے علاوہ دو آدمی اور بھی موجود تھے۔ جبکہ بوڑھا رابرٹ رسیوں سے بندھا زمین پر پڑا ہانپ رہا تھا۔ مجھے یہ اندازہ لگانے میں دیر نہ لگی کہ روڈی اور اس کے ساتھیوں نے کسی طرح رابرٹ پر قابو پالیا تھا اور اسے بے دست و پا کر کے زمین پر ڈال دیا تھا۔ میری آواز سنتے ہی روڈی اور کارلوٹا دونوں بیک وقت چونکے اور ہاتھ اوپر اٹھا کر مجھے کینہ توز نگاہوں سے گھورنے لگے روڈی کی آنکھوں میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔ شاید اسے میرے یہاں پہنچ جانے کی توقع نہیں تھی۔

''رسیاں کھول دو۔'' میں نے ہینگ کو اشارہ کیا۔ ''اور خبردار تم لوگ کوئی حرکت کرنے کی کوشش مت کرنا ورنہ بھون دیے جاؤ گے۔'' میرا یہ جملہ روڈی اور کارلوٹا کے لیے تھا۔ ہینگ نے ریوالور زمین پر رکھا اور بوڑھے رابرٹ کے جسم پر بندھی رسی کی بندش ڈھیلی کرنے لگا۔ میری تمام توجہ روڈی اور کارلوٹا کی طرف تھی۔ میں انہیں شرارت کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔

رسیوں کی بندش ڈھیلی ہوتے ہی رابرٹ بجلی کی طرح تڑپ کر اٹھا اور ہینگ کا ریوالور لے کر کارلوٹا اور روڈی پر فائرنگ شروع کر دی۔ مجھے رابرٹ سے اس پھرتی کی توقع نہیں تھی۔

''کتے! ذلیل انسان! میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ تو چارلس کا قاتل ہے میرے بیٹے کا قاتل۔'' رابرٹ گولیاں برساتے ہوئے بڑبڑایا۔ گولیاں لگتے ہی روڈی اور کارلوٹا تیورا کر زمین پر گرے۔ کارلوٹا کے دو گولیاں لگی تھیں۔ ایک گولی پیشانی میں گھس گئی تھی۔ جبکہ دوسری اس کے حلق کو ادھیڑتی ہوئی پار نکل گئی تھی۔ کارلوٹا نے زمین پر گرتے ہی دم توڑ دیا تھا۔ دونوں آدمی ہاتھ اوپر اُٹھائے حیرت سے رابرٹ کو دیکھنے لگے۔ ان کی آنکھوں میں موت کے سائے لرزاں تھے۔ میں نے چونک کر روڈی کی طرف دیکھا۔ اس کا منہ خون سے بھر گیا تھا۔ چاروں گولیاں اس کے سینے میں لگی تھیں۔

''احمق آدمی! یہ تم نے کیا کر دیا۔'' میں نے پلٹ کر رابرٹ کو ڈانٹا اور روڈی پر جھک گیا۔ وہ نزع کے عالم میں مبتلا تھا۔

''میں بازی ہار گیا کاشن! سونا تہہ خانے میں موجود ہے۔'' روڈی بجھی بجھی آنکھوں سے میری طرف دیکھ کر

بڑبڑایا اور پھر سر ایک طرف ڈال دیا۔ وہ مر چکا تھا۔ میں نے ریوالور بقیہ دونوں آدمیوں کی طرف تان دیا اور ہینگ کو اشارہ کیا کہ وہ انہیں رسیوں سے باندھ دے ہینگ نے پلک جھپکنے میں وہی رسی جو رابرٹ کے جسم پر بندھی ہوئی تھی۔ اسے دونوں کے ہاتھوں اور پیروں پر لپیٹ دی۔ رابرٹ نے روڈی کے خون میں اپنا ہاتھ بھگویا اور جنونی انداز میں اسے چاٹنے لگا۔ وہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا تھا اور پاگلوں کی طرح قہقہے لگانے لگا۔

''تو یہ ہے ناآسودہ خواہشوں کا حاصل۔'' میں نے سوچا اور ریوالور کو دوبارہ ہولسٹر میں اڑس لیا' اب اس کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ ''آؤ اب تہہ خانے میں بھی جھانک لیا جائے۔'' میں نے ہینگ سے کہا۔ وہ ابھی تک ان دونوں آدمیوں کے سروں پر کھڑا تھا۔ جو یقیناً روڈی کے ساتھی ہی تھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا۔ دروازہ دھڑ سے کھلا اور ایک ریوالور بردار نسوانی وجود کمرے میں گھس آیا۔ یہ ویرا تھی۔

''تم یہاں کیسے۔'' اسے دیکھ کر میرا منہ حیرت سے کھل گیا۔

''خدا کا شکر ہے کہ میں تمہیں صحیح سلامت دیکھ رہی ہوں۔'' ویرا مسکرائی۔ ''اس سراغرساں نے روڈی کا پتا مجھے بتا دیا تھا۔ پتا ملتے ہی میں سیدھی یہاں چلی آئی۔ مجھے یقین تھا کہ تم یہیں ملو گے۔'' اس نے جواب دیا۔ لیکن فوراً ہی اس کی نگاہیں کمرے میں پھیلے خون اور روڈی اور کارلوٹا کی لاشوں پر جا کر جم گئیں۔ لاشیں دیکھ کر اس کی آنکھوں میں ہراس اُمڈ آیا۔

''تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا ویرا!'' میں نے اسے تنبیہ کی۔

''کیوں نہیں آنا چاہیے تھا۔'' ویرا مسکرائی ''میں تمہیں تنہا بھی نہیں چھوڑ سکتی تھی۔''

''مارے گئے۔'' میں دل ہی دل میں کراہا اور بے بسی سے ویرا کو دیکھنے لگا۔ اس کی جھیل ایسی آنکھوں میں چاہت کا سمندر ہلکورے لے رہا تھا۔

''مبارک ہو کاشن۔'' ہینگ چلایا۔ 'ہنی مون کب منا رہے ہو۔''

میں نے کھا جانے والی نگاہوں سے ہینگ کو گھورا لیکن سچی بات یہ ہے کہ مجھے اس کا یہ جملہ اچھا لگا تھا۔ ویرا نے شرما کر گردن جھکا لی۔

